

مولا علی فرماتے ہیں میرے اور معاویہ <sup>رضی اللہ عنہ</sup> کی طرف سے قتل ہونے  
والے لوگ جنتی ہیں (کتاب السنن ص ۶۱۷)

خال المؤمنین کاتب وحی امیر المؤمنین  
حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کاوش

نعمان علی عطاری

بفیضانِ نظر

الشیخ الیاس عطار قادری رضوی

ضیائی حافظہ اللہ تعالیٰ

# پہلے اسے پڑھ لیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم متارکین پہلے یہ بات بتاتا چلوں  
 کے اس میں بافتاحہ طور پر اسکین لگائے گئے ہیں جس  
 سے متارکین کو آسانی ہو جائے اور حوالہ جات ڈھونڈنے سے  
 پڑیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس میں سیدنا امیر معاویہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان کیے گئے ہیں متارکین  
 سے حدیث پھر اس کے صحابہ کرام کے اقوال اور اس  
 کے بعد کچھ اقوال تابعین کے بھی موجود ہیں اور امیر  
 معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خطا اجتہادی تھی اس  
 پر بھی اقوال لگائے گئے ہیں لفظ بغاوت کے حوالے سے  
 بھی عام عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی جباری  
 ہے اور غلط معنی سرا د لیا جبارا ہے اس کے متعلق بھی  
 تفصیل سے اقوال جمع کر دیئے ہیں (اس میں میرے  
 بہت ہی پیارے دوست سمیر قادری الخٹئی صاحب  
 کی محنت موجود ہے اللہ ان کے عمل میں  
 اضافہ عطا فرمائے آمین) انشاء اللہ متارکین اس کو  
 پڑھ کر مستفیض ہوں گے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان  
 کے متعلق عقیدہ درست ہو جائے گا انشاء اللہ ایک حناص  
 بات کرتا چلوں کہ حدیث عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
 لیکر بھی کچھ لوگ باغی کا پتہ نہیں کیا معنی لے لیتے  
 ہیں حالانکہ اس کا معنی طلب کرنا ہے اور سیدنا امیر  
 معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصاص عثمان کا مطالبہ  
 کر رہے تھے صرف لفظ بغاوت یہ تھا لیکن کچھ حبال  
 لوگوں نے اس کو کچھ اور ہی رنگ دے دیا واضح رہے یہ  
 لفظ صرف امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت تک

محدود تھا اس کے بعد یہ لفظ بولنا بھی جائز  
 نہیں کیونکہ ہمارے سادہ لوح عوام اس کا غلط مطلب لیتے ہیں  
 رضوان اللہ علیہم اجمعین

اللہ تعالیٰ ہی عاشق صحابہ و اہلبیت بنائے آمین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# منتخب سیدنا امیر معاویہ

کیا مرتبہ تیرا اے میرے معاویہ رضی اللہ عنہ  
کاتب وحی بھی ہیں سرال نبی بھی

رضی اللہ عنہم

جن کے ہاتھوں پہ بیعت کی حسن و حسین نے  
اُس معاویہ کا غلام ہوں میں

رضی اللہ عنہ

بیٹھتے ہوں گے جب تخت پر معاویہ  
ایک طرف حسن اور اک طرف حسین کیا منظر ہوگا

خلیفہ راشد ہیں اور اول ملوک بھی  
ہے تورات مقدس میں تذکرہ ان کا (معاویہ) رضی اللہ عنہ

یہ دعا ہے نعمان کی یارب  
بنادے مجھ کو محب معاویہ رضی اللہ عنہ



کہ ان حالات میں جنہوں نے اسلام قبول کر کے اپنی جانوں  
و رسل کی نصرت اور دین کی خدمت میں اپنے جان و مال کو  
دوسرے لوگ نہیں پہنچ سکتے۔

رفتہ رفتہ حالات بدلتے گئے مسلمانوں کو قوت  
پورے عرب پر اسلام کی حکومت قائم ہو گئی، اس وقت  
عین اللہ آقا آجاء، یعنی لوگ اللہ کے دین میں فوج  
بہت سے لوگ اسلام کی حقانیت پر تو یقین رکھتے تھے  
و شریعت اور ان کی ایذاؤں کے خوف سے اسلام و اس  
راہ سے یہ رکاوٹ دور ہو گئی، تو فوج در فوج ہو کر اسلام  
ان کا بھی اکرام و احترام کیا ہے، اور ان کے لئے بھی  
کہ ان کا درجہ اور مقام ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتا  
ایمان کے سبب مخالفین اور ایذاؤں کے خوف و خطر سے  
وقت میں اسلام کے کام آئے۔

تمام صحابہ کرام کے لئے آیات مذکورہ میں اگرچہ صحابہ کرام میں باہمی درجات کا تفاضل ذکر کیا گیا ہے  
لیکن آخر میں فرمایا و کلاً وعد اللہ الحسنی، یعنی باوجود باہمی فرق مراتب  
مغفرت و رحمت کی بنا پر  
اور صحابہ کرام کا امتیاز  
امتیاز  
یہ وعدہ صحابہ کرام کے ان دونوں طبقوں کے لئے ہے جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے  
یا بعد میں اللہ کی راہ میں خرچ کیا، اور مخالفین اسلام کا مقابلہ کیا، اس میں تشریفاً صحابہ کرام کی

مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں و کلاً وعدہ اللہ رضی اللہ  
الحسنی یعنی اللہ تعالیٰ نے جنت و مغفرت کا وعدہ  
دونوں فریق سے جنت کا وعدہ فرمایا لیا ہے اور یہ  
وعدہ صحابہ کرام کے ان دونوں طبقوں کے لئے ہے  
جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں خرچ کیا







جنت کی خصوصی بشارت پانے والے

60 صحابہ و صحابیات

خَيْرُ الْمَلَأِ

فِي

بِشْرَ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَنْحَابِ

دعا کا طلبگار

نعمان علی عطاری

شیخ الاسلام اذکثر محمد طاہر القادری

تمام صحابہ  
قطعی  
جنتی ہیں

جائیں گے ﴿۵۰﴾۔ پس یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ یہاں مذکور پہلی آیت مبارکہ میں ان سے خطاب کیا گیا ہے، جس سے ثابت ہو گیا کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے بھلائی مقرر کردی گئی ہے اور وہ صرف اور صرف جنت ہے۔

طاہر القادری لکھتا ہے پس یہ بات ثابت ہو چکی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی جہنم میں بھی نہیں جائے گا اور ان سب کے لیے صرف اور صرف جنت ہے



فرماتے ہیں جن صحابہ کرام نے فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں جہاد کیا اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے

تفسير مدارك التنزيل

برکات القرآن

تصنیف  
عبدالمجید علی شریعتی  
مقدم  
دکتر سید ابوالحسن علی شریعتی

ہر صحابی نبی  
جنتی جنتی

﴿أَسْكَنْهُمْ دَرَجَاتٍ مِّنَ الدِّينِ أَتَقْبَلُوهُمْ أَمْ يَكْفُلُوا﴾ اور جے میں بہت بڑھ کر ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور کفار سے قتال کیا ﴿وَكُلًّا﴾ اور سب یعنی صحابہ کرام کے دونوں فریقوں میں سے ہر ایک فریق سے ﴿وَعَنْهُ﴾ اللہ تعالیٰ بھلائی کا وعدہ فرما چکا ہے یعنی بہترین ثواب کا وعدہ اور وہ جنت ہے اگرچہ ان کے درجوں میں فرق

گوں ہے جو اعلیٰ کفری مشن دے سوا اعلیٰ میں کے قرض کو اس کے لیے کیا جیسا کہ معاہدہ کرے گا اور اس



شیخ الحدیث مفتی محمد فیض احمد اویسی لکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے یہ نہیں کہ صرف اولین کے لئے (بلکہ بعد والوں کے لئے بھی)

۵۴۴

وَكَلَّا وَعَلَّمَ لَحْسَنِي اور ہر ایک اللہ تعالیٰ نے صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کیا ہے اس سے جنت مراد ہے  
یہ نہیں کہ جنت کا وعدہ صرف اولین کے لئے ہے اور لاحقین کے لئے نہیں بلکہ جنت عاقبت ہے۔  
وَاللَّعِبَاءُ تَعْمَلُونَ خَبِير اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس کے کہ تم عمل کرتے ہو خیر و اہل اس کے عطا ہوا ہوا  
کو جنت ہے اس کی مہلت نہیں جو اس کے ساتھ

نکتہ چو کہ اصل کی زکوۃ (مستقل) نیت ہیں اور فضیلت کا دار و مدار علم پر ہے۔ اسی لئے حسن نیت کی ترتیب  
اور اس میں کوئی سے ترتیب (ارادہ) کی فرمایا وَاللَّعِبَاءُ تَعْمَلُونَ خَبِير یعنی اوقات کے گزرنے پر عمل  
کی ترتیب کا دار و مدار ہے کہ وہ اس کے ساتھ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام

صحابہ جنتی ہیں

مفتی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور آپ کی

حکایت کو کہ حضرت ابو لہب نے حضرت عمو بن عیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ کس طرح  
دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ سب سے پہلے اسلام لائے ہیں چوتھے نمبر ہیں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو گمراہی کے پتھر میں  
دیکھا اور میں نے پتھر کو بھی اچھا نہیں سمجھا تھا اور سنا کہ مصلیٰ میں ایک سو چوبیس خبریں سناتا ہے میں کہ  
مصلیٰ کو چل دیا وہی پہنچ کر اس شخص سے ملا اس سے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں نبی ہوں (ﷺ) میں نے کہا  
نبی کون ہو آپ فرمایا اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوتا ہے میں نے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے کس لئے بھیجا فرمایا اس لئے کہ میں  
اللہ تعالیٰ کو دلاؤ اور لوگوں کے ساتھ کسی کو شریعت نہ کروں اور جو لوگوں کو توڑ دوں اور صلہ رحمی کروں میں نے پوچھا  
آپ کے ساتھ کون ایمان لایا ہے فرمایا ایک حر اور ایک عہد (غلام) اس وقت آپ کے پاس حضرت ابو بکر اور حضرت

نعمان عطاری

فِيُوضُ الْخَيْرِ

تفسیر روح البیان  
اردو ترجمہ  
شیخ القرآن والحدیث مفتی محمد فیض احمد اویسی

محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

مکتبہ اور سیہ رضویہ  
پیشانی روڈ بہاول پور



امام قرطبی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام (صحابہ کرام) سے جنت کا فرمایا ہے اگرچہ ان کے درجات مختلف ہیں

تیسواں ترجمہ: کتاب غرر الحقائق، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند، 23

دعا کا طالب  
نعمان عطاری

تفسیر قرطبی

ہم انوعبداللہ محمد بن عبد بن ابی بکر قرطبی رحمہ اللہ

فیض الہی

ادارہ اسلامیات پبلیکیشنز

Figure 1

1000



رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین  
 شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی التوبہ کے تحت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے  
 جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کا وعدہ جھوٹا نہیں۔ یہ لوگ قطعی جنتی ہیں

مفسر القرآن

۵۸۰

مفسر القرآن

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُحْجَرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ  
 بِإِحْسَانٍ رَاضٍ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي  
 تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

اور اس بہت کرنے والے مہاجرین اور انصار میں سے بھی اور وہ لوگ جنہوں نے اچھے کاموں میں ان کی  
 پیروی کی ہے اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب لوگ اللہ سے راضی ہوئے اور ان کے لئے عاقبت تیار کر  
 رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں بیشان میں رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے ۝

اس صورت میں مدینہ میں آنحضرت ﷺ کی زیارت سے شرف ہوئے اور جنگ تبوک میں لشکر اسلام کے راست میں  
 ہمارے ہمارا انتقال کر گئے۔ اِنَّا لَنُؤْمِنُ بِكَ يَا مُحَمَّدُ لَقَدْ كُنَّا فِي الْخُسْفِ وَالْخُسْفِ لَقَدْ كُنَّا فِي الْخُسْفِ وَالْخُسْفِ لَقَدْ كُنَّا فِي الْخُسْفِ  
 یہ آیت نازل ہوئی فرمایا کہ تیری قسم کے وہ گوار ہیں جو خدا پر قیامت کے دن پرچہ دل سے ایمان لائے ہیں اور خدا کی  
 راہ میں اس امید پر خرچ کر رہے ہیں کہ خدا سے نزدیکی ہو اور رسول ان کے لئے مغفرت چاہیں یعنی انکار کے بعد۔ جنگ  
 اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور مہربان ہے۔

صحابہ کی شان اور ان سے بدگوئی سے زبانی روکنے کی تاکید یعنی رافضیوں کا رد  
 ان آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ عام مسلمانوں پر جنہیں غیبت و سبقت ہے وہ دو طرح کے لوگ ہیں ایک تو وہ جو سب سے  
 و مشر مسلمان ہو کر مدینہ میں ہجرت کر کے آئے۔ اس طرح ساقین میں اہل بدر بھی داخل ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے دُعاؤں  
 کی طرف تراز چڑھی، اور اہل بیت رضوان اور انصار بھی یعنی وہ مسلمان جو مدینہ میں سکونت رکھتے تھے اور مکہ (اہل مکہ)  
 کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس سے متبر ہوئی اور متبرہ کی بیعت کرنے والے متبرہ ہیں جو مکہ سے آئے تھے۔ ان  
 کے بعد رسول کے صلح ہوئے۔ دوسرے وہ مسلمان جنہوں نے  
 سے سب صحابہ مہاجر اور انصار مراد ہیں، جنہوں نے  
 سے شرف ہوئے۔ خدا ان سب سے خوش ہے اور وہ  
 مد کا وعدہ جھوٹا نہیں ہے یہ لوگ قطعی جنتی ہیں۔ جن کے  
 جنت ہے، اس کا ایمان باقی نہیں رہا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان  
 زور کر چکا۔ صحابہ کی شان اور ان کی بدگوئی سے زبانی رو  
 کے لئے ہے۔ اس آیت میں رافضیوں کا رد ہے جو ان کے حق میں یہودہ الفاظ نکالتے ہیں۔

دعا گو

نعمان عطاری

تبدیل قرآن راہ دکھا رہا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔

تفسیر مظہر القرآن

مفتی محمد عظیمی

شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی صاحب مدظلہ

شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی

ضابطہ آراء و مذاہب

بھی خدا سے بے حد خوش ہیں، ان کے لئے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اور خدا کا وعدہ جھوٹا نہیں ہے یہ لوگ قطعی جنتی ہیں۔ جن کے  
 دل میں ان کی طرف سے بغض ہے، یا جو ان میں سے کسی ایک کو بھی برا سمجھتا ہے، اس کا ایمان باقی نہیں رہا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان  
 کی نسبت رضا مندی کی خبر دیتا ہے کہ میں ان لوگوں کے لئے جنت مقرر کر چکا۔ صحابہ کی شان اور ان کی بدگوئی سے زبانی رو  
 روکنے کی تاکید ہے۔ اس آیت میں رافضیوں کا رد ہے جو ان کے حق میں یہودہ الفاظ نکالتے ہیں۔



حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی آیت 117 کے تحت

کہتے ہیں عزوہ تبوک میں شرکت کرنے والے ہمام صحابہ کرام قطعی جنتی ہیں اور جو ان کے جنتی ہونے میں شک کرے وہ

اس جیسی بہت سی آیات کو منکر ہے

دعا کا طالب  
نعمان عطاری

آشرف تھانی

تفسیر نفیسی

## گیارواں پارہ

فتح التفسير بمناهج مفتاح احمد يار خان قسيمي رحمة الله عليه

تعمیم کتب خانہ

مکتبہ دارالعلوم دیوبند  
پاکستان

## فائدے

fat.com  
or More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نفسیاتی

44

لیکھنے والے

[illegible]

## خطا صغیرہ نفسیہ

**خلاصہ تفسیر**  
 مکتبہ المدینہ لاہور میں شمار کی جاتی ہے۔ اس کے مصنفین نے ان کے مسائل اور عقاید پر مبنی ہے۔ اس کے مصنفین نے ان کے مسائل اور عقاید پر مبنی ہے۔ اس کے مصنفین نے ان کے مسائل اور عقاید پر مبنی ہے۔

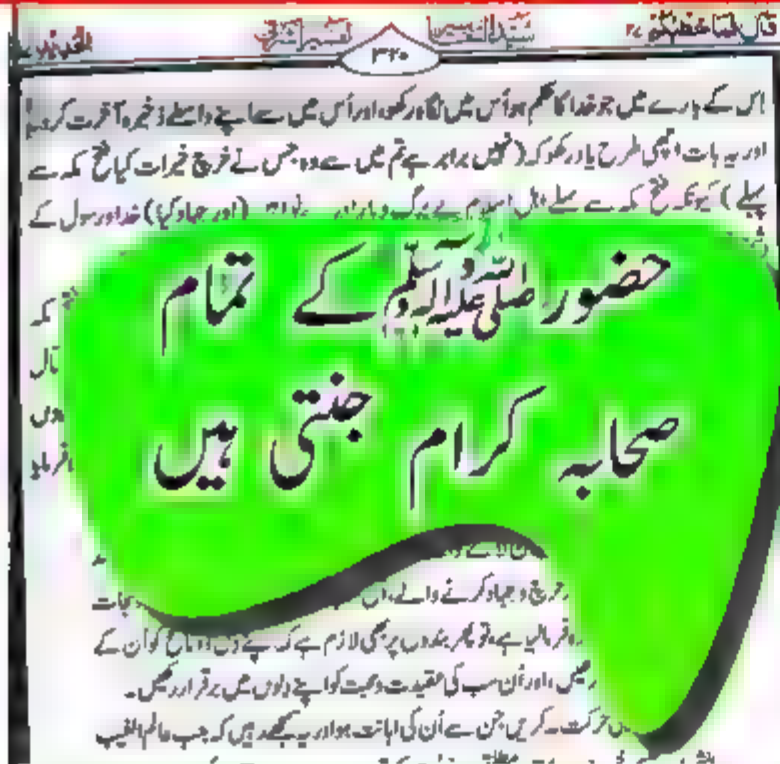
## فائزے

**فائدے** اسی ایک کپ سے چند فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ پہلا فائدہ جو بڑا ہو کہ اگر کسی کو کھانسی دھڑک دھڑک سے صدمہ  
 قطعی جیتی جاتی ہے اور کھانسی جتنی کہ وہ اس ایک کپ اور اس جی ہی بہت سی آہٹ کا منکر  
 ہے۔ اس صدمہ کا مفتح جو دایا یا نہیں ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا اس صدمہ صحت دہیہ و دلم کا ہی ہونا کہ فرمودہ اللہ عزوجل  
 مصطفیٰ کی تم قرآن کو صدمہ بے صدمہ ان کا مفتح ہوتا ہی اسی (آیت کا) کہ ہے یہ فائدہ صدمہ تاب اللہ تعالیٰ  
 سے حاصل ہو کہ اس صدمہ کو نام اور نہ تاکہ سے شروع فرما لیا۔ دوسرا فائدہ جو کہ ہے یہ کہ وہ صدمہ ہی صدمہ صدمہ ہی

## فائدے

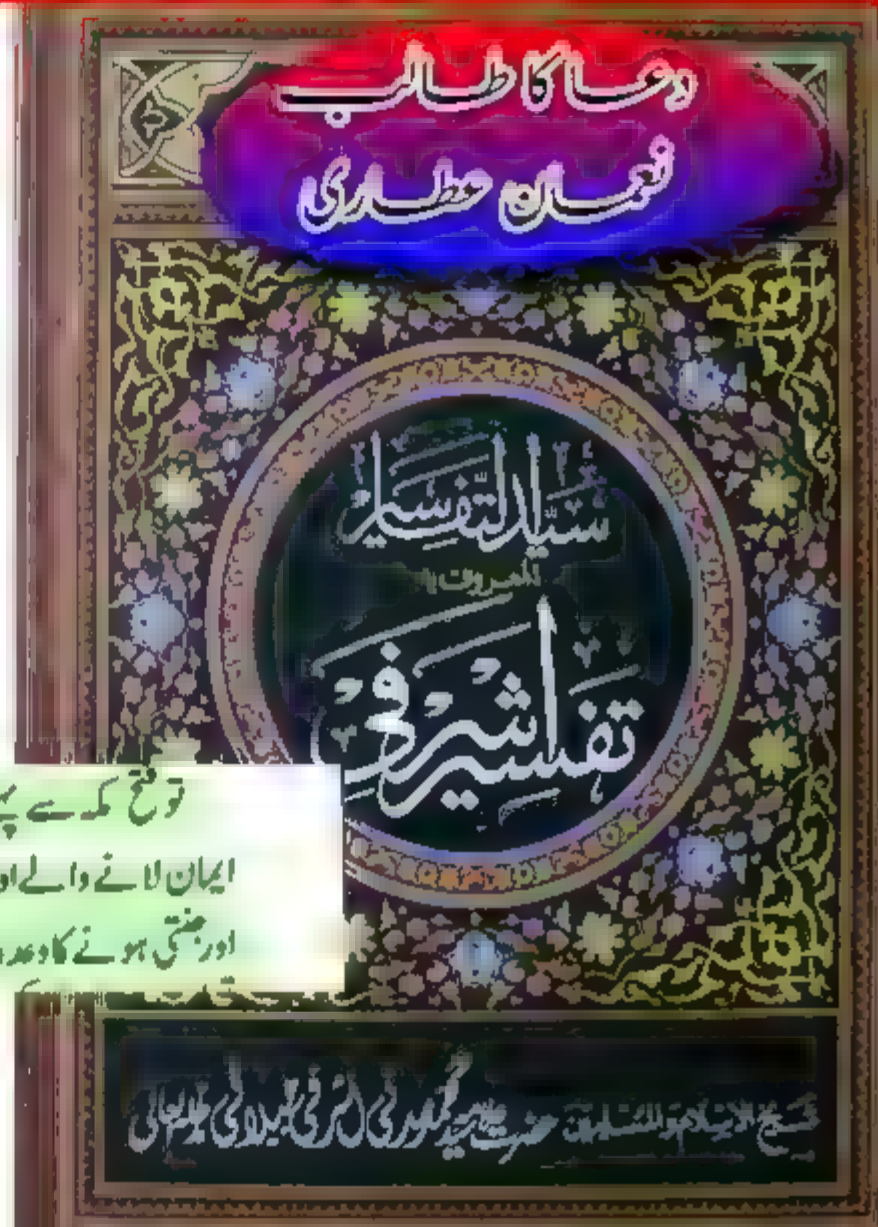
میں سے حاصل ہوئے۔ پہلا فائدہ غرور و تکبر میں لگتے کرنے والے سے صواب  
کے ملنے ہونے میں شک کرے وہ اس آیت زیر اور اس میں بہت سی آیات کا منکر  
جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا کہ توحید الہی اور نبوت  
میں کلامی ہونا بھی اس قرآن کی آیات سے ثابت ہے یہ فائدہ فقہ ثاب (رحمہ اللہ)

سید محمد مدنی اشرفی چیلانی فرماتے ہیں  
 فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں خرچ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ  
 نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے



تو فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والے اور خرچ و قتال کرنے والے اور فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والے اور خرچ و جہاد کرنے والے، ان سب سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت و نجات اور جنتی ہونے کا وعدہ فرمایا ہے، تو پھر بندوں پر بھی لازم ہے کہ اپنے دل و دماغ کو ان کے

دل کرتے ہو اس میں غلامی ہے۔۔۔ یا کاری؟  
 ان مفسرین کی یہ بات ہے کہ یہ حدیث ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے اس واسطے کہ مردوں میں پہلے جو کس ایمان لائے اور خرچ کیا اور کافروں سے جھڑپ کیا وہ حدیث حدیث اکبر ہے۔





علامہ حقانی عطاوی فرماتے ہیں جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے اور جو بعد میں ایمان لائے اللہ نے سب سے ثواب کا وعدہ کیا ہے

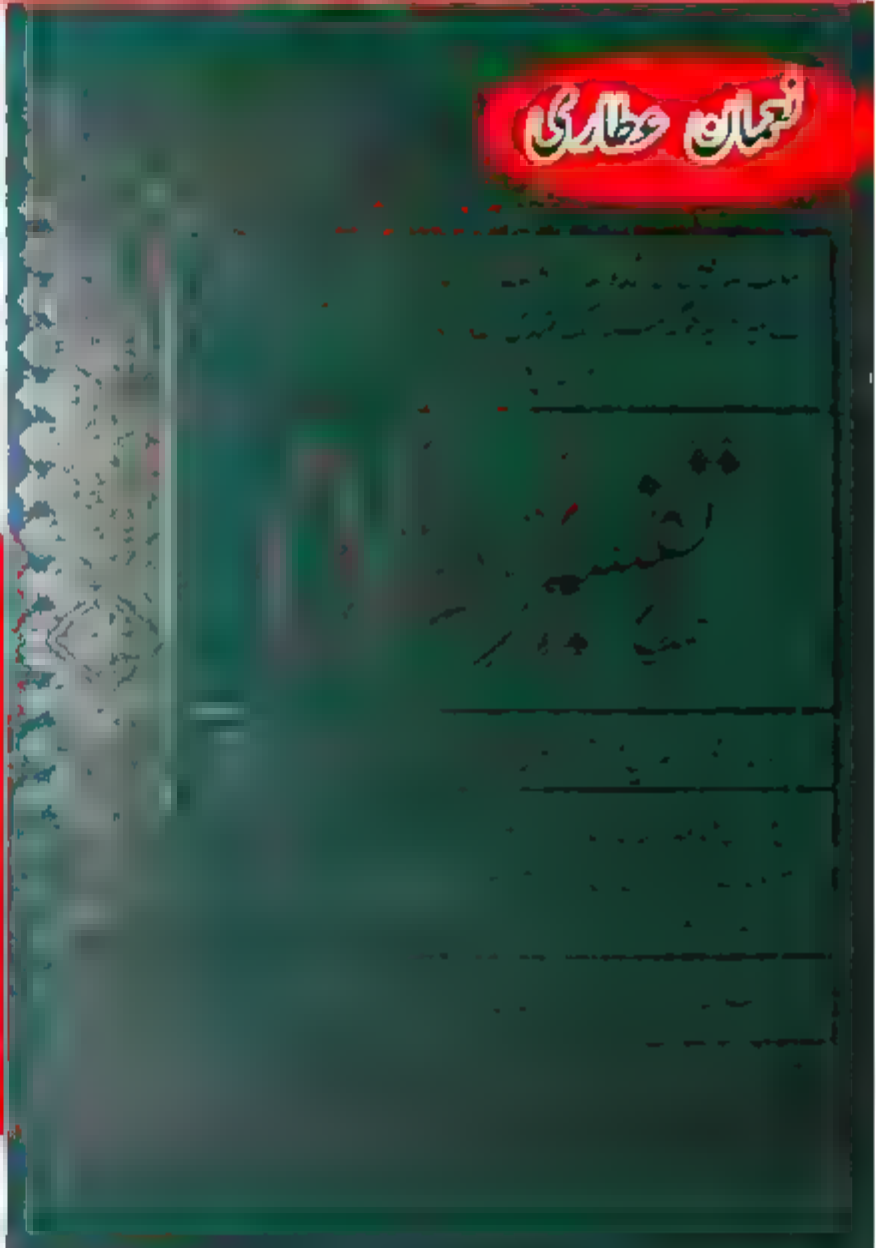
تصویر حقانی ۲۸ ۵۱ سورہ صافات ۵۱

حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام جنتی ہیں

کس بے خوف نہیں کہتے آخر پھر رجاؤں کے سبب اس سے لیے رو جائے گا یا یہ کہ سب سال اللہ کے اس کے

۱۳۱، پھر عزت کے مراتب بیان داتا گولہ پستی کے خیرات اگرچہ حال ہی بہت ہے مگر بعض اوقات کہ حال اس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس کا زیادہ تر اس خزانہ بہ ابتوار اسلام میں مخرج ہونے سے پہلے اس اسلام پر بڑی تلک وستی تھی اس وقت کا دیا ہوا کے دیے کے پرانے تھے جس نے اس وقت اس کی اویں دیا اور اس کو کیا بن اور مال دونوں کو کام میں لایا اس کا اس کے نزدیک بڑا دہر ہے مگر جس نے جوشی جی ایت کیا تو اب دور یکس و حرد اس کے لیے جی ہے مگر دار نیست اور طوم پر ہے اس لیے فرادیا و اللہ بے انھلون حسب ہر کہ چکام کرتے ہوں کو اسد جانتا ہے اس میں یہ نگہ ہے کہ اس سے مست ڈر و کر ہمارے دینے کا اس کو کلم نہ ہو گا پھر وہ کہیں کوئی کلمہ کا نیو پادشاهوں کے کارخانوں کو کھر جاتی ہے جس سے وہ

منہ کو ای کے بہت احام ہے ہر ایک کی ہر ۱۰۰ حب غنم میں اس حد کے لوگ مثلاً ہے اس لیے علامہ جامع کا صید کیا اور ایمان و ہایت کہ کوئی ایک ہی ہے اس لیے ضرور ہوا





حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں  
 تم رسول اللہ ﷺ کے احباب کو جماعت کہہ کیونکہ ان میں  
 سے کسی ایک کا گھڑی ہر کے لئے نبی کریم ﷺ کے  
 ساتھ ٹھہرنا سے کسی ایک کے زندگی ہر کے اعمال سے

بہتر ہے

الشریعة للأجری ج ۱ ص ۴۴۴

مصنف کا طالب

نعمان عطاری





گالی دی (یعنی امیر معاویہ) اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی تمام انسانوں کی عنت ہے

تكملة مع هذا الصحاح

<https://archive.org/details/fq-zoh-abhasanattar>



# حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ سے محبت کرتا ہے

اُسے چاہیے کہ میرے صحابہ سے محبت کرے

رضی اللہ عنہم اجمعین

18- کتاب الامور العلییٰ علیہا

383

شرح ریاض الصالحین (چارم)

(1544) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُؤْتِيَنَّ أَحَدٌ قَرْنِ أَخِيَّ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَإِنِّي أَجِبُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَكَا سَلِيمُ الضُّمَرِ». رَوَاهُ أَبُو خَاوَدَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے میرے صحابہ میں سے کوئی دوسرے کے بارے بات نہ پہنچائے۔ کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہاری طرف صاف سینہ کے ساتھ نکلا کروں۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

تخریج حدیث: (سان ابوداؤد باب فی رفع الحدیث من المجلس جلد 4 صفحہ 415، رقم 4862، سنن ترمذی باب فضل ازواج النبی ﷺ جلد 5، صفحہ 710، رقم 3896، مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن مسعود جلد 8، صفحہ 266، رقم 5388، مسند ابی یعل، مسند عبداللہ بن مسعود جلد 9، صفحہ 266، رقم 5388، جامع الاصول لابن الذری، الکتاب الخاص فی الامور العلییٰ جلد 8، صفحہ 451، رقم 6222)

## شرح حدیث: میرے صحابہ سے محبت کرو

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ہر کار و الاخیار ہم بے کسوں کے مددگار و شفیع روز شمار و دعائے کے مالک و مختار باذن پروردگار عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان محبت نشان ہے: جو اللہ عز و جل سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ مجھ سے محبت کرے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میرے صحابہ سے محبت کرے اور جو میرے صحابہ سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ قرآن پاک سے محبت کرے اور جو قرآن پاک سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ مساجد سے محبت کرے۔ کیونکہ یہ ایسی عمارتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بنانے اور پاک رکھنے کا حکم دیا اور ان میں برکت رکھی۔ پس یہ خیر و برکت والی جگہیں ہیں اور ان کے رہنے والے بھی خیر و برکت میں ہیں۔ یہ پسندیدہ جگہیں ہیں اور ان میں رہنے والے بھی پسندیدہ ہیں۔ یہ لوگ اپنی نہ زوں میں ہوتے ہیں تو اللہ عز و جل ان کی ضرورت پوری فرماتا ہے۔ یہ مساجد میں ہوتے ہیں تو اللہ عز و جل ان کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔

(الجریدین لابن حبان، الرقم 1271، الوسم، ج 2، ص 510، مطبعہ)

دعا گو

شرح نعمان عطاری

ریاض الصالحین

چند

تالیف

امام منشی الدینانی زکریا بن شرف نووی رحمہ اللہ ۱۸۹۰-۱۹۳۱ھ

ترجمہ

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

شان

مولانا ناصر حسین قادری عطاری

موسف مائیکسٹ - غزنی سٹریٹ

اردو بازار لاہور

فون 042-37124354 فکس 042-37352796

پروگریسو بکس

رضي الله تعالى عنهم أجمعين

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے

ظہور لہ میرے بعد انہیں تنقیہ کا نشانہ مت بنانا

المصباح السوي من الحديث النبوي

۶۲۰

(۱) مرمری، قرعے میں دس کی جس سے چند قدس میں میری جان ہے " پھر کی  
خرابہ میں حدیث باب کی

۶۸۶/۲۴ عن عبد بن معقل رض قال قال رسول الله ﷺ  
الله في أصحابي، لا تتجددوهم غرض بعدي، فمن أحبهم فبحبي  
أحبهم، ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم، ومن آذهم فقد آذاني، ومن  
آذاني فقد آذى الله، ومن آذى الله فوبشت أن يأخذ  
رواه الترمذي وأحمد وابن أبي عاصم وقال أبو عيسى هذا حديث  
حسن

"حضرت عبد اللہ بن معقل رض سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا  
میرے صحابہ رض کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے کہہ دو اللہ سے وہ اور میرے بعد انہیں تنقیہ کا  
نشانہ مت بنانا۔ پھر جس سے ان سے محبت کی اس سے میری وجہ سے نہ سے محبت کی اور جس  
سے ان سے بغض رکھا اس سے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس سے انہیں  
تکلیف پہنچائی اس سے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس سے مجھے تکلیف پہنچائی اس سے اللہ تعالیٰ کو  
تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اللہ تعالیٰ اسے پکڑے گا۔"

۶۸۷/۲۵ عن أبي عمر رض عن الله ﷻ قال قال رسول الله ﷺ إذا  
رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا لعنة الله على سبهم

الحديث رقم ۲۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المغتلب من رسول الله ﷺ،  
باب: فمن أحبهم فبحبي أحبهم، ۱۹۶/۵، الرقم: ۳۸۶۲، وأحمد بن حنبل  
في المسند، ۵/۵، الرقم: ۵۵۷، الرقم: ۵۴۹، وابن أبي عاصم في السنن،  
۱/۲، الرقم: ۱۹۹۲، وقريباً في شعب الإيمان، ۱/۱۹۱، الرقم: ۱۵۶۱،  
والرويان في المسند، ۲/۲، الرقم: ۸۸۲، والبيهقي في مسند الفردوس،  
۱/۱، الرقم: ۱۱۴۶، والبيهقي في موارد الفطنان، ۱/۱۸۸، الرقم: ۲۳۸۹،  
الحديث رقم ۲۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المغتلب من رسول الله ﷺ،  
باب: ما جاء في فضل من رأى النبي ﷺ وسمعته، ۱۹۶/۵، الرقم: ۳۸۶۲،  
والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۱۹۱، الرقم: ۸۳۶۶، والبيهقي في مسند  
الفردوس، ۱/۲۶۲، الرقم: ۱-۲۲.

المنهج السوي

المخاريت النبوي

شيخ الاسلام الدكتور محمد طاهر القادري

مصباح  
نفعان عطاري



# حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو برا مت کہو میرے صحابہ کو برا مت کہو اخوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

۵۴۔ باب لغیرہم سبب الصحابة  
سب صحابی کریم

۶۴۳۶۔ خَلَقْنَا نَحْسًا مِنْ نَحْسٍ طَائِفًا مِنْهُمْ قَدْ أُفْتُخُوا لَكَ مِنْ أَمْرِ الْوَحْيِ وَكَانَ  
الْأَوَّلُ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَكَانَ الْآخِرُ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَكَانَ الْبَاقِي مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَكَانَ  
الْبَاقِي مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَكَانَ الْبَاقِي مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَكَانَ الْبَاقِي مِنْهُمْ عَلِيٌّ  
وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَا تَتَّبِعُوا الْأَوْثَانَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْوَعْدَ  
وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا  
الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ

صحیح مسلم (ترجمہ) ۳۹۲ ۴۴۔ کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم  
حضرت علیؓ کے بارے میں صحابہ کے لیے ہے ایک حدیث (ایک کلمہ) کہ  
حضرت علیؓ کے بارے میں ہے۔

۶۴۳۵۔ خَلَقْنَا نَحْسًا مِنْ نَحْسٍ طَائِفًا مِنْهُمْ قَدْ أُفْتُخُوا لَكَ مِنْ أَمْرِ الْوَحْيِ وَكَانَ  
الْأَوَّلُ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَكَانَ الْآخِرُ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَكَانَ الْبَاقِي مِنْهُمْ عَلِيٌّ  
وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَا تَتَّبِعُوا الْأَوْثَانَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْوَعْدَ  
وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا  
الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ

۶۴۳۶۔ خَلَقْنَا نَحْسًا مِنْ نَحْسٍ طَائِفًا مِنْهُمْ قَدْ أُفْتُخُوا لَكَ مِنْ أَمْرِ الْوَحْيِ وَكَانَ  
الْأَوَّلُ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَكَانَ الْآخِرُ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَكَانَ الْبَاقِي مِنْهُمْ عَلِيٌّ  
وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَا تَتَّبِعُوا الْأَوْثَانَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْوَعْدَ  
وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا  
الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْرَ وَالْإِمْسَارَ



صحابہ کرام کے بارے میں استغفار کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

صحابہ کرام کو برا مت کہو بے شک اللہ تعالیٰ

نے جاتے ہوئے کہ عتقرب

وہ قتل و قتل میں مبتلا ہوں گے میں

ان کے بارے میں

استغفار کا حکم دیا گیا ہے

اصول اعتقاد اہل السنہ ۷/۲۳۵۳

دعا

نعمان مطاوعی

الشریعة للآجری ۵/۲۴۹۳

أَدْعُكُمْ بِأَسْوَاقٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ نَا عُبْدُ اللَّهِ بْنُ أُسَيْدٍ قَالَ نَا أَبِي  
قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا رَجُلٌ عَنْ مُجَافِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَسُبُّوا  
أَنْعَابَ مُنْتَدِبِ صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ لَنَا عَزًّا وَجَلًّا قَدْ أَمَرْنَا بِإِلَاسِيقَتِهِمْ  
لَهُمْ وَهُمْ يَغْتَمُّونَ أَنَّهُمْ سَيَقْتَلُونَ



صحابہ کرام کو ایذا دینا اللہ کو ایذا دینا ہے

# مسند امام احمد بن حنبل

مسند امام احمد

جلد 6 - باب: حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی (رض) کی مرویات

حدیث نمبر: 2606

دعاگو

نعمان عطاری

حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی (رض) سے  
مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے  
پیچھے میرے صحابہ کو نشان طعن مت بنانا  
، جو ان سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی  
وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے  
نفرت کرتا ہے دراصل وہ مجھ سے نفرت کی  
وجہ سے ان کے ساتھ نفرت کرتا ہے جو انہیں  
ایذاء پہنچاتا ہے وہ مجھے ایذاء پہنچاتا ہے  
اور جو مجھے ایذاء پہنچاتا ہے وہ اللہ کو  
ایذاء دیتا ہے اور جو اللہ کو ایذاء دیتا ہے  
اللہ اسے عنقریب ہی پکڑ لیتا ہے۔

# صحابہ کرام پر تنقید کرنا ممنوع ہے

حضرت سیدنا میمون بن مہران نے فرمایا

تین باتوں کو چھوڑ دو

جس میں سے ایک بات یہ تھی

سیدنا محمد ﷺ کے صحابہ پر تنقید کرنا

(فضائل صحابہ ص 558 اسناد صحیح)

وہاؤ

عہدِ معارف



رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو برا کہنے

والے کی عبادت قبول نہیں ہوگی!

حضرت عویم بن ساعدہ رسول اللہ سے مروی ہیں  
بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے  
میرے اصحاب کو چن لیا پس ان میں سے بعض کو  
میرے وزیر مددگار بنایا اور میرے سسرالی بنایا پس  
جو شخص ان کو برا کہتا ہے ان پر اللہ کی لعنت اور  
تمام انسانوں کی لعنت قیامت کے دن نہ ان کا کوئی  
دعا گو  
نعمان عطاری  
فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

(المستدرک للحاکم ۳/۶۳۲ قال الذہبی صحیح)

امام سیوطی فرماتے ہیں سب سے صحیح روایات جو امیر معاویہؓ کے فضائل میں آئی ہیں وہ ابن عباسؓ کی روایت اور ہادی مہدیؑ والی اور حساب و کتاب والی روایتیں ہیں

## امیر معاویہ کے فضائل صحیح ترین روایات

## تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ

عن الأحادیث الشنیعة الموضوعة

للجزء الثانی

نعمان علی عطاری

لابی الحسن علی بن محمد بن مرقا الکنانی

۹۰۷ - ۹۳۳ھ

فلم یجدوا ، فجاءوا برجل قد حاربہ وقاتله ، فاطروه کیاذا ، انہم لہ انتہی ، وقال السیر علی الشافعی أصح ما ورد فی فضل معاویۃ رضی اللہ عنہ حدیث ابن عباس انہ کان کاتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقد أخرجه مسلم فی صحیحہ ، وبعده حدیث العرباض : اللہم علیہ الكتاب ، وبعده حدیث ابن ابی عمیر : اللہم اجملہ ہادیا مہدیا .

جنت البقیع  
الغار ہادیہ  
والدرس

مکتبہ المجلد

مترک ( قلت ) قال اللہ فی تفسیر موضوعات الجور قال : والمحب من هذا الجور قال رد هذا ہی حدیث ابن مسعود الاول عا ہر أسقطتہ ہی و ذکر حدیث جابر من طریق محمد بن إسحق ثم قال وسندہ ظاہل انتہی والله أعلم

(۱۴) ( حدیث ) الحکم بن عیمر الثمالی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صحابہ . کیف یک با أباکر إذا ولیت حال : لا یکون ذلک إذا قال کیف یک یا عمر إذا ولیت .



ترین احادیث ابن عباس والی روایت پادی مہدی والی اور حساب و کتاب والی روایت ہے

323

وفاکو

نعمان علی عطاری

نعمان علی  
تلاک کبر  
الموضوعات

عالم السلام والفرح الميلة السيد التكلان  
لا ديب الماضى الايب محمد طاهر بن حل الهندى  
الذى المرحوم سنة ٩٨٦ هـ

قانون الموضوعين والضمان.

آشرف علی عطیسی

أؤبرقو الطنب راعية المنيرة  
سبحان من عظمته ورحمته وفضله

سیر معالیم کے  
فصل میں  
قرین  
احادیث

في فضل معاوية رضي الله عنه : وأصح ما روي فيه حديث مسلم انه كاتبه وبعده حديث  
الرياض « اللهم علّمه الكتاب » وبعده حديث « اللهم اجعله هادياً مهدياً » « أول

عسى ويزين وماه عفتك ويزين. «صاح لؤمهم تسنور لؤمهم اهدى»  
هذا حين بطل: «وق الآلى أس رحمه» لا أظنه أمناً من أصحابي غير

محدث ابن عباس عساکر فرماتے ہیں امیر معاویہ کے فضائل میں

حدیث ابن عباس و حدیث ساریہ و حدیث ابی عمیرہ صحیح ترین روایات ہیں

معاویہ بن صفار ابی سہیل بن حرب

۱۰۹

محدث ابن عباس عساکر

صحیح ترین روایات

امیر معاویہ

سکارج  
مُلْكِي بَيْتِ مَشْرِقِي

وذكر فضلها وتسمية من صاحبها الأعمش أو أعتار وعاكو  
بنوا حيتا من وادعها وأهلها

نعمان على عطاري

تصنيف

الإمام العالم المحافظ أبو القاسم علي بن الحسن  
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المؤلف بابن عباس عساکر

۱۲۹۹ھ - ۵۷۱ھ

تأليفه وتجميعه

ترجمة الأعمش بن عمرو بن عثمان بن قنينة

يقول لا يصح عن النبي ﷺ في فصل معاوية بن أبي سفيان شيء، وأصح ما روي في فضل  
معاوية حديث أبي حمزة عن ابن عباس أنه كانت السيامة فقد أخرجه مسلم في  
صحيحه<sup>(۱)</sup>، وبعده حديث العرياض: «اللهم علمه الكتاب»، وبعده حديث ابن أبي عميرة

«اللهم اجعله هادياً مهدياً»<sup>(۲)</sup> <sup>(۳)</sup>

(۱) تروى في قسم الكبر إلى حد



رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ

مجھ سے کشتی لڑیے حضرت معاویہ کھڑے ہوئے اور کہا میں

تم سے کشتی لڑوں گا حضور ﷺ نے فرمایا معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہے لگا: یا رسول اللہ! مجھ سے کشتی لڑیے حضرت  
معاویہ نے کہا: میں تم سے کشتی لڑوں گا نبی ﷺ نے فرمایا: معاویہ ہرگز کبھی مغلوب نہیں ہوگا پھر حضرت معاویہ نے اس

سند حسن وغیرہ

Click For More

<https://archive.org/details/...>

علاء علی حسینی

حضرت رویم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھ سے کشتی لڑیے حضرت  
معاویہ نے کہا: میں تم سے کشتی لڑوں گا نبی ﷺ نے فرمایا: معاویہ ہرگز کبھی مغلوب نہیں ہوگا پھر حضرت معاویہ نے اس

رسالة الباری فی شرح صحیح البخاری (جلد دوم) 225 کتاب الصلوة

اعرابی کو پچھا زویا جنگ مملین کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر مجھ سے اس حدیث کا پہلے ذکر کیا جاتا تو میں معاویہ سے جنگ نہ  
کرتا۔ (مہذب دہلی: ۳۳۶۵-۳۳۶۶ ج ۶ ص ۶۱)

نبی ﷺ نے اس حدیث میں حضرت معاویہ کے لیے جو دعا فرمائی اسی کا اثر تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسد اللہ الغائب ہونے  
کے باوجود حضرت معاویہ کو مغلوب نہ کر سکے۔

اور نامعلوم تھے تاہنا: حضرت علی فرماتے تھے: مجھے سانس تو لینے دینے ختم ہو جائیں اور امن و امان قائم ہو جائے پھر میں تفتیش اور  
تحقیق کروں کہ قاتل فی الواقع کون ہے کیونکہ انہما قصاص تو نہیں لیا جاسکتا اور فی الفور قصاص لینا واجب نہیں ہے اور قصاص لینے  
میں تاخیر جائز ہے لیکن ان پر پے درپے ایسی جنگیں مسلط کر دی گئیں کہ ان کو امن اور سکون کے ساتھ تفتیش اور تحقیق کرنے کا موقع  
نہیں مل سکا۔

حضرت معاویہ کے باغی نہ ہونے پر مزید دلائل

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت معاویہ کی جماعت صراحتاً باغی ہوتی تو وہ اس سے جنگ موقوف نہ کرتے اور کبھی حکیم

نعم الباری شرح  
صحیح بخاری  
جلد ۲ کتاب الصلوة

# حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ معاویہ کو کتاب و حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا

۶۲۳

۲۶- المآب والمآب

حتى تصرعه الحمى. [الصحيحه: (۲۵۸۴)]

۳۳۸۹ عن عائشة بنت سعد، عن أبيها، أن نبي ﷺ كان يمس يده طعام، فقال: «لهم! سقوا» هذا الطعام عند تحبه وبحث، فطلع سعد [ابن أبي وقاص] «[صحيحه: (۳۳۸۹)]

۳۳۹۰ قال رسول الله ﷺ: «لهم! نعم معاوية الكتاب والحساب، وبه العذاب». روي من حديث العريضي بن سارية، وعبد الله بن عباس، وعبد الرحمن بن أبي عمرة المرزبي، ومسلمة بن محمد، ومرسل شريح بن عبيد، ومرسل حوير ابن عثمان [الصحيحه: (۳۳۹۰)]

۳۳۹۱ عن ابن عباس أنه سكب نبي ﷺ وضوء عند حائه ميمونه، فبما خرج من «من وضع ي وصوتي»، قالت: ابن أختي يا رسول الله، قال: «لهم! فقه في الدين، وعلمه التأويل» [صحيحه: (۲۵۸۹)]

۳۳۹۲ عن عطاء بن يساب مرفوعاً: «لهم! من ظلم أهل المدينة وأحافهم، فأجه، وعليه معه الله وللملائكة والناس أجمعين، لا يُقبل منه صرف ولا عدل» [صحيحه: (۳۵۱۱)]

۳۳۹۳- عن محمد بن أسامة، عن أبيه، قال: «ختم جعفر وعلي وزيد بن حاتم، فقال جعفر: أنا أحكم إني رسول الله ﷺ، وقال زيد: أنا أحكم إني رسول الله ﷺ، فقالوا: سلقوا! إلى رسول الله ﷺ حتى سألوه، فقال أسامة بن زيد: «هذا يسألون، فقال جعفر وعلي وزيد: ما أقول (أي!) قال: اتد لهم، ودخلوا من أحب بيت؟ قال فجمعة، قال: سألوك عن الرحان، قال: «أنا أنت يا جعفر فأنت خلقك خلقي، وأنت خلقك خلقتك، وأنت مني وشجرتي، وأما أنت يا علي فحتي، وأبو ولدي، وأنا منك، وأنت مني، وأما أنت

## سلسلة الأحاديث الصحيحة

يُشتمل جميع أحاديث السلسلة الصحيحة  
مُجَرَّدَةٌ عَنِ النَحْرِجِ مُرَتَّبَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ الْمُفْتَتِحَةِ

لِلْعَلَّامَةِ  
مُحَمَّدٍ تَاصِرِ الدِّينِ الْأَلْبَانِيِّ  
رَحِمَهُ اللَّهُ

اغتنى به  
أَبُو عُسَيْبَةَ مَشْهُورُ بْنُ جَسَّانَ سَلْمَان

مَكْتَبَةُ الطَّاعِفَةِ لِلنَّشْرِ وَالتَّوَزُّعِ  
لِصَاحِبَيْهَا سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْأَبِي سَعْدِ  
الرِّيَاضِ





# حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ تو معاویہ کو ہدایت دے اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے

۶۲۱

۲۶ مناقب و مناقب

معوذ، واس عاص، واسی سعد الحدری، وعدائہ بن الریبر، واسی الثعلبی  
لأبصار، وحدت نحبی، واسی هريرة، وعائشہ، وأنس، وحابر، واسی واقف،  
والبراء۔ [«الصحیحة» (۳۵۹۸)]

۳۳۷۸- عن أم سلمة: أن رسول الله ﷺ أوصى عند وفاته فقال: «اللہ انلہ  
فی قبط مصر! فانکم ستطهرون علیہم، ویكونون لکم غُدَّةً وأَعُوذُ فی سبیل للہ»  
[«الصحیحة» (۳۱۱۳)]

۳۳۷۹- عن أنس بن مالك، قال قال رسول الله ﷺ: «اللهم! اجعل  
بالمنية ضیعی ما جعلت بمكة من البركة» [«الصحیحة» (۳۹۹۷)]

۳۳۸۰- عن عبدالرحمن بن أبي عميرة النعماني، عن أبي بصير، قال قال في  
معاوية: «اللهم! جعله هاديًا مهديًا، وهدى، وهدى» [«الصحیحة» (۱۹۶۹)]

۳۳۸۱- عن عائشہ، أن النبي ﷺ قال: «يهم! أمر الإسلام بعمر بن  
الخطاب خاصة» [«الصحیحة» (۳۲۲۵)]

۳۳۸۲- عن حذيفة، قال أتت أبي بصير معي المعمر، فم فرج  
صني، فم يرب بصني حتى صني العشاء، ثم خرج، فبعت، قال من هدي؟ قلت  
حذيفة، قال: «يهم! عمر بحذيفة ولأمه» [«الصحیحة» (۲۵۸۵)]

۳۳۸۳- عن عائشہ، قالت سألت من سبي ﷺ صيب عمر، قال ما  
رسول الله! ادع لله لي، قال: «اللهم! اعمر عائشہ ما تقدم من فبها وما تأخر، وما  
أسرت وما أغلست» فصاحت عائشہ حتى سقط رأسها في حجر رسول الله ﷺ  
من الضحك، فقال: «أسرك دعائي؟» فقالت: وما بي لا يسري دعائك؟ فقال  
«والله! إنني دعوتني لأمتي في كل صلاة» [«الصحیحة» (۲۲۵۴)]

## سلسلة الأحاديث الصحيحة

يشتمل جميع أحاديث السلسلة الصحيحة  
مُجَرَّدَةٌ عَنِ التَّحْقِيقِ مُرَتَّبَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ الْفِيهِتَةِ

لِلْعَلَّامَةِ  
مُحَمَّدٍ نَاصِرِ الدِّينِ الْأَلْبَانِيِّ  
رَحِمَهُ اللَّهُ

اغتنى به  
أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان

نعمان عطاري

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع  
لصاحبها سعد بن محمد الرحمن والرحمة  
لروايض

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم سکھا  
اسے شہروں میں تسلط عطا فرما اسے عذاب سے بچا

786

بیت سیدنا محمد  
فی سبیل اللہ (مقدمہ)

بچے، ایک دن ایسا کارواں صوفیوں میں سات سو اہل حق تھے۔ ان پر لڑی ہر چیز صوفی کر دی ان کے کٹاؤں سے باور پالان بھی  
صوفی کر دیے۔

ایک سوال باب

حضرت عروہ الباقی رحمہ اللہ کے لیے دعا

امام باقی نے حضرت عروہ الباقی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اے ال کے سوا میں برکت کی دعا کی۔ اگر  
وہ مٹی خرید جیتے اگلے اس میں بھی لٹھ ہوتا۔ باقی نے ان سے روایت کیا ہے۔ انہیں نے فرمایا "مجھے حضور اکرم ﷺ سے  
فرمایا: "اگر تعالیٰ تمہارے سوا دے میں برکت ڈالے" میں کنار میں قیام پذیر تھا جب میں اپنے ال غلو کے پاس آیا تو مجھے  
پائیس ہزار دیناروں کا صلح ہو چکا تھا۔"

ایک سوال باب

حضرت امیر معاویہ رحمہ اللہ کے لیے دعا

ابن سعد نے حضرت عمر بن عثمان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ ال کے ربوہوں سے استعاذ ہو سکتا ہے۔ ال  
کے شواہد بھی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "سو اے اسے کتب کا علم سکھا۔ اسے شہروں میں تسلط عطا فرما۔ اسے عذاب سے بچا۔"

تین سوال باب

حضرت ام قیس رحمہ اللہ کے لیے دعا

امام بخاری نے "ادب" میں اور امام نمائی نے حضرت ام قیس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میرا  
نظر مجھ میں گہر مٹی۔ میں نے اسے غسل دینے والے سے کہا "میرے بچے کو غسل دے پانی سے غسل دے گا کہ تم اسے وہ  
ڈالو حضرت عائشہ بن حبیب رحمہ اللہ ہار گارالت مآبہ رحمہ اللہ میں مجھے آپ کو ان کی بہ بات سنائی آپ نے فرمایا "اس کی عمر

سُبُلُ الْهُدَى وَالْإِشَاد  
فِي  
سِيرَتِ  
خَيْرِ الْعِبَاد (أُرْدُو)



وَعَلَى  
أَرْسَلْنَاكَ  
الْأَرْحَمَةَ  
لِلْعَالَمِينَ

نہم - دہم  
10 - 9



نہم - دہم  
10 - 9



نہم - دہم  
10 - 9

دعا گو

نعمان عطاری



حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اللہ ! تو ان کو

ہدایت دے اور ہدایت یافتہ بنادے اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے

(حدیث صحیح)

۳۳۶۵۱ - بِمَطْوِيَّةٍ إِذْ مَلَكَتْ فَأَحْسِنَ. (طب، ق في الدلائل  
وإن عساكر - عن مطوية؛ وفيه إسماعيل بن إبراهيم بن مہاجر؛ قال ق:  
صيف إلا أن الحديث شواهد).

۳۳۶۵۵ - إِذْ مَطْوِيَّةٌ لَا يُصَارِعُ أَحَدًا إِلَّا صَرَفَهُ مَطْوِيَّةً. (الديلمی  
عن ابن عباس).

۳۳۶۵۶ - اللَّهُمَّ عَلِّمَ مَطْوِيَّةَ الْكِتَابِ وَالْحِسَابِ وَقِيَّةَ الْمِثْلَةِ. (حم،  
ع، طب وأبو نعيم - عن العرياض بن سارية؛ الحسن بن سفيان والحسن  
بن عرفة في حزيه والبخاري وابن قانع وأبو نعيم، كمر - عن الحارث بن زياد؛  
عد، كمر - عن ابن عباس؛ طس، طب وتام - عن عبد الله بن أبي عميرة  
المرني؛ ابن الحوزي في الواعيات - عن أبي هريرة).

۳۳۶۵۷ - اللَّهُمَّ! عَلِّمَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ وَقِيَّةَ  
الْمِثْلَةِ - قاله لمطوية. (ابن سعد، طب وابن عساكر - عن مطوعة  
ابن علقم).

۳۳۶۵۸ - اللَّهُمَّ! عَلِّمَ الْعِلْمَ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا وَاهْدِهِ وَاهْدِهِ بِهِ  
قاله لمطوية. (حم، ت (۱): حسن غريب، طس، حل وتام وابن عساكر  
عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المرني؛ ابن عساكر - عن عمر).

(۱) أخرجه الترمذي كتاب الناقب رقم (۳۸۷۴) وقال: حسن صحيح م.

# کینز اعمتال

فِي أَسْنَنِ الْأَقْنَانِ وَالْأَفْجَانِ

لِلْعَلَّامَةِ عَلَّامِ الدِّينِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ جَسَّامٍ الْبَغْدَادِيِّ  
الْبَرْهَانِ فَوْزِي الْمَتَوَفَى ۹۷۵

الجزء الحادي عشر

صححه وروعه فهارسه ومفصله  
بشیر سمنانی

نسخه وفسر عربیه  
دعا گوچر سمنانی

مؤسسة الرسالة

نعمان عطاری

# حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! معاویہ کو علم اور حلم (بردباری) سے بھر دے۔

التاریخ الكبير ۱۸۰ قسم ۲ - ج ۴

بی ریاض من معاویة، مرسل

۲۶۲۳ وردان (۱) یوحنا روئے عہ عرف الاعرابی یسد

فی لعمریہ

## باب وحشی

۲۶۲۴ - وحشی لحشی مولیٰ جبر بن مطعم القرشی نزل

الشام مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال (لی - ۲) اسحاق بن یزید نا

محمد بن مبارک الصوری قال ما صدقة بن خالد قال حدثنی وحشی

بن حرب بن وحشی عن ایہ عن حنہ قال کان معاویہ ردف النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معاویہ ما یلییٰ ملک؟ قال یطی قال الہم

ملأہ علما وحما

۲۶۲۵ - وحشی بن حرب بن وحشی مولیٰ جبر بن مطعم

عن ایہ عن حنہ یسد فی الشامین (۳) روی عنہ صدقة بن خالد

والولید بن مسلم

## باب وضاح

۲۶۲۶ - وضاح عن حار بن رید روی عنہ شمسہ

وهو التکی

۲۶۲۷ - وضاح بن یحییٰ (۴) من طلحة بن یحییٰ روی عنہ

ابو الاحوص الکوفی

( ) هذه الترجمة من صف (م) من صف (م) هكذا في خط، وهو في الاثبات

۲. والتهدیب وروی فی صف «البصرین» خط - ح (۴) هذه الترجمة من خط .

وضاح





# حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے امور میں معاویہ کو

اسناد ضعیف

## گواہ بناو بے شک وہ طاقت ور اور ایماندار ہیں

۹۱۱۰ - حدثنا یحییٰ بن حسان بن صالح ، ثنا یحییٰ بن حماد ، ثنا محمد بن شعیب بن شاپور ، ثنا مروان بن جراح ، عن یونس بن مبرہ عن جلیس ، عن عبد اللہ بن یسر بن رسول اللہ ﷺ ، استأذن أبی بکر وعمر فی أمر قتالہ ، «أشیروا» ، قالوا : «لہ ورسولہ أعلم» ، قال ﷺ : «أشیروا عینی» ، قالوا : «لہ ورسولہ أعلم» ، قال : «أشیر شیعۃ» ، قال أبو بکر وعمر : «أما کان فی

۹۱۰۹ - حدثنا إمام المصنف ثنا عن مروان بن جراح ، وهو معروف من حديث روح بن جراح ، عن محمد بن ، رواه الترمذي (۲۸۲۶) ، وابن ماجه (۲۲۲) ، والبخاري في التاريخ الكبير (۶ / ۱ / ۳۸) ، والمصنف في المجموع الكبير (۱۱۰۹۹) ، وابن حبان في «كتاب المجروحین» (۱ / ۳۰۰) ، والمحیط فی الطب والفتیہ والفتنہ (۱ / ۲۸) ، وابن عبد البر فی جامع بيان العلم (۱ / ۳۶) ، وابن عساکر فی «الکتاب» (۳ / ۱۰۰۴) ، وابن الجوزي فی «الطلل المظنۃ» (۱ / ۱۶۹) ، وحکم علیہ شیخنا بالوضع بسبب روح

۹۱۱۰ - ورواه الزوار (۲۷۲۱) مختصراً ، عن عمر بن الخطاب السجستاني ، عن یحییٰ بن ، قال یحییٰ بن کلام قال الخطيب المروسي في «جمع الزوائد» (۹ / ۳۵۶) - غير حديث مكرر .

۱۱ - مستند الكبير ۲ ۱۶۶

رسول اللہ ﷺ ، وحدثني من رجات قريش ما يصفون امرهم ، حتى بيحت رسول الله ﷺ إلى غلام من غلمان قريش ؟ فقال : «أشعروني معاوية» ، عن وقتب بن بليغ قال رسول الله ﷺ :

«أشعروا أتركتكم وأشهدوه أتركتكم» ، فإنه قوي أمين»

عبد الرحمن عطار

حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا میری امت کا پہلا لشکر

جو سمندر میں جہاد کرے گا ان کے لئے جنت واجب ہے

اس جہاد میں سیدنا امیر معاویہ شامل تھے ۱۱ مئی ۲۰۱۶

www.KitbaoSunnat.com

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے

((أَوَّلُ حَنَسِيٍّ قَاتِلٍ أُمَّيُّ يَغْزُونَ الْفَخْرَ قَدْ أَوْجَبُوا))

میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا، ان (مجاہدین) کے لئے

(جنت) واجب ہے۔ ۱۱ مئی ۲۰۱۶

یہ جہاد سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کے زمانے میں ہوا تھا۔

[دیکھئے: ۱۱ مئی ۲۰۱۶]

اور اس جہاد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ دیکھئے: ۱۱ مئی ۲۰۱۶

آپ ﷺ کہتے تھے کہ پہلے یاغی کہہ کر دانا مسلمان ہوئے۔

سیدنا محمد بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بکرا کے ساتھ مکمل رہا تھا کہ اتنے میں

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں یہ سمجھا کہ آپ میرے لئے تشریف لائے ہیں لہذا

میں دعاؤں کے پیچھے چھپ گیا تو آپ نے میری کمر بھگی دے کر فرمایا:

((الذهب لادع لي معاوية)) وکان مکتب الوحي ابلغ

جاؤ اور معاویہ کو بلاؤ، وہ (معاویہ رضی اللہ عنہ) آئی گئے تھے۔ ان (دعاؤں) کے بعد ۱۱ مئی ۲۰۱۶

معلوم ہوا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا تب وہی تھے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں

”قال المؤمنون وكتب وحى رب العالمين، أسلم يوم الفتح“

مؤمنوں کے پاس اور رب العالمین کی وحی کئے والے، آپ ﷺ کہہ کر دانا

مسلمان ہوئے۔ [حدیث: ۱۱ مئی ۲۰۱۶]

ابن کثیر رحمہ اللہ نے سیدنا محمد بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ

www.KitbaoSunnat.com

فضائل صحابہ

صحیح روایات کی روشنی میں

دعا

لحماني حظا من الجنة

بسم الله الرحمن الرحيم

مفت محمد



حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر

روم پر حملہ کرے گا اس کی مغفرت کردی گئی ہے یہ جنگ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر نے کی

﴿ ۱۹۵ ﴾

جنت کی خصوصی بشارت پانے والے 60 صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم

۵۳/۱۲۳۔ میر بن اسود غسی سے روایت ہے کہ وہ حضرت مہاد بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جبکہ وہ ساحلِ مصر پر اپنے مکان میں فرونش تھے، ان کے ہاتھ (ان کی اہلیہ) حضرت ام حرامہ بی بھی تھیں۔ حضرت میر فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرامہ بی نے ہمیں بیان کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہوگی۔ حضرت ام حرامہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں تم ان میں شامل ہو۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرمادی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔

سے امام بخاری، امام دارقطنی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

علامہ بدر الدین العینی حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان: "میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا۔" کی شرح میں لکھتے ہیں۔ اس سے آپ ﷺ کی مراد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا لشکر ہے۔ مہلب نے کہا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دو پہلے شخص ہیں جنہوں نے بحری جنگ کی۔

جنت کی خصوصی بشارت پانے والے  
60 صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم

خَيْرُ الْمَلَأَتْ  
فِيْمَنْ

بَشِيرًا بِالْجَنَّةِ مِنَ الْأَصْحَابِ

دعا کا طالب

نعمان عطاری

شیخ الاسلام اذکرتو محمد طاہر القاری

# امیر معاویہ کتابت وحی میں مشہور تھے پھر آپ امیر مقرر ہوئے اور ترقی کرتے ہوئے خلافت تک پہنچ گئے

شمارہ اول، چوتھی فصل

831

المرآۃ فی السیاق

ہی علی رضی اللہ عنہ کے خلافت سے دست بردار ہونے کے بعد میں سال تک طویل ہو رہا تھا۔ اس میں سے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے دعا فرمائی: یا اللہ! (حضرت) معلویہ (رضی اللہ عنہ) کو حلیہ و کتاب سکھا اور ان کو خطاب سے پہلے اسے نام امیر بن مصلیٰ بدل دے۔ آپ کتابت وحی کے ساتھ مشہور ہیں۔ آپ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور جب ۳۵ھ کے آخری عشرہ میں آپ کا وصال ہوا۔ ایک قول میں ۶۰ھ کا ذکر ہے اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ بین عبدالبر نے بیانی (۸۴) سال ذکر کی ہے۔ واللہ اعلم ان کے بھائی جزیہ بن ابی سفیان بن حرب تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو مدینہ کا امیر مقرر کیا حتیٰ کہ وہ ۴۵ھ میں اسی جگہ طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے۔ ان کے بعد ان کے بھائی حضرت معلویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے، حتیٰ کہ ترقی کرتے ہوئے خلافت تک پہنچ گئے۔

حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے سرداروں میں سے تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فزادہ حنین کی غنیمت سے ان کو ایک سو نوٹ اور چالیس ہونے سو نوٹ دیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے قیام کیا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سے تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور ہیں ۸۰ھ میں ان کا وصال ہوا ایک قول یہ ہے کہ ۸۵ھ کے بعد ان کا انتقال ہوا۔ آپ فقیہ صحابہ کرام میں سے ایک ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قرآن مجید جمع کرنے والوں میں بھی شامل ہیں۔ خلافت عثمانی میں قرآن پاک کو آپ نے ہی مصحف میں جمع کیا۔

شریعت میں حد رضی اللہ عنہ بھی کتابت میں شامل ہیں۔ حد ان کی مل ہیں اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے کتاب ہیں۔

حضرت عطاء بن حنظل رضی اللہ عنہ۔

حضرت عطاء بن ابی ریحان مخیم غزوہ بنی مونیف اللہ کی تلواری مشہور ہیں، آپ بھی کتابت میں شامل ہیں۔ صحیح حدیث اور فتح مکہ کے دور میں آپ نے اسلام قبول کیا اور ۱۲ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

حضرت عمرو بن عاص بن وائل سہمی رضی اللہ عنہ آپ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مصر فتح کیا، آپ حدیث والے سال مسلمان ہوئے اور مدینہ منورہ کے امیر مقرر ہوئے اور آپ ہی نے مصر کو فتح کیا۔ ۴۵ھ میں عمرو کے چند سال بعد فوت ہوئے اور کہا گیا کہ ۸۵ھ کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔

حضرت صفوان بن شعبہ ثقیف رضی اللہ عنہ صحیح حدیث سے پہلے مسلمان ہوئے۔ آپ مصر اور یثرب کو فتح کے امیر مقرر ہوئے اور صحیح قول کے مطابق ۸۵ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

دعا گو

نعمان عطاری



# کاتب وحی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سیرۃ الرسول ص 59 منہاج القرآن پبلیکیشنز)

سیرۃ الرسول ص 59 منہاج القرآن پبلیکیشنز

کے سامنے لے گئے۔

تعمدہ وحی کے لیے حضرت زید بن ثابتؓ کے علاوہ آپ ﷺ نے بہت سے صحابہ کرامؓ پر کوئی مقرر فرمایا ہوا تھا، جو حسب ضرورت کتابت وحی کے لفاظ انجام دیتے تھے، کاتبین وحی کی تعداد چالیس تک شمار کی گئی ہے لیکن ان میں سے زیادہ مشہور یہ حضرات ہیں

حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت عیدہ بن ابی مرثدہؓ، حضرت ریح بن عوامؓ، حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ، حضرت اہل بن سعید بن عاصؓ، حضرت طلحہ بن ارقمؓ، حضرت مغیبہ بن ابی ہریرہؓ، حضرت عیدہ بن رواحہؓ، حضرت عامر بن فہرہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت ثابت بن قیسؓ، ہشام بن عمارؓ، حضرت صفوان بن یمانؓ، حضرت زید بن ثابتؓ۔

تصور کی ضرورت کے حصول یہ تھا کہ جب قرآن کریم کی وحی جبرائیل علیہ السلام سے آتی تو آپ ﷺ کا کاتب وحی کو یہ جانتا ہی فرما دیتے تھے کہ اسے لکھنا کون سے لفظوں سے مناسب ہے، چنانچہ آپ ﷺ کی حیثیت کے مطابق لکھا جاتا تھا۔ قرآنی آیات تو وہ تو بھری دلوں، اور چھوٹے کے پیرچھوٹے کی دھڑکیوں، ہانسیں کے ٹکڑوں، درخت کے پتوں، جانوروں کی ہڈیوں پر لکھی جاتی تھیں، اہل بیت بھی کاتبانہ کلمے بھی استعمال کیے کرتے تھے۔

اس طرح محمد رسالت ﷺ میں قرآن کریم کا ایک نسخہ تو وہ تھا جو حضور ہی اور اللہ نے اپنی گرامی میں لکھا ہوا تھا، اگرچہ وہ کتابی شکل میں نہ تھا، ہر فرقہ وارانہ مسئلہ تھا، اس کے ساتھ ہی بعض صحابہ کرامؓ بھی اپنی یادداشت کے لیے قرآن کریم

(۱) عثمانی، فتح الباری، ۱: ۱۸۰

سیرۃ الرسول ﷺ کی

شخصی و رسالتی اہمیت دعاگو

نعمان عطاری

تعمید و تدوین  
ڈاکٹر طاہر حمید تنوکی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

465 مین، این، او، ٹی، 51-8514، 110-114، 042

110-114، 042-723-604، ٹی، 51-8514

www.Minhaj.org - sat@Minhaj.org





# امام ابن عساكر نے حضور ﷺ کے ۲۳ کاتبوں کا بالاسناد ذکر کیا جن میں حضرت سیدنا امیر معاویہ کا نام نامی بھی شامل ہے

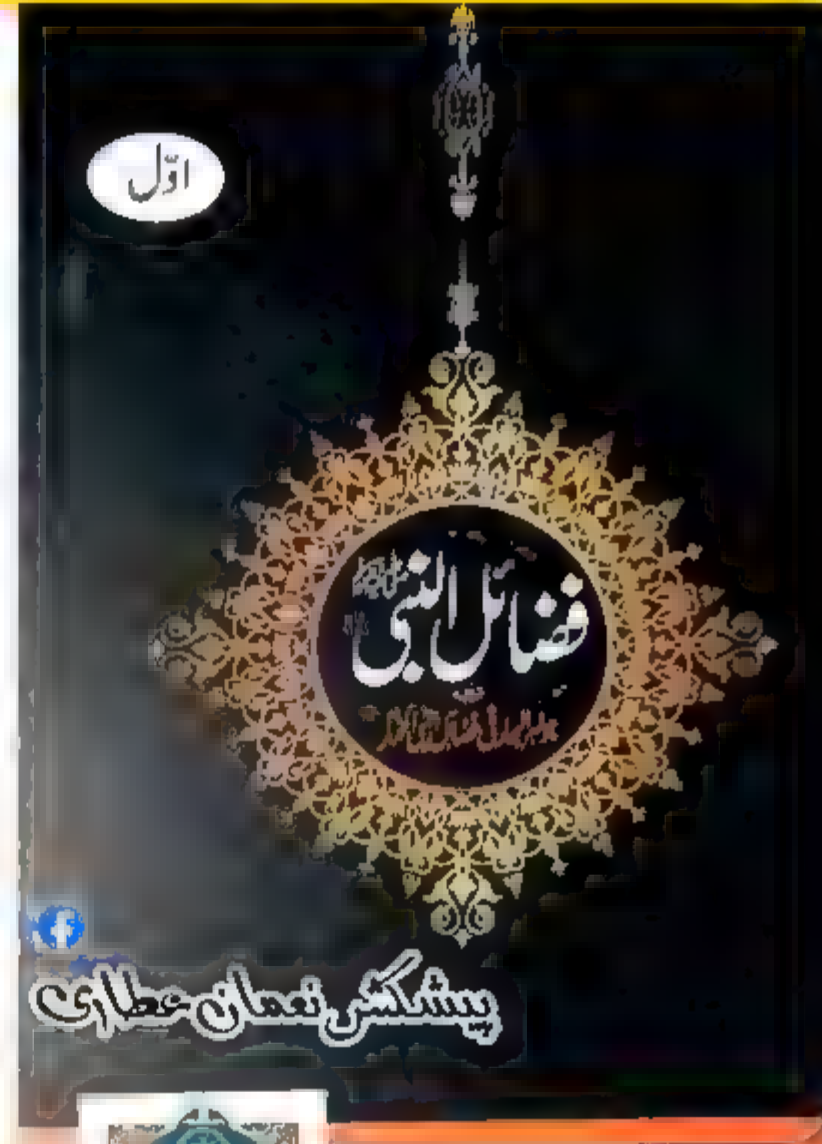
42

- ۱۔ آپ ﷺ کو چھ ذرا پی آٹھنی میں دکھایا کرتے تھے وہ تمام ہالی اپنے پاس ہی رکھتے۔
- ۲۔ (حضرت) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ۔ آپ نبی اکرم ﷺ کی حجر کے گھمبہاں تھے وہ سب کی نبی اکرم ﷺ کو سزا اختیار کرتا پڑتا تو یہ حجر کی لکھنیا سے آگے آگے چلا کرتے تھے۔
- ۳۔ (حضرت) سیدنا امیر المؤمنین (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) (حضرت) بلال مودن رضی اللہ عنہ۔
- ۴۔ (نیز حضرت سیدنا) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (حضرت) سعد رضی اللہ عنہ۔
- ۵۔ (حضرت) زید رضی اللہ عنہ اور بعض (ارباب سیر) نے آپ کا اسم گرامی ذوالحجہ بھی بتایا ہے۔
- ۶۔ (حضرت) کبیر بن سراج لیلی، یا کبیر بن سراج لیلی رضی اللہ عنہ۔
- ۷۔ (حضرت) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ۔
- ۸۔ (حضرت) اسخ بن شریک رضی اللہ عنہ۔
- ۹۔ (ام المؤمنین حضرت سیدنا) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام (حضرت) مہاجر رضی اللہ عنہ۔
- ۱۰۔ (حضرت) ابوجح رضی اللہ عنہ۔

سید عالم ﷺ کے کاتب

(حضرت) ابوالقاسم (محمود بن عساكر علیہ الرحمہ) نے تاریخ "وفقی" میں نبی اکرم ﷺ کے کاتبوں کی تعداد ۲۳ بتائی ہے۔ اور یہ تعداد امام ابن عساكر قدس سرہ نے بالاسناد ذکر کی ہے وہ حضرات یہ ہیں:

- ۱۔ (سیدنا) مولانا حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔
- ۲۔ (سیدنا) مولانا حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا رضی اللہ عنہ۔
- ۳۔ (سیدنا) مولانا حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کا رضی اللہ عنہ۔
- ۴۔ (سیدنا) مولانا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔
- ۵۔ (حضرت) سیدنا ابوجح رضی اللہ عنہ۔
- ۶۔ (حضرت) سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔
- ۷۔ (حضرت) سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔
- ۸۔ (حضرت) سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔



علامہ محمد یوسف بن معین سیہانی

امیر معاویہ حضور ﷺ کو وضو کروا رہے تھے کہ حضور ﷺ نے ارشاد معاویہ اگر تمہیں حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا آپ فرماتے ہیں مجھے اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ مجھے کوئی ذمہ داری سونپی جائے گی کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا

## چانچہ ایسا ہی ہوا صحیح

(۷۰:۵۷) خَلَقْنَا رَوْحًا لَّانْ خَلَقْنَا اٰیٰهَ غَمْرُوْاۤیْنِ نَحْنُ بِنِ سَجْدٍ لَّانْ سَبَّحْتَ جَلَدِیْ یُحَدِّثُ اَنْ مُّعَاوِیَّةَ اَخَذَ الْاِذَاوَةَ بَعْدَ اٰیِیْ هُرْمَرَةَ یَنْتَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ بِہَا وَاسْتَقْبَلَ اَبُوْ هُرْمَرَةَ قَبَلًا هُوَ یُؤْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ رَقْعًا رَّاسًا اِلَیْہِ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ مَا مُعَاوِیَّةُ اِنْ وَلِیْتُ اَمْرًا فَاتَّیَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْبُدُ لَّانْ قَدْ اَکْبَرْتُ اَنْیَیْ مَتَّلَیْ بِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ حَتّٰی اَنْفَلْتُ (۱۷۰۵۷) مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ چانچہ ہاتھ دھو کر آئے تو ان کے پیچھے حضرت معاویہؓ نے (اس کی خدمت

سُئِلَ اَمَّاۤیْنُ بِنِ سَجْدٍ حَسْبُ الشَّامِیْنِ ۵۰

سنبھالی اور) برتن لیا اور نبی ﷺ کے پیچھے چلے گئے، ابھی وہ نبی ﷺ کو وضو کروا رہے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک دو مرتبہ ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا معاویہ! اگر تمہیں حکومت ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل کرنا وہ کہتے ہیں کہ مجھے اسی وقت یقین ہو گیا کہ مجھے کوئی ذمہ داری سونپی جائے گی کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا، چانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۷۷:۵۸) خَلَقْنَا هٰۤادِیْمَ خَلَقْنَا حُفَّۃً عَنْ غَمْرُوْاۤیْنِ مَرَّةً لَّانْ سَبَّحْتَ سَجْدَیْ بِنِ الْمُسْتَبِیْ لَّانْ لَیْمَ مُعَاوِیَّةَ بِنِ اٰیِیْ سَفَاۤیْنِ الْمَدِیْنَةِ وَكَانَتْ اٰیِیْ مَلْمَعَةً لِّیْمَہَا فَاَخْرَجَ کُبَّةً مِنْ خَمْرِ لَقَدْ اَمَّا کُنْتُ اَرٰی اَنْ اَخَذَ یَنْتَعُ خَلَا غَمْرَ الْیُہُوْدِ وَاِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ سَمَّیَہُ الزُّوْرَ لَّانْ کَانَ یَغْنِیْ لَہُ صَالٍ [راجع ۱۶۶۵۱]۔







# امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے

کاتب

آپ ﷺ دعوت اسلام کے خطوط بھیجتے تھے قبائل و اقوام سے تحریری معاہدے ہوتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

93 حدیث اول  
مسلمان قبائل اور عجمی و مصلحین کو حکام و ہدایات بھیجتے تھے اس لیے کتابت کا شعبہ نہایت ضروری تھا اس کا کوئی باضابطہ محکمہ تھا لیکن بہت سے صحابہ اس خدمت کو انجام دیتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اور آخر میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے۔ ان کے علاوہ مراسلات کی تحریر کی خدمت اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرانجام دیتے تھے۔

احساب

یعنی قوم کے اخلاق و عادات، شر و فساد اور معاملات داد و دستہ کی نگرانی کا باقاعدہ محکمہ عہد نبوی ﷺ میں نہ تھا لیکن اس کی بنیاد اسی زمانہ میں پڑ گئی تھی آپ ﷺ یہ نفس نہیں اس دور کی نگرانی فرماتے تھے لوگوں کو جزئیات و اخلاق کی تعلیم دیتے تھے اور اس قسم کی فرد گزشتوں پر مواخذہ فرماتے تھے تمہارت میں آپ نے بہت سی اصلاحات جاری کیں اور ان پر سختی کے ساتھ عمل کرایا جو لوگ تعینت سے غافل رہتے تھے ان کو اس بات پر سزا دی جاتی تھی کہ اپنے گھروں میں حلق کرنے سے پہلے سکو خود ای جگہ بچ دیں۔ • کبھی کبھی تحقیقات کے لئے خود بازار تشریف لے جاتے تھے ایک بار آپ ﷺ بازار سے گزرے تو غصہ کا ایک نہہ نظر آیا اس کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو لمبی محسوس ہوئی دکاندار سے پوچھا اس نے جواب دیا کہ بارش سے بھیک گیا ہے فرمایا تو اس کو اوپر کیوں نہیں کر لیا کہ ہر شخص کو نظر آتا جو لوگ غریب دیتے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔ •

شہیدین و شہداء

www.KitaboSunnat.com

وہاگ

نہاگ حصار

# حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ امیر معاویہ

## رسول اللہ ﷺ کے کاتبان وحی میں سے تھے

سے تھے۔ اس دوران بارے میں اس نے اس کی من سحریت ام حبیبہ سے منہ دھوا ہے۔ آپ سے روایا یہ بات میرے لیے جاری نہیں اور ہم نے ایک الگ جہد میں اس پر گفتگو کی ہے اور ائمہ کے اقوال اور انہوں نے یوسفیان کی طرف سے جو ذریعہ بیان کیا ہے اس کا بھی ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

### تاریخ ابن کثیر

### التبائیة والنہیة

دعا گو

نعمان عطاری

حاصل کلام یہ کہ حضرت معاویہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبان وحی میں سے تھے درام حمزہ، ام مسلم، اور ام حاتم نے اپنے مستدرک میں ابو عوانہ الوضاح ابن عبد اللہ الشکری کے طریق سے ابو حمزہ عمر بن ابی عطاء سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ میں نے کہا کہ آپ میری

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اردابیہ والتہابیہ حدیث نمبر (۱۵۸)

طرف ہی آئے ہیں میں دروازے میں چھپ گیا آپ نے میرے پاس آ کر مجھے ایک بار دو علامات لگائیں پھر فرمایا جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آپ کا تب وحی تھے آپ بیان کرتے ہیں میں نے جا کر آپ کو بلا یا تو بتایا گیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں میں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں آپ نے فرمایا جاؤ اور انہیں بلاؤ میں دوسری روایت کو بتایا گیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ میں نے آپ کو اس کی اطلاع کر دی تو آپ نے تیسری بار فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو سیرت کرے آپ لڑتے ہیں کہ اس کے بعد آپ سیر نہیں ہوئے اور حضرت معاویہ نے اپنی دنیا اور آخرت میں اس دعا سے فائدہ اٹھایا ہے دنیا میں اس طرح کہ جب آپ شام کے امیر ہو گئے تو آپ دن میں سات بار کھانا کھاتے تھے جسے ایک پیالے میں لایا جاتا تھا جس میں بہت سا



فہرست کتب

عبد مناف بن عبد الدین ابن کثیر دمشقی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# شیخ مورخ لکھتا ہے امیر معاویہ اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (وجہ) لکھا کرتے تھے

۱۶۵

## دولت امویہ

رحمن محمد بن

### معاویہ بن حرب

(جس نے دولتِ اولیٰ خلفائے اربعہ سے حکومت حاصل کی)

جب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو لوگوں نے حسن بن علی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ چند مہینوں تک حضرت حسن اسی حالت (خلافت) پر رہے، اس کے بعد انھوں نے اور معاویہؓ نے آپس میں صلح کر لی۔ جس کی بنا ایک ایسی مصیبت وقت ہوئی جس سے صرف حسن ہی نجات پا رہے تھے۔ حسنؓ نے خلافت معاویہؓ کے سپرد کر دی اور خود مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اب معاویہؓ کے ہاتھوں پر خلافت عامر کی بیعت ہوئی اور انھیں امیر المومنین کے خطاب سے یاد کیا گیا۔ یہ واقعہ سننے پر کا ہے۔

معاویہؓ کی اچان سیرت | ان کا نام معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیر بن عبد شمس اور بعض مختصر حالات | بن عبد مناف ہے۔ ان کے باپ ابوسفیان کا شمار مکہ کے

مشہور میں تھا۔ یہ اس سلسلہ میں ایمان لائے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرّم حج کیا۔ معاویہؓ بھی اسلام لے آئے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ دجی لکھا کرتے تھے جو وہی کہنے کی خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انجام دیتے تھے۔ ان کی مدد بزرگ حضرت عقبہؓ قبیلہ قریش میں شریف بھی جاتی تھی۔ یہ فتح مکہ کے سال ایمان لائی۔ ہند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱۱۰)

## الفخ تاج می

تالیف

محمد بن علی بن طباطبائی عرف ابن لطف قطری

مجموعہ نعمان عطاری

مولوی محمود علی خان مرحوم

نسخہ ۱۱۰۰ ج ۱ ص ۱۱۰

# ابی محمد زکریا بن علی القحطانی فرماتے ہیں

## امیر معاویہ کاتب وحی قرآن اور خال المؤمنین ہیں

قد أفلت عنه، فانهم نفسهم بالقصور، وانهم من انخدع به بالتهور والسفور<sup>(۱)</sup>.

ولا ريب أن من يشتر مثل هذا السراب في الطمع في صحابة رسول الله ﷺ، سواء أكان ذلك في طبقات الكتب أو على رؤوس العامة هو من لا يعرف للصحابة - رضي الله تعالى عنهم - قدراً ولا حرمة، ولا يقف من قوله تعالى: ﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ﴾ إلا تلاوة ووقفاً، ولا بد يوماً أن يخصم، وعلى رؤوس الأشهاد يحرم

يا ليت شعري...! ماذا يروم من وراء ذلك؟ أيروم دنياً فانية؟ أم يبرهظ الظهور على غيره بينات الطريق؟ أم يتوخى شر مذهبه اللعين؟ ويتخذ الطمع في الأصحاب - رضي الله تعالى عنهم - سبيلاً لعائته التي يرمي إليها من عدم للدين، وردّ للأحاديث الصحيحة، حتى يقول القائل: ما دام أن هذه سيرة من تقدموا إلينا اللعين، فلا يبعد أن يكونوا قد حرّموا وراودوا فيه ونقصوا - سبحانه - هذا بيان عظيم -.

قوله! ثم والله! ما طعن أحد على صحابة رسول الله ﷺ بشيء إلا وفي نفسه داخله سوء على الإسلام وأهله.

وهذا ما دعاني إلى التأليف، وجرّ مداد قلبي على هذه الصفحات، لأنصر بها من نصر الدين، ومن نصر شريعة رب العالمين، من المهاجرين والأنصار، وأخلص بها خال المؤمنين وكاتب وحى رب العالمين أبا عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان - رضي الله تعالى عنهما -.

وقد وجدت بعض الكتب - عن يُعَدُّ من أهل السنة - قد استطلت في جرح هذا الصحابي الجليل، وشاية الزائفة في بعضهم للصحابة - رضي الله تعالى عنهم - عامة ولهذا الصحابي - رضي الله تعالى عنه - خاصة، حتى يعتوه بتعوت جائرة، والاعاط

(۱) السور بمعنى الجون

(۲) النشر ۱۰

## ذَرَعُ الْغَفْلَةِ

عن الوقیعة فی خال المؤمنین

مُعَفَّلَةِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تألیف

ابی محمد زکریا بن علی القحطانی

وعاگو

نعمان عطاری

امام ابن قدامہ مقدسی ضحیٰ رحمۃ اللہ علیہ (م : 620 ھ)

ترجمہ : سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مؤمنوں کے ماموں ، کاتب وحی الہی اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے

ہیں، وہی عائشہ جن کی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے براءت نازل فرمائی، اور جو دنیا میں بھی رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں اور آخرت میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گی۔ قرآن مجید میں ان کے براءت نازل ہو جانے کے بعد اگر کوئی نہیں متہم کرے تو وہ کافر ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ غیر صحابی اگر حدیث کے پروردگار اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس ثواب کو نہیں پہنچ سکتا جو کسی کے ایک مدد یا صرف مدد خرچ کرنے پر اللہ سے کہیں دیا فرمایا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح کے اندر کتاب فضائل اصحاب نبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ "لو کتب معہدا علیہ" (۲۸۰۲/۷) میں اور مسلم نے اپنی صحیح میں کتاب فضائل اصحاب باب سب اصحاب رضی اللہ عنہم (۲۵۳) کے تحت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

# لمعة الاعتقاد

تالیف

امام موفق الدین ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ

تحقیق و تصحیح

عبد القادر ارناؤوط

اردو ترجمہ

ابوالمکرم بن عبد الجلیل

دعا گو

نعمان عطاری

لمعة الاعتقاد ۸۵

ہے۔ معاویہ تمام مؤمنوں کے ماموں ، کاتب وحی اور مسند خاندان میں سے ہیں، رضی اللہ عنہم۔

سنت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے مہم اور حکام کی سمجھ و طاعت کی جائے، خواہ وہ چھٹے ہوں یا برے، بشرطیکہ اللہ کی معصیت کا حکم نہ دیں، اللہ کی معصیت و نافرمانی کے لیے کسی کی ممت نہیں تسلیم کی جائے گی۔



185.86 معانی بن عمر آن فرماتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور ﷺ نے کے صحابی آپ کے سالے  
آپ کے کاتب اور اللہ کی وحی کے سلسلے میں آپ کے امین تھے

معاویہ بن صخر اُمی سفیان بن حربہ

۲۰۸

رسول اللہ ﷺ حیر - أو أفضل (۱) - من عمر بن عبد العزیز [۱۳۱۵]

قرأت علی ابی محمد السدعی، عن ابی بکر الخطیب، أنا أبو بکر البرقانی، أنا محمد بن عبد الله بن حمیرویہ النهروی، نا الخلیل بن ادیس، سمعت محمد بن عبد الله بن عتار یقول

سمعت المعانی بن عمران رسالة رجل وأنا حاضر أبما افضل معاویہ بن ابی شعبان او عمر بن عبد العزیز؟ فراهته كأنه غضب، وقال يوم من معاویة افضل من عمر بن عبد العزیز، ثم التفت إلی فقال سمعت رجلاً من أصحاب محمد ﷺ مثل رجل من التابعین؟

أخبرنا أبو الحسن بن قیس، نا وأبو منصور بن حیرون، أنا أبو بکر الخطیب (۲)، نا ابن ورق، نا أبو الخیر أحمد بن محمد بن یحیی لادمی البراز (۳)، نا محمد بن أحمد بن ابی الموم، نا ریح بن الجرح الموصلی قال سمعت رجلاً سأل المعانی بن عمران فقال ب ای مسعود، ابن عمر بن عبد العزیز من معاویة بن ابی سفیان؟ فغضب من ذلك غضباً شديداً وقال لا یقاس بأصحاب رسول الله ﷺ أحد، معاویة صاحبہ، وصهره، وکاتبه، وأمه علی وحی الله عز وجل، وقد نا رسول الله ﷺ «دهور لی اصحابی واصهاری، فس سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعین» [۱۳۱۶]

أخبرنا أبو بکر بن کرشلا، نا أبو بکر محمد بن عی أنا أبو الخلیل أحمد بن عبد الله، أنا أحمد بن علی بن محمد الکاتب، حدثني أبی، حدثني محمد بن مروان، حدثني أبی، نا عیسی بن خلیفة الحداد قال

کان الفضل بن عبسة جالساً عندي فی الحاموت، فنبئت (۴) معاویة افضل ام عمر بن عبد العزیز؟ فغضب من ذلك، وقال سبحان الله، أأجل من رأى رسول الله ﷺ کس لم یراه؟ قالها ثلاثاً

أخبرنا أبو بکر محمد بن شعاع، أنا أحمد بن عبد المقار، أنا محمد بن محمد بن سلیمان، أنا عبد الله بن محمد بن جعفر نا عبد الرحمن بن داود، نا عیسی بن مسلم قال

(۱) فی البداية والنهاية خير وأفضل

(۲) رواد أبو بکر الخطیب فی تاریخ بغداد ۲۰۹/۱ - ۲۱۰ والبیاه والنهاية ۱۵۸/۸

(۳) کتاب بالأصل ونا، وهي تاریخ بغداد البراز

(۴) کتاب وروت بالأصل، وفي لا؟ فمدانہ خطأ

تساریح  
مُکَلِّبُ بَرْدِ مَشْقُوقِ لَمِ

وذكر فضلها وتسمية من عاصم من المائل أو اختار  
بنوا حيتا من وارديها وأهملها

تصنيف

الإمام العالم المحقق أبي القاسم علي بن الحسن  
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المؤلف يابرساكن

۱۹۹ هـ - ۵۷۱ م

نذره وتتميمه

محب الدين أبي سعيد محمد بن محمد (مؤلف)

دعاگو

أخوة التاسع والحبوب

معالي - معيشت

دار الفكر

طبع في دار الفكر والتوزيع

نعمان عطاری

علامہ ابن حزم فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں

ابوبکر و عمر و عثمان و علی و (معاویہ بن ابی سفیان) تھے

کتابہ صلی اللہ علیہ وسلم

علی بن ابی طالب ، عثمان ، عمر ، و ابوبکر ، و صالح بن سید بن الناس . و ائمة بن کعب الأساری ، و مستطی بن الریح الأسیدی ، و یزید ابن ابی سفیان ، و زید بن ثابت الأساری من بنی النخار ، و معاویہ بن ابی سفیان .

(۱) النسب في الناس لحزم «سری» بکسر الحاء و سکون اللام ، فإذا كان في غير الناس قبل «سری» بضمها  
(۲) مریم له و الإساءة بقلل إنه كان يقوم على رأس الرسول مشجعاً بالسيف و راجع تلقح الفهرم (ص ۳۸) و زاد الحاد ۱ : ۶۳۰ في من كان يضرب الأصناف بين يديه  
(۳) انظر أسماؤهم في أنساب الأشراف ۱ : ۱۲۵۶ و طرح البطلان ۱ : ۵۷۸ و الحوشاني ص ۱۲ : و تلقح الفهرم ۱ : ۳۷ و زاد الحاد ۱ : ۵۸۹ و بطلب التوبة ۱ : ۲۹۰ و ابن حزم الناس ۲ : ۲۱۵ و مدغم هناك كثر ۱ : يذكر صاحب التراكيب الإدارية (۱ : ۱۱۵۰) نقلًا عن ابن حزم أن له عمر في تاريخ دمشق ثلاثة و عشرين ، و أولاهم في جملة الخلفاء إلى خمسة و عشرين . راجع كذلك الاستيعاب في مرجمه و يد من ثابت

وكان زيد بن ثابت من أئمة الناس لذلك ، ثم تلاه معاوية بعد الفتح . فكانا ملازمين للكتابة بين يديه ، صلى الله عليه وسلم ، في الوحي وغير ذلك ، لا عمل لهما غير ذلك .

## جوامع السيرة

خمس رسائل أخرى

بالتفصيل

علي بن حزم الأنطلسي

دمشق

لنعمان حنطاري

دار المعارف

مصر

# سیرنا النہیں عباس فرماتے ہیں سیرنا امیر معاویہ

کاتب وحی تھے ۔ (دلائل النبوة للبیہقی : 243/6، وسندہ صحیح)

رواہ مسلم فی الصحیح عن إسحاق بن منصور<sup>(۱)</sup> ومن حدیث أمیة بن خالد ، عن شعبۃ عقب حدیث أنس بن مالك عن النبی ﷺ إني أشرت علی ربي فقلت إنما بشر أوصی كما برصی بشر ، فأبدا أحد دعوت علیہ من أمیة بدعوة لیس لها بأهل أن تجعل له طهوراً وزكاةً وقربةً تقر به يوم القيامة ، وقد روي عن أبي عوانة عن أبي حمزة أنه استجيب له فيما دعا في هذا الحديث علی معاوية - رحمه الله -

اخبرناه أبو عبد الله الحافظ ، حدثنا علي بن حفص ، حدثنا هشام بن علي ، حدثنا موسى بن إسماعيل ، حدثنا أبو عوانة ، عن أبي حمزة ، قال سمعت ابن عباس ، قال : كنت ألعب مع العمان هذا رسول الله ﷺ قد جاء فقلت : ما جاء إلا إني فأخبرت علی باب فجاء فحدثني خطبة فقال : « أذهب فأدع لي معاوية » وكان يكتب الوحي قال : فذهبت فذهوته له فقلت : إنه يأكل ، فأنبت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال : « فادع فأدع » فأنبت فقلت : إنه يأكل فأنبت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال في الثالثة : « لا أشبع الله بطنة » ، قال : فبشيع بطنة ، قال : فما شيع بطنة أبداً وروي عن حريم عن أبي حمزة في هذا الحديث زيادة تدل علی الاستجابة

## دلائل النبوة

ومعرفة أحوال صاحب الشريعة

لأبي بكر أحمد بن الحسين البیهقي

(۳۸۴ - ۴۵۸) هـ

السفر السادس

دعاگو

یطبع لأول مرة عن عشر نسخ خطية

نعمان عطاری

وفائده تتبع تریقه وعلومیه

الدكتور عید المعین علی

(۱۰) فی (۱) زيادة العبارة الثالثة : فادع فأدع وهو يأكل ، فقلت : أشبعه وهو يأكل

(۱۱) أخرجه مسلم فی ۴۵ - كتاب البر والصلة والآداب (۲۵) باب من لمة النبي ﷺ أو شبهة أو دى

عليه ، ص (۴) ، ۲۰۱۰

دار الایمان للنوازل

دار الكتب العلمیة

مکتبہ بیت ، لبنان



ابن خلدون کا تبین رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں  
 اول جس کو حضور ﷺ کا شرف حاصل ہوا وہ ابی بن کعب  
 ہیں انہیں کاتبان میں سیدنا امیر معاویہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ابن خلدون (حصہ اول) ۷۶ رسول اور خلیفہ رسول

رہے اور ثوبان (ان کی نیت ابو عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے والے تھے۔ آپ ﷺ کے اہل خانہ کے بعد یہ جس چلے گئے  
 اور جس موقع پر ان کا انتقال ہوا۔ مگر ان (یہ جگہ کے رہنے والے تھے نام ان کا صالح تھا) اور داود (یہ نام) (یہ عباس  
 بن عبد المطلب کے مملوک تھے۔ انہوں نے اس کو حضرت ﷺ کو یہ کہہ کر دیا کہ آپ نے آزاد کیا) اور سلمان فارسی  
 (ان کی نیت ابو عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے والے تھے۔ مگر ابی بن کعب میں سے ایک شخص ان کی لڑائی سے بڑھ کر آیا اور  
 ایک بیوی کے ساتھ میں وادی ام القریٰ میں فرار ہو کر آئے۔ یہودی مالک سے ان کو کا تیب (وہ غلام جو مالک کی  
 اجازت سے اپنی قیمت آپ محنت مزدوری کر کے مالک کو آزاد ہو جائے) ملا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی مدد  
 کی تاکہ آزاد ہو گئے (سید) یہ امر سر کے قیام تھے ان کو جانا۔ موصوف نے اس شرط سے آزاد کیا کہ ہمیشہ آنحضرت  
 ﷺ کی خدمت یا کریں اور ابولہب شیم (ان کو آنحضرت ﷺ کے طریقہ پر مارا کر آزاد کر دیا تھا۔ یہ کل لڑائیوں میں  
 شریک ہوئے اور اس پر تمام خلافت حضرت عمر بن الخطابؓ میں ان کا انتقال ہوا اور داود (یہ بھی آپ کے رفیق  
 اور آزاد ہوئے تھے) اور داود اور فضل (یہ بھی آپ کے رفیق) ابی القریٰ میں شہید ہوئے تھے) اور ابو نعیرہ دربار میں  
 اللہ قسم تھے

کاتبین: علماء ہر دور نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ و حضرت علی بن ابی طالبؓ آپ کے آنحضرت ﷺ کے  
 لکھنے میں سے تھے ان کے علاوہ خالد بن سعید و بان بن سعید و طہان بن انصاری بھی لکھا کرتے تھے۔ اول جس کو  
 آپ ﷺ کا شرف حاصل ہوا وہ ابی بن کعب میں ان کی نیت ابو عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے والے تھے۔ مگر ابی بن کعب میں سے ایک شخص ان کی لڑائی سے بڑھ کر آیا اور  
 ایک بیوی کے ساتھ میں وادی ام القریٰ میں فرار ہو کر آئے۔ یہودی مالک سے ان کو کا تیب (وہ غلام جو مالک کی  
 اجازت سے اپنی قیمت آپ محنت مزدوری کر کے مالک کو آزاد ہو جائے) ملا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی مدد  
 کی تاکہ آزاد ہو گئے (سید) یہ امر سر کے قیام تھے ان کو جانا۔ موصوف نے اس شرط سے آزاد کیا کہ ہمیشہ آنحضرت  
 ﷺ کی خدمت یا کریں اور ابولہب شیم (ان کو آنحضرت ﷺ کے طریقہ پر مارا کر آزاد کر دیا تھا۔ یہ کل لڑائیوں میں  
 شریک ہوئے اور اس پر تمام خلافت حضرت عمر بن الخطابؓ میں ان کا انتقال ہوا اور داود (یہ بھی آپ کے رفیق  
 اور آزاد ہوئے تھے) اور داود اور فضل (یہ بھی آپ کے رفیق) ابی القریٰ میں شہید ہوئے تھے) اور ابو نعیرہ دربار میں  
 اللہ قسم تھے

سفید بن ساعدہ کا واقعہ آنحضرت ﷺ کے انتقال سے آپ کے جانثار صحابہ میں حضرت عمرؓ پر جو کیفیت طاری ہوئی  
 وہ قدرتی قسم اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یہ یوں کہ یہ خیال پیدا ہو گیا کہ آپ ﷺ کا انتقال ہی نہیں ہوا ان کا یہ کہنا  
 فرط حاجت کے جب سے تھا کہ کافری سے۔ اسی اثنا میں انصار مسند بنی ساعدہ میں سعد بن ہادہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے  
 لئے جمع ہو گئے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد امت کا خلافت انصار کو حاصل ہے۔ کیونکہ انہوں نے دین کی  
 مدد کی۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنے یہاں ٹھہرایا ان کے ساتھ ہو کر اہل مدین سے لڑے۔ لیکن وہ مہاجرین جو مسند بنی ساعدہ اسی  
 وقت تک گئے تھے انہوں نے اس کی مخالفت کی۔ چنانچہ یقین میں بیعت و عہد ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ اس امر کی اطلاع حضرت  
 ابو بکرؓ کو ہوئی۔ یہ دونوں بزرگ مع ابو سعید بن ابی جراحؓ روانہ ہوئے۔ انامہ راہ حضرت عامر بن سعدیؓ و حضرت عوف  
 بن ساعدہؓ سے ملاقات ہو گئی عامر و عوف نے ان کو روکے کا قصد کیا۔ لیکن وہ لوگ ان کے روکنے سے تیار نہ ہوئے۔ جس قدر جلد  
 ممکن ہوئے انھیں میں جہاں انصار جمع تھے جانچنے اور عامر مہاجرین کو روکے۔

# تاریخ ابن خلدون

رسول اور خلیفہ رسول

نیت میں ابو عبد اللہ

واعاگو

نعمان عطاری

نفس کشندہ

ظاہرہوں علی الناس، فقام مديك بن يعقوب التميمي فقال: يا  
امير المؤمنين سمعت سعد بن جمل يقول: «وَقَدْ أَمَلَ النَّاسُ»  
فقال معاوية وزعم صوته: هذا مالك يزعم أنه سمع سعداً يقول:  
«وَقَدْ أَمَلَ النَّاسُ»<sup>(۱)</sup>

۱۶۳۳ حلفت زوجہ قال: جئت أبو أمية غزو بن يحيى بن سعيد  
قال سمعت جلي يحدث

أبو معاوية أخذ الإفاضة بعد أبي هريرة يتبع رسول الله ﷺ بها،  
والتمس أبو هريرة، فبينا هو يوضي رسول الله ﷺ رفع رأسه  
إليه مرة أو مرتين وهو يتوصا<sup>(۲)</sup> فقال: «يا معاوية إن وبيت أشرأ  
ماتني الله عز وجل وأخبرني، قال: فما رثك أني قبلتني بعمل  
لعون النبي ﷺ حين يلبس

(۱) إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح يحيى بن حمزة هو  
الحضرمي السعدي  
وأخرجه مسلم (۱۰۳۷) (۱۷۴) ۱۵۲۴/۳، ويضرب بين سليمان في  
«المسند» والشيخ ۲۹۷/۷ من طريقين عن يحيى بن حمزة، بهذا الإسناد  
وسم يذكر مسلم زيادة مالك  
وأخرجه البخاري (۳۶۱۱) ۷۴۶، وأبو يعلى (۷۳۸۳)، والطبري في  
«تهذيب الأكاره» (۱۱۵۱) (مسند عمر بن الخطاب)، وأبو جهم في «الحديث»  
۱۵۸/۵-۱۵۹ من طريق الوليد بن مسلم، والطبراني في «المعجم» ۸۹۹/۱۹  
من طريق القاسم بن موسى، كلاهما عن عبد الرحمن بن عوف، بن جابر، ۴۰  
ولم يذكر الطبري ولا الطبراني زيادة مالك  
وقد سلف برقم (۱۶۸۴۹)  
(۲) قوله: «وهو يتوصا» من (الآ) (۱۳) و(ق)



ابو امیہ عمرو بن یحیی بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا سعید بن عمرو بن سعید بن عامر کو بیان کرتے سنا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یثی کا برتن سے کر رہا تھا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ جایا کرتے تھے، جب وہ بیمار پڑے تو ان کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس برتن کو اٹھاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے ساتھ ساتھ جاتے، ایک موقع پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غمو کر رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی  
طرف ایک یاد دہانہ سر ہٹا کر دیکھا اور فرمایا: معاویہ! اگر تمہیں سربراہ حکومت بنایا جائے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل سے کام لینا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ  
نے کہا: یہ رشاؤ سننے کے بعد مجھے یہ یقین رہا کہ مجھے حکومت (اقتدار) ضرور ملے گی، (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا)۔

راتوں حملہ — پھر 49 ہجری میں ہوا

من 49 ہجری میں ایک اور معرکہ ہوا۔  
تھے۔ اس لشیر نے لکھا ہے:

وَفِيهَا كَانَتْ عَزْوَةٌ يَرْبِذُ بَنُ شَسَّ  
مَنْشًا بِأَهْلِ الشَّامِ (412).

”اس سال یزید بن شجرہ رہاوی کا معرکہ

ہر صحابی نبی جنتی جنتی

شیخ المسحوق طاہر القادری فرماتے ہیں

امیر معاویہ جنتی ہیں

بن معاویہ کی شرکت ثابت نہیں ہوتی۔

یہ صحیح بخاری نے رومیوں کی سرزمین پر

نہ تھے تھے حصاک طاہر ۱۰۰ کثر از سالہ کا ہے۔

”بشارت یہ معاویہ صحیح بخاری نے ارض روم پر 16 مے کیے تھے۔“

۱۰۰ بار تفصیل کے مطابق من 32 ہجری میں حضرت امیر معاویہ جرحہ مدنی

بشارت میں معاویہ کرنے والا لشکر پہلا قرار پاتا ہے، اور یہی صحیح بخاری کی حدیث

۱۰۰ مغفرت کی بشارت کا مستحق ہے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طاہر القادری لکھتا ہے حضرت امیر معاویہ نے ارض روم پر 16

حملہ کیے تھے 32 ہجری میں امیر معاویہ کی قیادت میں

حملہ کرنے والا لشکر قرار پاتا ہے اور یہی لشکر (صحیح بخاری)

کی حدیث مبارک میں مغفرت کی بشارت کا مستحق ہے



محدث ، تم استأذن عمر ، فأذن له وهو كذلك ، فتحدث ، ثم استأذن  
 عثمان ، فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوى ثيابه ، فدخل  
 فتحدث ، فلما خرج قالت عائشة : دخل أبو بكر فأتى  
 تباله ، / ثم دخل عمر فلم تهتش ولم تباله / ، ثم دخل  
 وسوى ثيابه ؟ فقال : « ألا أستحي من رجل تستحي  
 وفي « الصحيح » : لما كان يوم بيعة الرضوان ، و  
 عنه كان قد بعثه النبي صلى الله عليه وسلم إلى مكة  
 الرضوان بعد ما ذهب عثمان إلى مكة ، فقال رسول  
 وسلم / بيده / اليمنى : « هذه يد عثمان ، فضرب  
 هذه لعثمان » (٢) .

شرح

## العقيدة الطحاوية

مجموع الفتاوى ج ١٠ ص ١٠٠

محمد بن عبد الله بن أبي بكر

محمد بن عبد الله بن أبي بكر

قوله : ( ثم لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه ) .

در الفتاوى ج ١٠ ص ١٠٠

ش : أي : وثبت الخلافة بعد عثمان لعلي رضي  
 عثمان  
 زمانه  
 قال  
 يؤتي

مسلمانوں کے سب سے  
 بہترین بادشاہ امیر معاویہ

بوءة ثلاثون سنة ، ثم

سنين وتسعة أشهر ، وخلافة الحسن ستة أشهر . وأول ملوك المسلمين  
 معاوية رضي الله عنه ، وهو خير ملوك المسلمين ، لكنه إنما صار إماماً  
 حقاً لما فوض إليه الحسن بن علي رضي الله عنهما الخلافة ، فإن الحسن  
 حقاً لما فوض إليه الحسن بن علي رضي الله عنهما الخلافة ، فإن الحسن  
 رضي الله عنه بايعه أهل العراق بعد موت أبيه ، ثم بعد ستة أشهر فوض

امام ابن ابی العز حنفی 792ھ فرماتے ہیں امیر  
 معاویہ رضی اللہ عنہ  
 مسلمانوں کے پہلے بادشاہ ہیں اور وہ مسلمانوں  
 کے سب سے بہتر بادشاہ ہیں

﴿الحرف الرابع والعشرون من﴾

# کتاب المناقب والصفات النبي

وكتب ما هو له في سنة ١٢٠٠ هـ  
صلى الله عليه وسلم في سنة ١٢٠٠ هـ  
الحرف الرابع والعشرون من  
تم في سنة ١٢٠٠ هـ  
وكتب ما هو له في سنة ١٢٠٠ هـ  
نویس وخطی کتابی

﴿مذہب﴾ فہم جن سے منسوب ہے ان کے صاحب  
حرفی دوی الفہم اہل علم و فضل و فضل

دار الفکر

مکتبہ

معاوية رضى الله عنه ما قل عن اعتقاد  
كاتب الوحي وكان أمير المؤمنين وقد أخذ  
له عليه السلام يوما إذا ملكت أمر أمتي  
رضي الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان  
واجب عليه من الاتقياء له لا يجوز أن يفل  
الفضل رحمه الله كان ينال منه في الابتداء  
موضع قدمه فهو بطؤها وتآلم من ذلك وبقي

حضرت معاوية كاتب وحی

امیر المؤمنین ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم

میں سے ہیں

في القتل  
أ أن فتنة  
م على في

مذہب رضى الله عنه ما قل عن اعتقاد  
كاتب الوحي وكان أمير المؤمنين وقد أخذ  
له عليه السلام يوما إذا ملكت أمر أمتي  
رضي الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان  
واجب عليه من الاتقياء له لا يجوز أن يفل

الفية وأنه برخص له في ر  
من إيراد الحديث أن يبر  
لأنه قال لو علمت أنه بقا  
السوط أشد من فتنة أ

ایک شخص خفی سے بیان کرتے ہیں معاویہ کا یہ حساب

میں سے ہیں کہ معاویہ وحی تھے وہ امیر المؤمنین تھے

رحول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پادشاہت کی خیر دہی تھی

جیسا کہ معاویہ سے کہ جیسا کہ انہیں پادشاہت سے تو احسان

کریا اور ان کی حکومت حضرت مسیحی کے بعد ہے اور وہ

حضرت مسیحی سے مسیحیت میں (مختار) مخطی تھے اور

اس کے بارے میں اس کے زیادہ بولسا اور صحت نہیں

# امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حدیث ابن عمر کان اسود من معاویہ کے بارے میں کہتے سنا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ سخی تھے اسناد صحیح

انه يعني لم يكن ضيق الحلق ؟ قال : يكون في الحلق وخيره إلا أنه في المال أكثر ، ورأيت ما يغلّب على ثعلب في قوله : إنه يضبط الأمور (١)

نعمان علی عطاری

## الاسناد

لأن بكر أحمد بن محمد  
ابن هارون بن يونس الخلال  
المؤرخ سنة ٢١١ هـ

٦٧٨ - أخبرنا عبد الله بن أحمد قال : سمعت أبي يقول : في حديث ابن عمر ما رأيت أحداً بعد النبي ﷺ كان أسود من معاوية قال تفسيره اسخى منه (٢) .

قال أبو بكر الخلال : وقد روى هذا التفسير عن أحمد بن حنبل غير واحد ثقة ، منهم : محمد بن المثنى (٣) صاحب بشر بن الحارث رحمه الله ، والدوري حكاة عن بعض أصحابه ولا أحب إلا أنه سمعه من محمد بن المثنى لأنهما جميعاً رويا الحديث عن سوح بن يزيد (٤) ، حدثناه الدوري قال : ثنا نوح بن يزيد المؤدب قال : ثنا إبراهيم بن سعد (٥) ، عن محمد بن إسحاق (٦) ، عن نافع عن ابن عمر قال : ما رأيت أحداً بعد رسول الله ﷺ كان أسود من معاوية

٦٧٨ - أخبرنا عبد الله بن أحمد قال : سمعت أبي يقول : في حديث ابن عمر ما رأيت أحداً بعد النبي ﷺ كان أسود من معاوية قال تفسيره اسخى منه (٢) .

الدكتور سید مرید

(١) أما المصنف فلم يجد هذا المعنى

(٢) إسناد صحيح

(٣) من معالي سيد السخی ، انظر : لسان العرب ٢/٢٢٩

(٤) قال ابن أبي حاتم : بلغنا عن صاحب بشر روى عن سوح بن يزيد المؤدب . . . وكتب عنه مع أبي وهو صدوق ، المرح والتمليل ٩٥/٨

(٥) ابن سوار أبو محمد المؤدب

(٦) ابن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف الزمري أبو إسحاق

(٧) ابن سوار ، صدوق بطل

دار التراث  
للنشر والتوزيع



حضرت خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو گالی دینا کفر ہے نہ کے گناہ اور ان دونوں کا فرق سب جانتے ہیں

۵۷۹

محبت رکھتا ہے اگرچہ اس کے گناہ سارے جہان کے باوجود اس کی شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے قیامت کے دن۔

اس کے بعد فرمایا کہ اگرچہ سعادت کلونین نے مصنف اہل بیت اور اہل بیت کے عقبہ میں انہوں نے شیعوں اور اخصیوں کے دوسرے عقائد کو اعلیٰ قرار دے کر ان کی تردید کی ہے اس پر اعتراض کرنے میں یہ کہ حضور شیخ عبدالحق دہلوی بھی قول بیت اور اہل بیت کے عقبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقبہ میں لیکن اہل شیعہ کے عقائد اہل بیت کے عقبہ میں زیادہ ہے اس کے بعد یہاں بھی نہیں سکتے کہ حضور شیخ عبدالحق دہلوی نے حضرت اہل سنت و جماعت اور اہل بیت دونوں اہل بیت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں تو پھر ان دونوں فرقوں میں فرق کیا ہے۔ کیا ہے کیا وہ شیعہ لوگ تازیہ بھالنے اور اس جیسے دیگر ہونکے وجہ سے گنہگار ہو سکتے ہیں۔

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا کفر ہے آپ نے فرمایا اخصی محبت رکھتے ہیں ان جیسے دوسرے حضرات کو برا کہتے ہیں اور گالی دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار کو سب کنا دگالی دینا کفر ہے نہ کہ گناہ۔ چنانچہ گناہ اور کفر کے درمیان بھرق ہے سب جانتے ہیں۔

اس کے بعد اس شخص پر گنگوڑے نے گالی کر شیعوں کے دولاس ہوتے ہیں۔ ایک ہزار کے لیے دوسرا مل کے لیے۔ ماقبلے میں کیا کہ سفر ہمانکے دوران حجاز میں ایک شخص نے گناہ کیا

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا کفر ہے آپ نے فرمایا اخصی لوگ جن حضرات سے

محبت رکھتے ہیں ان جیسے دوسرے حضرات کو برا کہتے ہیں اور گالی دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار کو سب کنا دگالی دینا کفر ہے نہ کہ گناہ۔ چنانچہ گناہ اور کفر کے درمیان

انتخابات نسبی

# ترغائیں المجاہدین


وہا کا طالب

انعام علی

حضرت خواجہ غلام فرید

مذہبِ حق میں

کفر ہے نہ کہ گناہ



امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا جو علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

کے درمیان ہوا آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

فرمایا میں سوائے اچھی بات کے کچھ نہیں کہتا اللہ کی ان دنوں پر رحمت ہو  
اسناد صحیح

عن معاوية بن صالح<sup>(۱)</sup>، عن يوسف بن سفيان<sup>(۲)</sup>، عن الحارث بن  
رياد أن رسول الله ﷺ دعا لمعاوية فقال: «اللهم علمه الكتاب  
والحساب وقله العذاب»<sup>(۳)</sup>

ذكر صفين والجمل

وذكر من شهد ذلك ومن لم يشهد

۷۱۳۔ أخبرنا أبو بكر المروزي قال : قيل لأبي عبد الله ونحن بالمعسكر وقد  
جاء بعض رسل الحليفة وهو يعقوب فقال : يا أبا عبد الله ما تقول فيما  
كان من علي ومعاوية رحمهما الله ؟ فقال أبو عبد الله : ما أقول فيها  
إلا بحسبي رحمهم الله أجمعين<sup>(۱)</sup>

۷۱۴۔ أخبرنا محمد بن المنذر بن عبد العزيز<sup>(۲)</sup> قال : سألت أبا عبد الله بن الحسن  
الترمذي قال : سألت أبا عبد الله قلت : ما تقول فيما كان من أمر

۷۱۳۔ أخبرنا أبو بكر المروزي قال : قيل لأبي عبد الله ونحن بالمعسكر وقد

جاء بعض رسل الحليفة وهو يعقوب فقال : يا أبا عبد الله ما تقول فيما

كان من علي ومعاوية رحمهما الله ؟ فقال أبو عبد الله : ما أقول فيها

إلا بحسبي رحمهم الله أجمعين<sup>(۱)</sup>

(۲) إسناده صحيح ، ويقدم (۶۹۵) وله متبعة بثبوت من بعد بعد الرخص بن مهدي في  
الرواية عن معاوية

(۱) إسناده صحيح وهذا هو مذهب السلف وإخبار القبول فيهم والسكرت عما شجر  
فيهم قال ابن تيمية : ولعل السنة تحبس القلوب فيهم وترحم عليهم وتشفع لهم لكن  
لا يقتضون العصمة من الإكراه على الذنوب وعلى الخطأ في الاجتهاد إلا لرسول الله  
ﷺ ومن سواه فيجوز طعنهم في الخطأ والخطأ وهم كما قال تعالى فيهم  
﴿ أولئك يغفل عنهم أحسن ما عملوا ولا ينظرون في سبلتهم ﴾ الآية ، فتاوى ۱/ ۲۳۱

(۲) لم اتصل إلى معرفته

(۳) في إسناده محمد بن المنذر لم يجد ترجمته

السُّلَمِيُّ

أبو بكر محمد بن محمد  
ابن هارون بن بشار بن الحلال  
لشرفه ۳۲۱ هـ

دعا گو

نعمان عطاری

دراسة وتحقيق  
الدكتور عطية الزهراني

دار الرئاسة  
للتشريع والتدوين

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

حضراتِ حسنین کریمین سے

اظہارِ محبت

ثویر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

میں امام حسن و حسین کے وفد کے ہمراہ کی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شکل میں حضرت امیر معاویہ کے پاس گیا تو

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضرت امیر معاویہ نے امام حسن و حسین کو

گلے لگا کر ان کو بوسہ دیا

الشیعہ للآجری ج ۳ ص ۱۴۵

دعا کا طالب

نعمان عطاری



امیر معاویہ کو ہما مت

کہہ کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سرال ہیں

اور حیاۃ تھی عمر میں بڑی سے مطیت کرتے

ہیں کہ

میں نے سنا علی بن عبد اللہ بن عباس سے

اس حال میں کہ میں اسامہ رکھتا تھا کہ

معاویہ کو ہما جھلا کہیں

تو انہوں نے لیٹی علی بن عبد اللہ بن عباس

نے مجھے کہا خبردار ایسا ہرگز نہ کرنا ہے

شک وہ لیٹی معاویہ نبی کریم کا سرال ہے

(کتاب السنہ ص 434)



پیشکش نعمان عطاری





# حضور ﷺ اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ کا بنو (معاویہ) کی مسجد سے گزر ہوا

۵۲۔ کتاب الفتن والشرائط السابعة

۳۳

صحیح مسلم (م)

تثنية: مسلم بن الحنفية (۳۸۸۶)

ہاں کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عطا کر دی اور میں نے  
اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ: میری امت کو فتنہ کر کے ہلاک  
نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے عطا کر دی اور میں نے اللہ  
تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ: ان کی ایک دوسری سے لڑائی نہ ہو تو  
اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سوال سے روک دیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اصحاب کی ایک جماعت کے  
ساتھ آئے اور آپ کا بنو معاویہ کی مسجد سے گزرے۔

۷۱۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَمْسَةَ خَلْفًا مَرَّةً أَنَّ  
سَعْدَ بْنَ خَلْفًا قَالَهُ ابْنُ عَسَاكِمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ  
بَنِي سَعْدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَسُولَ الْوَحْشِ عَلَى  
بَنِي أَسَدٍ لَعَنَ بِمَشْجُودِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِبَيْتِ خَوْلَتِ ابْنِ  
لُثَمٍّ . مسلم بن الحنفية (۳۸۸۶)



امام محمد بن شہاب زہری فرماتے ہیں سیدنا معاویہ  
نے سالہا سال سیدنا عمر بن خطابؓ کی سیرت پر  
یوں عمل کیا کہ اس میں ذرا برابر بھی کوتاہی نہیں کی

فيه ، فجعل يقلب دواعيه كأنهما عميما <sup>(٦٥)</sup> محل وقبور . هل الدنيا إلا ما دقنا أرجونا ، والله لو ددت أني لا أعير <sup>(٦٦)</sup> عيكم فوق ثلاث قالوا : إلى مصقره الله ، ورحمته ؟ قال : إلى ما شاء / الله من قضاء لقضاء لي ، قد علم أني لم ألر <sup>(٦٧)</sup> وما كره . والله عز وجل غير <sup>(٦٨)</sup>

٦٨٢ - أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاذان<sup>(٩٥)</sup> قال - ث أبو أسامة<sup>(٩٦)</sup> قال - ثنا حماد بن زيد عن معمر<sup>(٩٧)</sup> عن الزهري قال - عمل معاوية بميرة عمر بن الخطاب سبعين لا يخرم<sup>(٩٨)</sup> منها شيئاً<sup>(٩٩)</sup>

٦٨٤ - أخبرنا محمد بن علي قال ثنا مهنا<sup>(١١٠)</sup> قال : سألنا أحمد عن حديث وكيع ، عن هشام<sup>(١١١)</sup> ، عن أبيه<sup>(١١٢)</sup> عن معاوية لا حرم إلا

(١) المريب جريد النمل المستقيمة (٢) يحيى عنه الحوصي لسان العرب ٩٩/١

(٢) خبر الشيء بقي وغير أيضاً بمعنى والمقصود الأول مختار الصحاح ٤٦٨

(٣) في الأصل الو والمحمى لم تقتصر

(۱) اِسْمَاءُ صَحِيحٌ ، مَحْ أَنْبِي لَمْ أَجِدْ فِيهَا مِنْ حَرْفٍ مِنْ قَلَامِهِدِ مُحَمَّدٍ بِنِ بَشَرٍ وَلَا

٦٨٣ - أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاذان<sup>(٥)</sup> قال : ثنا أبو أسامة<sup>(٦)</sup> قال : ثنا

حماد بن زيد عن معمر<sup>(٧)</sup> ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة

عمر بن الخطاب سيق لا يخرم <sup>(٨)</sup> منها شيئاً <sup>(٩)</sup> .

(٩) إسناده صحيح قال ابن تيمية واتفق العلماء على أن معاوية أفضل ملوك هذه الأمة

من الأربعة منه كانوا حلفاء سوء وهو أول الملوك ، كان ملكه ملكاً ورعاً .<sup>٥٧</sup>

المشاري ٤ / ١٧٩

(۹۰) ایں یہودی الشی

(١١) ابن عروة عن الربيع عن العوام الأسدي ، ثقة فقيه وبما نلس

(١٢) هروقة في الربيع من العوام ، نكهة فنية مشهورة

111

اسناد صحیح

السنة

لأبي بكر أحمد بن محمد

لا ینکر احمد بن محمد  
ابن ہارون بن یزید الخلال  
تقریباً ۳۱۵ھ

دعا کا مطلب

نعمان علی عطاری

دراسة

الدكتور عطية الزهراني

دار الرشيد  
للنشر والتوزيع



# محبت رسول اللہ امیر معاویہ

حضرت سیدنا کابلس بن ربیعہ حضرت سیدنا امیر معاویہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو سیدنا امیر معاویہ نے اُن سے معافہ کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور مرغاب نامی علاقے کی زمین ان کو عطا کی یہ عطا واکرام صرف اس لئے تھا حضرت سیدنا کابلس بن ربیعہ نبی کریم ﷺ سے بہت مشابہت رکھتے تھے

(الشفاء الباب الثالث فی تمیز امرہ الخ فصل

من توقیر 51/2) دعا کا طالب

نعمان عطاری

# محدث امام ابو زور نے اسے کہا کہ معاویہ کا رپٹ رپٹ رحیم ہے اور معاویہ کا رپٹ مقابل (طی) کریم ہے تو ان دونوں کے درمیان کیوں گھستا ہے

معاویہ بن صخر فی سفیان بن حرب

ما یحییٰ بن یوسف الرضیؒ فان

رایس عی بن ابی طالب فی المنام فقال لی یا یحییٰ، انع فی معاویہ، فقلت یا اخیو  
 المومنین، وما تصعب بمعادیہ؟ قال: اروحہ بسی، وانروح انتہ، وذكر کلاماً، فان یحییٰ بن  
 یوسف حدثت به عیسیٰ بن یونس فاسحبه

أخبرنا أبو الحسن، راهر بن حاهر، أن أبو الحسن عبد الله بن محمد بن محمد بن  
 محمد بن یحییٰ بن عده، أن أبو بكر عبد البر بن عبد الواحد بن محمد بن عده<sup>(۱)</sup>، قال:  
 قال أبو عیسیٰ معہ الحافظ أحمد بن الحسن قال أبو القاسم بن أخی أبي روعة الراری<sup>(۲)</sup>  
 حاد، رجل إلى عیسیٰ بن رعد فقال له: یا أبا رعد، ان بعض معاویة، فان سم قال:  
 لأنه فامر عیسیٰ بن ابی طالب، قال: فقال له عیسیٰ: ان بمعادیہ رب حید، وحکم معاویہ  
 حکم کریم، فأبش دحرجت انت یهمه، رضي الله عنهم أجمعین

أخبرنا أبو الحسن بن فیس، أن وأبو منصور بن خیرون، أن أبو بكر الخطیب،  
 أخبرني الحسن بن محمد الحلال، أن عبد الله بن عثمان بن صفار، أن أبو القاسم اسحاق بن  
 إسماعیل بن ادره القفیه، حدثني أبي قال: حضرت أحمد بن حنبل وسأله رحمه الله جری بن  
 عیسیٰ ومعاویة، فأعرض عنه، فتبين له: یا أبا عبد الله، هو رجل من بني هاشم، فأقبل حیدہ  
 فقال: اقرأ: ﴿فَلَمَّا لَمَسَ لَمَسَ خَلَّتْ، لَهَا مَا كَسَيْتَ وَلَكُمْ مَا كَسَيْتُمْ، وَلَا تَأْتُوا عِمَّا كَاتُوا  
 يَمْشُونَ﴾<sup>(۳)</sup>

أخبرنا أبو الحسن السعفی، أن أبو الحسن بن أبي الحديد، أن حید، أن أبو  
 الدحلاج، أن أحمد بن عبد الواحد، لا مَحْشَدَ بِنِ كَثِيرٍ، عن الأوزاعي<sup>(۴)</sup> قال:  
 سأله رجل الحسن بن عیسیٰ وثمان، فقال: كانت لهذا سابقة، [لهذا، سابقة]<sup>(۵)</sup> وكاتب

(۱) بدون [مجموع بالأمس (د)، واد، وم، ورفقها، في م حبة، والصرح به ما أئین، ترجمته في هدية للكامل ۲۲۱  
 ۳۶۹

ما یحییٰ بن یوسف الرضیؒ فان

۱. واد اس کثیر فی البدایہ والنهاية ۳۹۸  
 ۲. واد الدعی فی سیر الأعلام ۲۶۲: ۳۹۸، وطریقہ: واد کثیر فی البدایہ والنهاية ۳۹۸/۸  
 ۳. زيادة التصانيف السابق من سير الأعلام، لزيادة والنهاية

## تاریخ مِلّیّتِ ہند مشرقی

وذكر فضلها وتسمية من عاشا من الأملاك أو أعتاد  
 بخواجتها من ولد دينا وأهلها  
 تصديق

الإمام العالم الحافظ أبو القاسم علي بن الحسن  
 ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

تتوفى بارتقا  
 ۷۹۹ هـ - ۷۷۰ هـ  
 تراثه ومسيره

جمعة الدين في غير مصره ورواية الحموي

المرآة الناصع والخصوب  
 معالي - مغيث

دار الفكر  
 الطبعة الثانية والثالثة

دع کا طالب  
 نعتان عظمی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا معاویہ نے سیدنا عمر بن خطاب کی سیرت پر سالوں  
تک عمل کیا ان سالوں میں سوئی برابر بھی راہ حق سے نہ ہٹے

فہ ، فجعل یطلب دواہمہ کأنہما حبیباً<sup>(۱)</sup> محل ویقول : هل الذب إلا  
ما دفنا لو جربنا ، والله لو دفنت أني لا أغبر<sup>(۲)</sup> فیکم فوق ثلاث قالوا  
إلی مفرقة الله ، ورحمته ؟ قال (إلی ما شاء/ الله من قضاء قضاء لی ،  
قد علم أن لی آلم<sup>(۳)</sup> وما کم - والله عرجی وجالی<sup>(۴)</sup>) [۱/۶۹]

۶۸۳ - أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاکر<sup>(۵)</sup> قال : ثنا أبو أسامة<sup>(۶)</sup> قال : ثنا  
حماد بن زيد عن حماد بن عمار<sup>(۷)</sup> عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة  
عمر بن الخطاب مني لا يختم<sup>(۸)</sup> منها شيئاً<sup>(۹)</sup>

۶۸۴ - أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا مهنا<sup>(۱۰)</sup> قال : سألت أحمد بن  
حديث وكيع ، عن هشام<sup>(۱۱)</sup> عن أبيه<sup>(۱۲)</sup> عن معاوية لا حلم إلا

(۱) المسبب جريد الخيل المستقيمة إذا بقي عند الحرس لسان العرب ۵۹۹/۱  
(۲) غير الشيء بقي وغير أيضاً مضي والمقصود الأول - مختار الصحاح ۱۶۸  
(۳) في الأصل ألوا والضمي لم القصر

(۴) إسناده صحيح ، مع أني لم أجده علي بن حرب من تلاميذ محمد بن بشر ولا  
محمد بن بشر من شيوخ علي بن حرب ولكن احتمال التقاطع وارد لأن محمد بن  
بشر توفي سنة ثلاث ومئتين وعلي بن حرب توفي سنة ۲۶۵ ، وبه التماس وتجاوز سنة  
كما في تهذيب التهذيب ۲۹۶/۷ ، ۷۱/۹

(۵) أبو البخري ذكره الثري فبن روى عن حماد بن أسامة ۳۲۲/۱ ، وقال ابن أبي  
حاتم البخري أبو البخري بعلادي . سمعت منه مع أبي ، وهو صدوق ، الجرح  
والتمليل ۱۶۲/۵

(۶) حماد بن أسامة مشهور بكتبه

(۷) حماد بن راشد

(۹) إسناده صحيح قال ابن تيمية : وافق العلماء على أن معاوية أفضل ملوك هذه الأمة  
من الأربعة قبله كانوا خلفاء سوء وهو أول الملوك ، كان ملكه ملك ورحمة ،  
الفتاوى ۱۷۹/۴

(۱۰) ابن أبي شيبة

(۱۱) ابن خزيمة بن الربيع بن الحوام الأسدي ، ثقة عليه وسادس

(۱۲) عروة بن الربيع بن الحوام ، ثقة عليه مشهور

السُّنَنُ

لأبي بكر أحمد بن محمد  
ابن هرون بن زييد بن الأول

سنة ۵۳۱

دعاگو

راضة وحمد

الكتبة عينية الزهري

نعمان عطاري

دار الرشيد

للنشر والتوزيع



# مجدد الف ثانی

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں کہ عمر بن عبد العزیز؟

نقل کرتے ہیں

تو فرمایا نبی پاک ﷺ کی معیت میں جو امیر

معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہونے والی گرد بھی کٹنی مرتبہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے

جلد اول

187

اردو ترجمہ کتابات جلد اول حصہ دوم

## مکتوب نمبر (۶۶)

یہ مکتوب بھی خان اعظم کی طرف صادر فرمایا۔

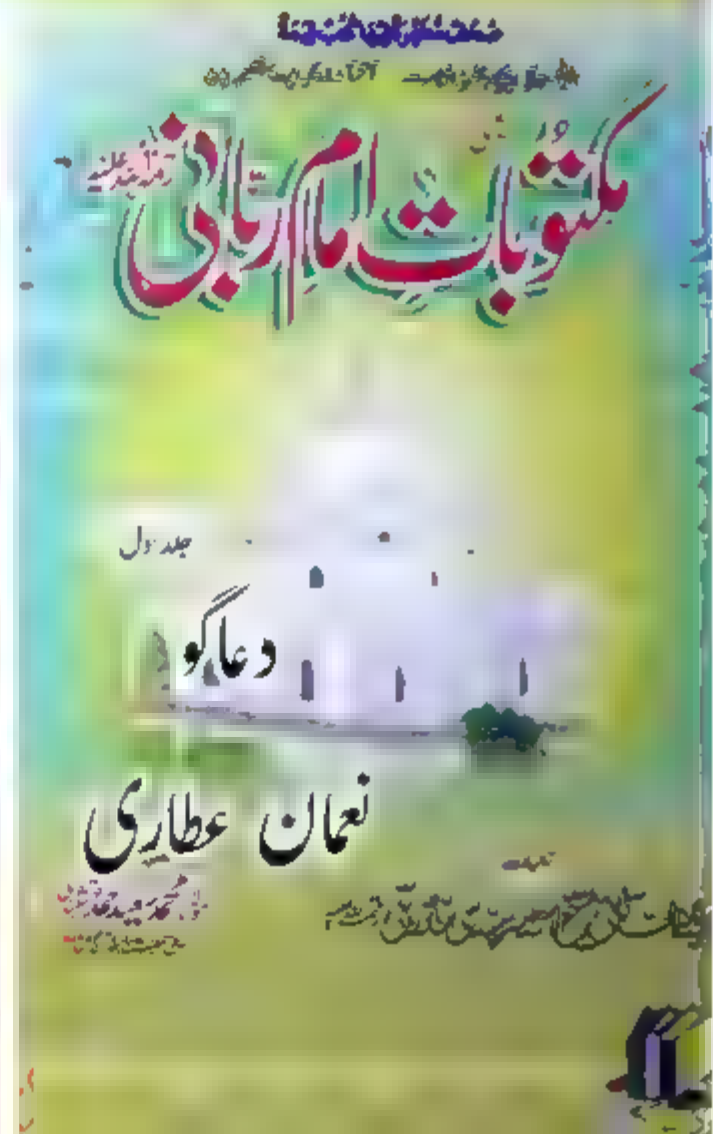
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی مدح و ثنا اور اس طریقہ صحابہ کرام ان کے صاحب اور ان پر صلوة و سلام کے ساتھ مناسبت اور صحابہ کرام کی باقی تمام دوسروں پر افضلیت کے بیان ہیں اگرچہ پلوئس قرنی یا عمر بن عبد العزیز مردانی ہی کیوں نہ ہو۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ

حضرت خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ سزاہم کا طریقہ نہایت کے ابتدائے میں اندراج پر مبنی ہے۔ یہ طریقہ بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں (صحابہ کرام) کو حضور سرور عالم و علیہم الصلوٰت والسلام کی پہلی ہی صحبت میں وہ کچھ سیرا گیا کہ لایا امت کو نہایت اہلیہ میں جا کر اس کا کمال کا تھوڑا سا حصہ ہاتھ آتا ہے۔ لہذا وحشی رحمۃ اللہ علیہ قائل حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہی مرتبہ ابتدائے اسلام میں صحبت سید اولین و آخرین علیہ علی آلہ الصلوٰت والسلام کی کاشف نصیب ہوا۔ پلوئس قرنی سے جو خیر الہی میں سے افضل قرار پایا اور وحشی کو حضور خیر البشر علیہ علی آلہ الصلوٰت والسلام کی اول صحبت میں جو کچھ سیرا پلوئس قرنی کو اپنی خصوصیات کے باوجود انتہاء میں میسر نہ ہوا۔ تو لازمی طور پر زمانوں میں بہترین زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔ کچھ غم نے دوسروں کو بھٹکا دیا ہے۔ لہذا ان کے دورے کی دوری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مبارک قدس سرہ سے سوال کیا: ”امیر معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبد العزیز؟“ تو آپ نے جواب دیا ”وہ مبارک جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہو لو کہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہو بہتر ہے تو ناچار ان حضرات کا سلسلہ سلسلہ الذہب قرار پایا اور اس طریقہ (نقشبندیہ) عالی کی افضلیت و بزرگی دوسرے تمام سلسلوں پر صحابہ کرام کے زمانے کی دوسروں کے زمانہ پر افضلیت کی طرح مضبوط دلائل سے ثابت ہو چکی ہے۔

وہ جماعت جسے آغاز ہی میں کمال فضل سے حصہ ملا کر دیا گیا ہو ان کے کلمات کی حقیقت پر دوسروں کا





حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تک بارہ خلیفہ ہونگے اسلام کو غلبہ رہے گا ان خلفاء میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں

غلبہ رہے گا ان خلفاء میں حضرت امیر معاویہ بھی شامل ہیں

Ataunnabi.com

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

شرح صحیح مسلم

(جلد خامس)

اقييه، لقطه، چهار، اماره

تعميم

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر:

فریدنگستان ۳۸ اردو بازار لاہور

نعمان عطری

شرح

404

كتاب الامارة

اہم امور و افکار و روایت کرتے ہیں۔

عن سفيانة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم يورث الله الملك من يشاء قال سعيد قال لي سفيانة اسك عليك ايا بكر منتهين وهي احدى عشر وعثمان اثنى عشر و علي كذا -

حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں  
 اللہ سے اللہ علیہ وسلم سے مل گیا تھا، نبوت میں سال  
 سب کے، پھر اللہ تعالیٰ میں کو چاہے گا کہ ملک ملک کے  
 حضرت سیدنا نے کہا حضرت ابو جبر کے دو سال شمار کرو  
 اے حضرت میرے دس سال، حضرت عثمان کے بارہ سال  
 اے حضرت علی کے اتنے سال، یعنی پانچ سال تو ماہ واحد  
 چھ ماہ حضرت حسن و علیہ السلام کی خلافت رہی۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔

[illegible]

بار خفا کی تفصیل اور تیسریں

اوم ام اس دیگر اور پچھلے نے اسانید میرے اس سرخ اگر رعایت کیا ہے کہ حسب  
 ایک بار غیظہ ہوں گے اس وقت تک اسلام کو غلبہ ہے گا، بارہ مغلطوے  
 کو سے غلطوہوں اس کی تفصیل اور تیسریں میں مغلطوہوں کو غلبہ ہے گا، بارہ مغلطوے

ان بارے مفاد سے وہ عقائد مل رہے ہیں کہ جو عقائد امت میں اس قدر گہرے اور کثرت حاصل ہوئی ہیں کہ ان عقائد سے  
مستحق ہے اور امتیاع سے یہ وہ کہ ان کو کثرت حاصل ہو اور ان کی حکومت تسلیم کی جائے اور یہ عقائد ہر ایک

[illegible]

وہیں تیار ہیں اور ملک کے ہمارے ان لوگوں کی طرح کوئی شریعتی "اس کے ساتھ جو کہ اس کے لئے ایک  
مظاہر ہو گیا، وہ دین پر یہ ہے کہ کسی ایک غیب پر ج تک پوری ملت مستحق نہیں ہو گی کہ ہم اس کے آواز  
کا کون سے فتنے شروع کر گئے تھے اور اس میں ہی جہادوں کے خلاف مردانہ لڑنے کے بعد حاصل کیا تھا حتیٰ کہ علامت  
کھوت نام آتی رہا تھا جبکہ بچے مشرق، مغرب شمال جنوب ہر طرف مسلمانوں کا قبیح تھا اور نصیحتی پہلا دست  
کے جس کی فکر کا کافی حس ہو سکتا تھا۔ صوبہ مگر خطبات میں ایک ہی خیر کا کام نہ پا تا تھا۔

منہرہ، امام ابوہریرہؓ اور علیؓ بن ابی طالبؓ کی شہادت متوفی ۲۷ھ، منہرہ، واقعہ ۲۷ھ میں ۲۸ھ، مطہر بن ابیہرہؓ کی شہادت متوفی ۱۲۰۵ھ

۱۱۰۔ میر تقی میر کی منتخب شاعری، ۱۹۶۹ء، جامعہ اسلامیہ، لاہور۔

کتاب: دہم احمدی جلی نمبر ۲۴۱، درمستند امرج م ۲۵-۶۵ ص ۱۶۶-۱۶۷، ۱۹۳۱ء۔ مطبوعہ دار الفکر بیروت

چاپخانه



امام حسنؑ لہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ حضرت معاویہؓ اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو برا بھلا کہتے

صحیح  
سند

ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا

ان پر لعنت کرنے والے اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں

كتب إلي أبو عبد الله محمد بن أحمد بن إبراهيم، أنا محمد بن أحمد السعدي، أنا  
عبد الله بن محمد العكبري قال: قرىء على أبي القاسم البغوي، نا شيان، نا أبو هلال، نا  
قتادة، عن الحسن قال:

قلت: يا أبا سعيد، إنا نأسى يشهدون على معاوية وذويه أنهم في النار، فقال: لعنهم  
الله، وما يدريهم أنهم في النار؟

أثباتاً<sup>(١)</sup> أبو طاهر الحافظ، أنا جعفر بن أحمد القاري، أنا أبو عبد الله الحسين بن  
عمر بن محمد بن أحمد العلاف المقرئ، أنا أبو حفص عمر بن أحمد بن عثمان بن شاهين  
المروزي، نا الحسين بن أحمد بن بسطام، عن محمد بن عبد الله بن أبي الشوارب، نا بشر  
ابن الفضل، عن أبي الأشهب قال:

قيل لمحسن: يا أبا سعيد، إن ها هنا قوماً يشتمون، أو يلعنون معاوية وابن الزبير،  
فقال: على أولئك الذين يلعنون لعنة الله<sup>(٢)</sup>.

أثباتاً أبو محمد عبد الجبار بن محمد بن أحمد المقيہ.

ح وحدثنا أبو الحسن علي بن سليمان المرادي عنه قال: أثباتاً أبو بكر أحمد بن

(٢) كتب بعدها في ١٢١: إلى.

(١) كتب فوقها في ١٢١: ملحق.

تاریخ  
ملک شہزاد مشوق علی

وذكر فضلها وتسميتها من صاحبها من الأماثل أو أمثال  
بنوا هاشم رارديها وأهلها

تصنيفه

الإمام العالم الحافظ أبو القاسم علي بن الحسن  
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بأبي عبد الله

٤٩٩ هـ ٥٧١ هـ

تأليفه وتصنيفه

نسخة المخطوط في مكتبة دار الحديث (مصر)

دعاء  
وذكره التاسع والاحد عشر  
مخطوط - مقيس

لعمركم  
والتاريخ

# امام حسن فرماتے ہیں میری رائے یہ ہے کہ تم معاویہ پر جمع ہو جاؤ

رضی اللہ عنہ

﴿مَنْ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ مَخْرَجًا فَهُوَ كَالْخَيْلِ مَرْبُوعَةٍ﴾ (مسند احمد ۱۰/۲۰۵) کتاب النہج ص ۱۰۰

(۱۷۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ بِإِذْنِهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ قُرَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَجِسِّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَجِيٌّ اللَّهُ عَنْهُمَا مَتَى إِلَى خِيَمِهِ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَى مَرَّةٍ يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا عَلَى سَبِيلِ اللَّهِ يُضِلُّونَ بِهِ بَيْنَ فَتَنِ بْنِ الْمُسَوِّبِ

لَا سُلَيْمَانَ قَوْلُهُ فَتَنِ بْنِ الْمُسَوِّبِ يَعْنِي جَعْلًا

رَوَاهُ الْكُفَّارِيُّ فِي الْمَصْرِحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ (مسند)

(۱۷۸۰) ابوبکر کہتے ہیں میں نے یہ لکھا کہ ایک اور حسن آپ کے پہلو میں ہے۔ یہی آپ لوگوں کی طرف اور بھی حسن کی طرف دیکھتے اور فرما رہے تھے یہ میرا بیٹا سرور ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں وہ مسلمانوں کی بڑی باتوں میں صلح کر دے۔ (۱۷۸۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَطَّانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ تَحْوِ عَوْدِي سُلَيْمَانَ وَكَذَلِكَ قَالَ الْحَسَنُ فَلَمَّا بَعَثَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَجِيٌّ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا أَفْرَقَ بَيْنَ سَيِّدَيْهِ مَحَبَّتَهُ مِنْ قَبْلِ (۱۷۸۱) تَقْدِيمٌ

(۱۷۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَطَّانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ تَحْوِ عَوْدِي سُلَيْمَانَ وَكَذَلِكَ قَالَ الْحَسَنُ فَلَمَّا بَعَثَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَجِيٌّ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا أَفْرَقَ بَيْنَ سَيِّدَيْهِ مَحَبَّتَهُ مِنْ قَبْلِ

لَا مَعْنَى حَارِثِ بْنِ خَالِدٍ الْمَعْرُوفِ وَالْمَشْرُوقِ (مسند)

(۱۷۸۱) میں نے بھی لکھا ہے کہ تم شرق و مغرب کے دو مسلمانوں میں اب غصہ و دشمنی کا دعائیہ دور ہے اور میرے ہمال کے علاوہ میری رائے یہ ہے کہ تم معاویہ پر جمع ہو جاؤ ﴿وَلَا تُدْرِكُ الْيَوْمَ حَتَّى تَكُونَ لَكُمْ وَفَاءً إِلَى جِئْتُمْ﴾ (ابن ۱۱۱)

(۱۷۸۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَطَّانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ تَحْوِ عَوْدِي سُلَيْمَانَ وَكَذَلِكَ قَالَ الْحَسَنُ فَلَمَّا بَعَثَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَجِيٌّ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا أَفْرَقَ بَيْنَ سَيِّدَيْهِ مَحَبَّتَهُ مِنْ قَبْلِ

(ج) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ تَحْوِ عَوْدِي سُلَيْمَانَ وَكَذَلِكَ قَالَ الْحَسَنُ فَلَمَّا بَعَثَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَجِيٌّ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا أَفْرَقَ بَيْنَ سَيِّدَيْهِ مَحَبَّتَهُ مِنْ قَبْلِ



نہج الحسن عطار

# امیر معاویہ بہت گہرے آدمی ہیں۔ آپ کی حاضر جوابی نہایت پاکیزہ ہے آپ پر حلم اور بردباری غالب ہے

خلافت راشدہ + حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

۳۷۴

تاریخ طبری جلد سوم

ابن کوفہ سے نقل

سید ابی بکر اور عثمان رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ جب ابن کوفہ امیر معاویہ سے ملے تو آپ نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے اور میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے اور میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے اور میں نے آپ کو دیکھا ہے۔

مصیبت کی خدمت

فہمیں صرف اس وقت کا معاملہ ہے۔ بعد ازاں وہ مقتول اور مجروح لشکریوں کے معامد میں آئے اور ان کے گھر میں مقتولین کے رشتہ داروں سے ملے اور ان سے ان کے قتل کی خبر لی۔ ان کے قتل کی خبر لی۔ ان کے قتل کی خبر لی۔ ان کے قتل کی خبر لی۔ ان کے قتل کی خبر لی۔

نصیحت کا اثر

چنانچہ اس کے بعد امیر معاویہ نے اپنے گھر میں شریف ہوتے ہیں اور جماعت کے مطالبات میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ بعد ازاں امیر معاویہ نے اپنے گھر میں شریف ہوتے ہیں اور جماعت کے مطالبات میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ بعد ازاں امیر معاویہ نے اپنے گھر میں شریف ہوتے ہیں اور جماعت کے مطالبات میں بھی شریک ہوتے ہیں۔

قرآن سے اسے دور حالت کے حالات پیش کرتے رہے۔ قرآن میں چاہے ہوا کہ اس میں یہ معلوم ہوتا چاہیے کہ قرآن میں اس کی حالتی انگریز کے ساتھ ہو گئے تو انہیں خوش نصیب ہو گئے اور ان کی حالت اور قرآن سے اس کی حالت کو چھوڑ دیا تو انہیں یہ نصیب رہا کہ وہ لوگ ان کی حالت کی بدلتی حالت میں پہنچا سکے۔

اس پر ان لوگوں نے اس کی تعریف کی اور اس نے جوفی دعا کی۔ پھر امیر معاویہ نے ان کے پاس

آئے اس کو ان میں کسی قسم کا آدمی ہوں؟ وہ بولا

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعریف

آپ بہت گہرے آدمی ہیں۔ آپ کی طاقت و فاضل بہت وسیع ہے۔ آپ کی حاضر جوابی نہایت پاکیزہ ہے آپ پر حلم اور بردباری غالب ہے جو اسلام کا ایک بہت بزرگ ہے۔ آپ نے غزوہ تبوک میں رسول کی حفاظت کی ہے۔

اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا

”تم مجھے لطف شہروں کا حال بتاؤ کیونکہ (مجھے) تم اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ عقلمند معلوم ہوتے ہو۔“

فتنہ شہروں کا حال

وہ بولا

”میں شہروں سے میں نے غزوہ تبوک کی اور انہوں نے مجھ سے غزوہ تبوک کی وہ مجھے نہیں پہچان سکے مگر میں ان سب کو پہچان گیا ہوں۔“

## تاریخ طبری

جلد سوم

خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر حنیفہ چہارم حضرت علیؓ تک

تصنیف

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر طبری



دعا گو

نعمان عطاری



رضی اللہ تعالیٰ عنہ

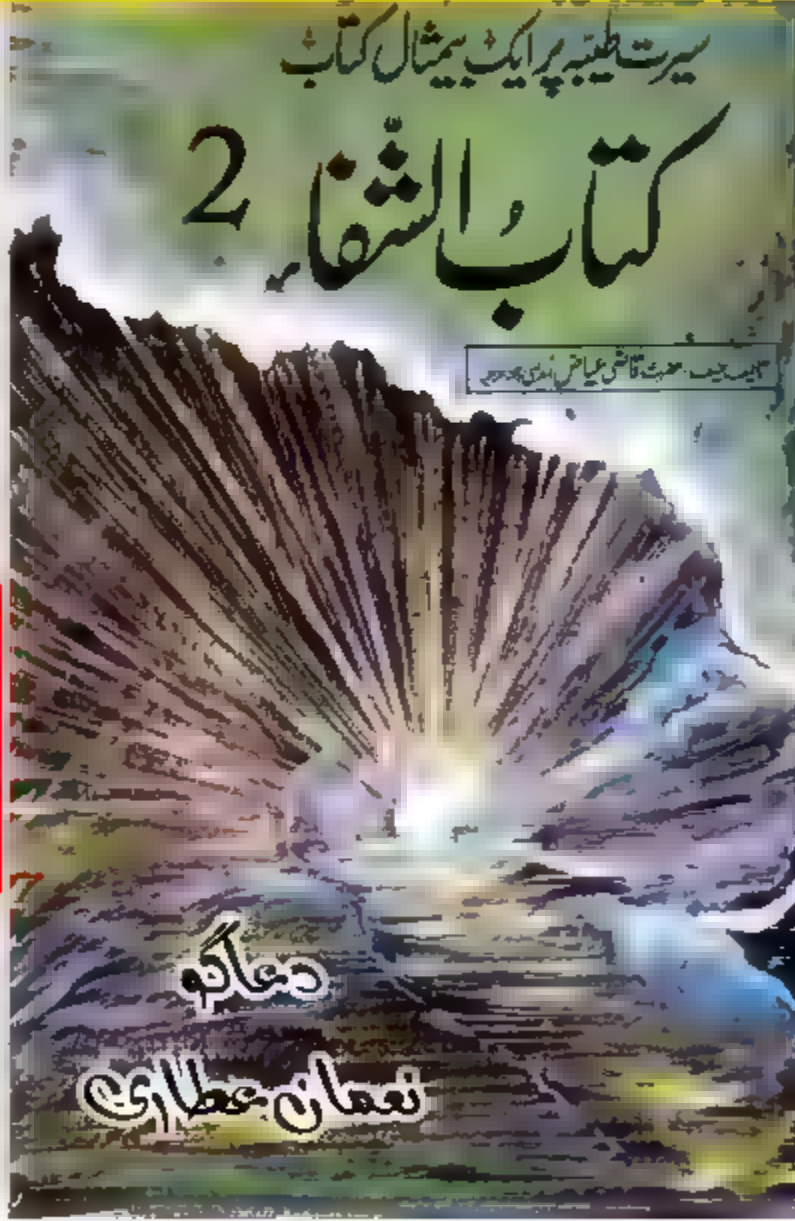
# امیر معاویہ کا جریب صادق

کابن بن ربیعہ حضور ﷺ کے مشابہ تھے ایک دن وہ امیر معاویہ کے پاس آئے تو آپ استقبال کے لئے کھڑے ہوئے اور ساتھ ان کی پیشانی پر ہوسہ دیا اور حضور ﷺ کی مشابہت کی وجہ سے مرثب کا علاقہ انہیں دے دیا۔

سیرت طیبہ پر ایک بیشال کتاب

## کتاب الشفاء 2

میر سید محمد قاضی عیاض ندوی مدظلہ



اپنے اقرار میں اپنی مسند پر لا کر بٹھا اور خود ان کے سامنے بیٹھے اور ان سے آمک درجہ مبارکات کی ان کی تمام ضروریات کو پورا کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خود بخوبی سے محبت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے درجہ مبارکات میں پہلے بیٹے عبداللہ بن عمر کا مدظلہ تین ہزار اور حضرت امیر کا تین ہزار پانچ سو تھوڑا فرق اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد کا رستہ عرض کیا کہ انہوں نے کسی جنگ میں مجھ پر شکست نہیں کی ہے لہذا ان کے دل میں نزاع کی وجہ سے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درجہ مبارکات کے والد کا رنگہ بھی میری زیادہ منزلت حاصل تھی اور حضور علیہ السلام کو تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھے اور اسی طرح اسامہ بھی تم سے زیادہ محبوب بھی تھے یہی وجہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب اور اشارہ اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے کر دیا۔

### امیر معاویہ کا جریب صادق

کابن بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بات معلوم ہوئی تھی ایک مرتبہ جناب کابن بن ربیعہ کے پاس تشریف لائے تو امیر معاویہ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے ان کے بعد کر ان کا استقبال کیا اور ان کو اپنی مسند پر مار کر بٹھا ان کی پیشانی کو ہوسہ دیا اور حضور علیہ السلام کی مشابہت کی وجہ سے مرثب کا علاقہ انہیں دے دیا۔

### درجات نبوی کی وجہ ضرورت و منزلت

عباسی حکم معمر بن یحییٰ ان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بہت مائل ہیں وہ آپ کو کھڑے سے چوں وقت سے مانگتے ہیں جو نہایت حق اس کی وجہ سے ان کا بوجھ اور کام کیا لیکن شریعت کے حکام کے مطابق بغیر منزل کے ان کا اقد الہ کا اقد ہے اقد میں یہاں کا یہ نقل ہے اور اللہ کے نزدیک منزلت کے لئے مشعل روئے ملائکہ و ملائکہ اللہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے استقبال کرنے سے رستہ واضح ہو گئی کہ ان کو یہ فکھڑے ہو کر استقبال کرنے میں کوئی شرمی قیامت نہیں ہو گا ان معاویہ سے اس کا قبول خارج عقل و فکر نہ تھا۔ مترجم

معاویہ

نعمان عطاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# صحیح بخاری شریف

علامہ الشریف  
محمد ناصر الدین ناصر فیضی

جلد اول

نومبر 2016

آر۔ آر پرنٹرز  
لاہور

دعا گو

1100/-

نعمان عطاری  
چرچدی نظام رسول - میاں جواد رسول  
میاں شہزاد رسول  
روپے

ہار اول  
پرنٹرز  
سرحدی  
تعداد  
ناشر  
قیمت

مکتبہ کبیر

Ph: 041-3254111

0321-4145484

Ph: 042-37239281 Fax: 042-37239200

# سیدنا عمر فاروق فرماتے ہیں میرے بعد اختلاف سے بچنا اگر پھر بھی تم نے اتحاد توڑ لیا تو سیدنا معاویہ کے پاس چلے جانا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یوں کوں کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اتباع پر ابھار کرتے تھے اور ترفیب دلاتے کہ جب لوگوں میں اختلافات اور فرقت واقع ہو تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام کی طرف ہجرت کرنا۔  
ابن ابی الدنیائے اپنی سند کے ساتھ روایت بیان کی ہے کہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

میرے بعد اختلاف اور اپنا اتحاد توڑنے سے بچنا اگر پھر بھی تم نے اتحاد توڑ دیا تو یاد رکھو معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں ہوں گے (ان کے پاس چلے جانا) کیونکہ اگر تم ایک دوسرے کی رائے پر ہی کاربند رہے تو اس فتنہ پر غلبہ کیسے پاؤ گے۔  
(ترمذی مصنف علیہ الرحمہ رضی اللہ عنہ ج 2 ص 587، 126)

مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

میرے پاس "الاصابة" کا جملہ موجود ہے اس میں اسی طرح ہی لکھا ہوا تھا۔

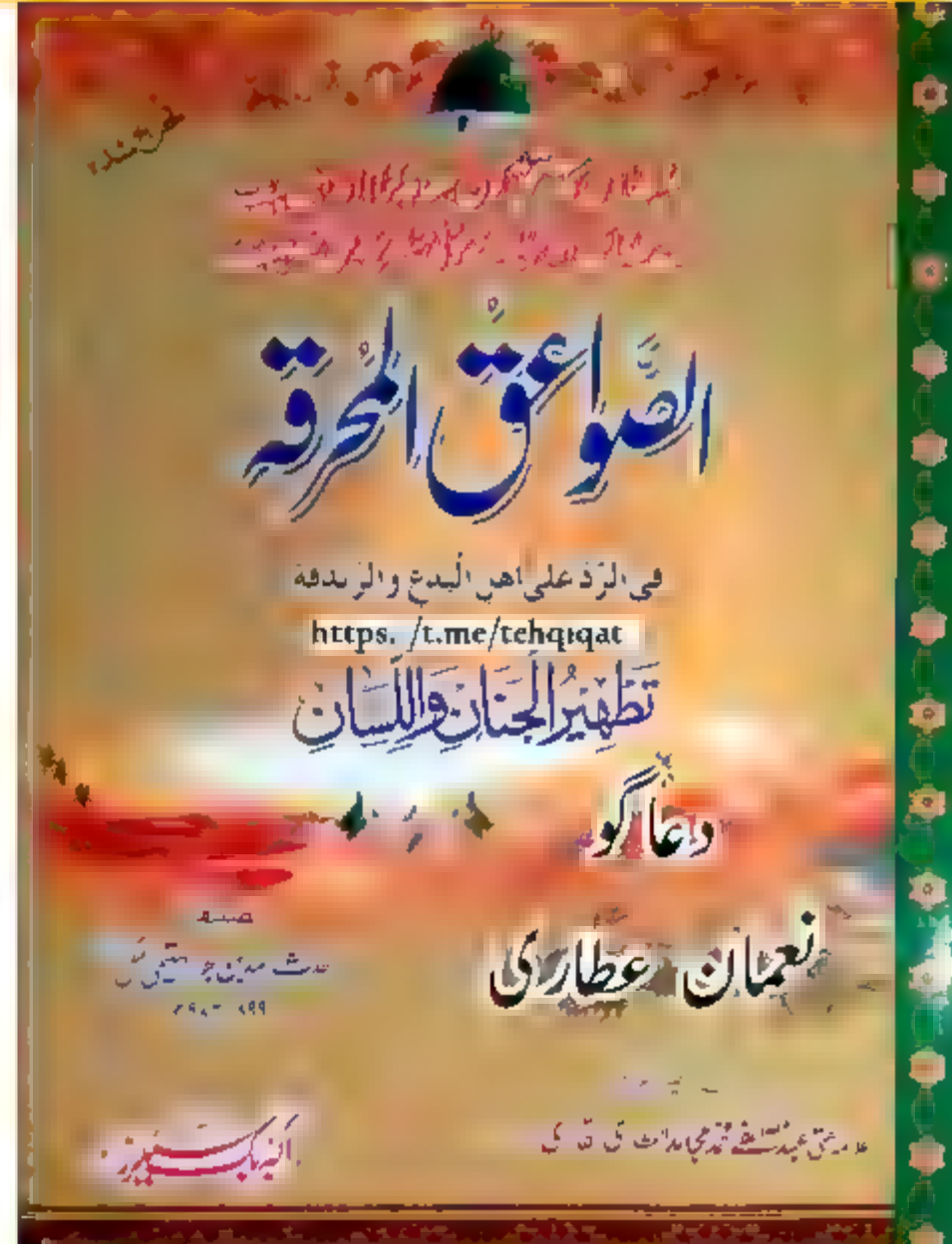
روایت پر بحث!

ظاہر ہے کہ نقطہ "کیف" اس روایت میں ایسے فعل محذوف کا معمول ہے جس پر ساقی کلام دلالت کر رہا ہے اور "ہبذھا" کی "ھا" ضمیر "فقولہ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اب اس محوی بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے اس روایت کا معنی یوں ہے گا کہ

for more books click on the link  
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تَظْهِيرُ الْجَنَانِ وَاللِّسَانِ ۷۶۱ شان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بات پر ابھار کرتے تھے کہ جب خلفائے راشدین کی وفات کے بعد ایک ایسا فتنہ آئے گا جس سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جدا جدا جائیں گے تو تم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ہجرت کرنا اور ان کا مکتبہ رائے اور حسن تدبیر کا روح سے اس فتنہ کو معالمانہ کر سکو گے۔





# فتاویٰ بریلی شریف میں ہے جو پیر حضرت امیر معاویہ

کو معاذ اللہ برا کہے وہ خود کافر و جہنمی ہے

ص 273

۲۷۳

لکھے ہیں اس کی بجائے کہ نہ نہیں کے اور وہ اپنی من مانی مرادوں میں ہمیشہ ہیں گئے انہیں تم میں نہ  
ڈالیں بڑی گھبراہٹ فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا  
تم سے وعدہ تھا سچا اسلامی دل اپنے رب عزوجل کا یہ ارشاد عام بن کر کبھی کسی صحابہ پر نہ سونے ظن کر  
سکتا ہے نہ ان کے اہل ان کی تفتیش۔

مذکورہ باتوں سے صاف ہو گیا کہ سب صحابی جنتی ہیں جو کسی صحابہ کو کافر کہے وہ جنتی کو کافر  
کہتا ہے اور جواباً حنفیہ دہکے خارج از ایمان ہے اور صحابہ کو کافر بنا کر خود جہنمی بناتا ہے حضرت امیر  
معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی رسول ہیں اور صحابی رسول کے بابت اللہ کافر مان کر رائے ادا

یہ پیر حضرت امیر معاویہ کو کافر کہہ کر خود کافر اور جہنمی بنا اور حدیث شریف میں ہے بخاری  
شریف، مسلم شریف، احمد اور ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا  
خمس الناس قومی یعنی میری صدی کے لوگ (صحابہ) سب سے بہتر ہیں اور ترمذی شریف میں  
ہے۔ لا تمس النار مسلما راسی او راسی من راسی رواہ عن جابر یعنی آگ (جہنم) اس  
مسلم کو نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا میرے دیکھنے والے (صحابہ) کو دیکھا اور صحابہ کرام کو

جو گالی دے اس پر اللہ و رسول ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت برکتی ہے حدیث شریف میں ہے جس  
سب اصحابی لعنة الله والملائكة والناس اجمعين اور دوسری حدیث شریف میں  
ہے۔ ان الله المختارني والمختارني اصحابا فجعل لي منهم وزراء والنصارا واصهارا  
فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا  
عدلا رواہ الطبرانی والحاكم یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے صحابہ کو چن لیا اور  
میرے لئے اس ہی میں سے وزیر اور اصحاب اور سرکاری رشتہ دار بنائے تو جو شخص ان کو گالی دے اس  
پر اللہ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے اور اللہ اس کا نہ قتل قبول فرماتا ہے نہ فرس اس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَسْئَرَةُ اللَّهِ بِهَيْئَةٍ لَا يَفْقَهُمْ فِي الدِّينِ  
مَنْجُوعٌ

## فتاویٰ بریلی شریف



دعا گو

نعمان عطار کی

مکتبہ نعیم زئی خان پور  
مکتبہ نعیم زئی خان پور  
مکتبہ نعیم زئی خان پور

قبیصہ بن حبار فرماتے ہیں کہ میں امیر معاویہ کی محبت میں رہا ہوں میں نے آپ سے زیادہ حلیم عقیل اور ذی فہم کسی اور شخص کو نہیں پایا۔

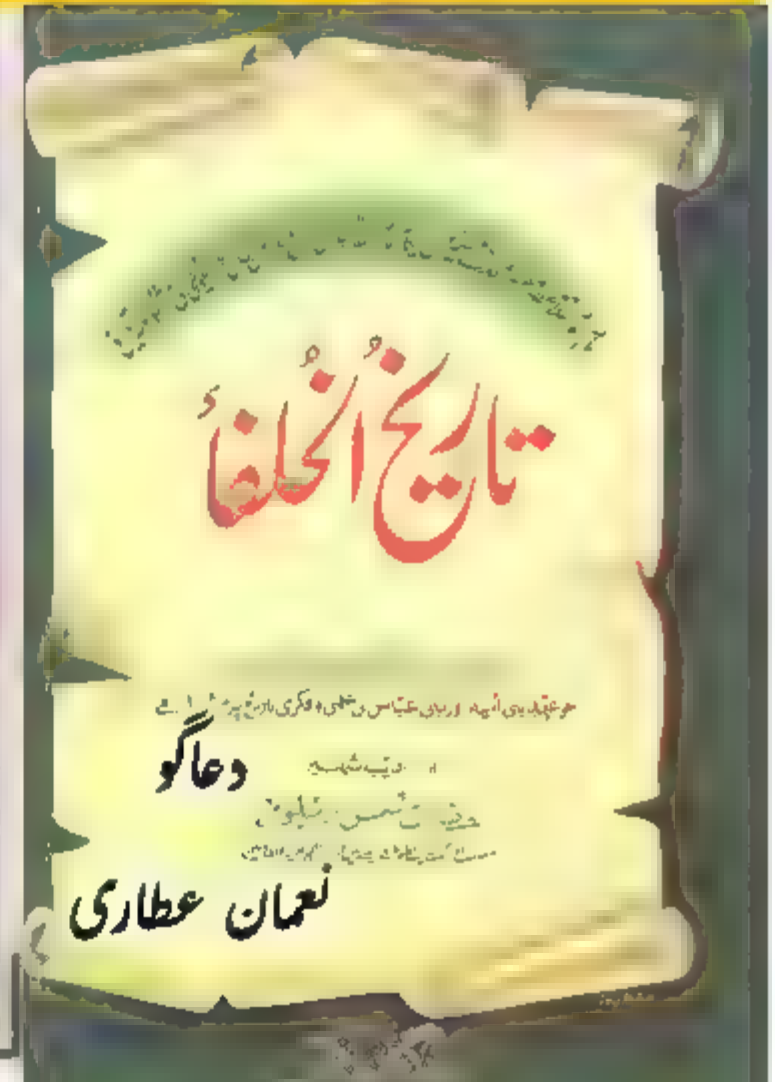
حضرت امیر معاویہ کا تھل :-

آپ کا تھل ضرب المثل تھا چنانچہ ابن ابی الدنیا اور ابو بکر بن ابی حاتم نے آپ کے علم پر ایک کتب تک لکھی ہے: 'ابن عون کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ معاویہ تم سے بڑے ہو بلکہ وہ نہ ہم خود تمہیں سیدھا کر دیں گے آپ نے فرمایا تم مجھے کس چیز سے سیدھا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: 'فہم'۔ آپ نے فرمایا: 'اچھا تو اس وقت میں سیدھا ہوا ہوں'۔

قبیصہ بن حبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی محبت میں رہتا رہا ہوں۔ میں نے آپ سے زیادہ حلیم، عقیل اور ذی فہم کسی اور شخص کو نہیں پایا، آپ جہلوں سے دیر آہستہ اور بڑے ہاتھ سے تھے۔

جنگ میں شرکت اور امارت :-

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کی جانب لشکر روانہ فرمایا تو حضرت معاویہ بھی اپنے بھائی یزید ابن ابی سفیان کے ہمراہ ملک شام چلے گئے تھے اور وہیں مقیم رہے جب یزید ابن ابی سفیان کا انتقال ہو گیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان



حضرت سیدنا ابوقاصؑ فرماتے ہیں میں نے سیدنا عثمانؓ حسن کے بعد سیدنا معاویہؓ سے بڑھ کر کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا

ج واشتباہا أبو طاهر الاصبہانی، انا نصر بن احمد بن البطر، قال انا أبو الحسن محمد بن أحمد بن زرقون<sup>(۴۸)</sup>، انا علي بن محمد بن أحمد المصري، نا بكر بن سهل نا عبد الله بن يوسف، نا لث<sup>(۴۹)</sup> نا مكبر عن مرو<sup>(۵۰)</sup> بن سعيد

(١) من طريق في البداية والنهاية ١٤٦ / ٨

(۱۲) اگرچہ حنیفہ پر عطا شدہ حصہ ۶۰ روٹ لاکھری،

(۳) تاریخ جمعہ ۲۸/۸

(۱۱) رد فی تاریخ نظری ۱۶۱/۶ حج بالناس مہ وحیدی و حسن پرید ہں معارفہ وقال بعضهم حج پرید مہ  
حسین، وقال بعضهم الآخر حج معارفہ

(a) في ٢٠١٦، ٢٠١٧

(٦) من طريقه في البداية والنهاية ٨، ١٢٦ وسير الأعلام ٣/ ١٤٠، وتاريخ الإسلام ص ٣١٣

(٧) مدد کے لیے فراہم کردہ امدادیں و التعمید و التعمید کے لیے

4 月 4 日

معاویہ بن جعفر ابی سفیان بن حرب

أنت مسلم بر آبي لافاخر قدا      در ربّ آخدا بعد عساف نفسی بحو در صداحت همد

الباب - بصي مغايرة -

أخبرنا أبو بكر الصوفي، عن أبي عمرو بن مده، أن أبا محمد بن يوسف، قال: سمعت  
أبا أبي الدنيا، قال: أبو بكر التميمي، والحسين بن يحيى، قالا: يا عبد الرزاق<sup>(١)</sup>، إن معمر  
عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن، عن الصوري، عن معمر

أنه ورد على معاوية، فلما حدث عليه - حسب ما قال - سلمت عليه - فقال ما فعل  
طعنت علي، لأنك يا سورة قال قلت أرفض من هده وأحسن فيما قدما له، قال  
لكنني بددت بعتك، قال فلم أوع سنا أعيه عليه ولا أخبرته به، فقال - لا تبرا من  
الذئب، هه نك من ذئب مخاف أن نهلكك إني لم يعمرها الله لك؟ قال قلت نعم،  
بعمي قال - لما يجعلك أخق بأن ترجو المعرفة متي، فوالله لما إني من الصلاح<sup>(٢٢)</sup> يا السور،  
وفامه الحفود، والجهاد في سبيل الله، والأمور اعظام التي حصيها والي لا حصيها أكثر  
من ناني، وإني لعلي دين يقبل الله فيه الحسنات ويعفو عن السيئات، والله على ذلك ما كتب  
لاختر بين الله وغيره إلا اخترت الله علي ما سواد، قال طعنت حين<sup>(٢٣)</sup> قال لي ما قال،

تکالیف  
میلین بر دوش مشق

وذكر فضائلها وتعمية من عاصم عن الأعمش أو أختار

بنواحيها حتى واردتها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن

ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بأبي عمار

1971-1979

دَلَالَةُ وَتَحْقِيقُ

محبت الیقین (بے شک و محرومہ غارتگری) (محمود)

الحكمة السابعة والحبس

معالي - مفتي

معالي - مفتي  
نعمان عطاري

## הארכיון

**الطبيات والفنون والعلوم الإنسانية**



حضرت امیر معاویہ <sup>رضی اللہ عنہ</sup> نے ایک وتر پڑھا تو لوگوں نے اس عمل کو ناپسند کیا جب یہ سوال ابن عباس <sup>رضی اللہ عنہما</sup> سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا معاویہ نے سنت پر عمل کیا ہے

(۶۸۷۷) حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَهُ بِرَكْعَةٍ ، فَأَبْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَسَبَّ ابْنُ عَبَّاسٍ ۖ فَقَالَ : أَصَابَ السُّنَّةَ

(۶۸۷۷) حضرت عطاءؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے ایک رکعت وتر پڑھے تو لوگوں نے ان کے اس عمل کو ناپسند کیا۔  
بارے میں حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے سنت پر عمل کیا۔

(۶۸۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَرُونَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، وَحَدِيثَهُ

ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۲) ۵۱۳ کتاب الصلوة

بْنِ عَقْبَةَ ، ثُمَّ خَرَجَا لَتَقَاوَمَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَا رَمَعَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَكْعَةً

حضرت ابن سیرینؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت حدیفہؓ نے ولید بن عقبہؓ کے پاس رات کو گفتگو میں بائیں کرتے ہوئے باہر آئے، جب صبح ہوئی تو ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت ادا کی۔

لَمَّا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَوْبِرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، أَوْتَرَهُ بِرَكْعَةٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، إِنْ نُسِتَ .

حضرت جریر بن حازمؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاءؓ سے سوال کیا کہ کیا میں ایک رکعت وتر پڑھ سکتا ہوں؟  
مایا کہ ہاں اگر تم چاہو۔



# امام محمد بن شہاب زہری کا فرمان

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں  
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے سالہا سال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی سیرت پر عمل یوں کیا کہ اس  
میں ذرا برابر بھی کوتاہی نہیں کی  
دعا  
لعمان عطار  
(السنة لابى بكر بن خلال 683 وسند صحيح)

1

سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنا

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اتنا بڑا جرم ہے جتنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق کو

برا کہنا ہے

(صواعق محرقہ ص ۱۰۲) 2

حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسلامی حکومت کے بہت بڑے سردار تھے

(صواعق محرقہ ص ۱۰۵)

دعا گو

نعمان عطاری



# بشارت فتح شام بزبان خیر الانام

حضور ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف

لے جا رہے تھے آپ ﷺ سے ملک شام کا ذکر کیا گیا صحابی

نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم ملک شام کیسے فتح کر سکتے

ہیں وہ تو روم میں ہے آپ ﷺ نے اپنا مبارک عصا حضرت سیدنا

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا اللہ عزوجل اس

(یعنی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کے ذریعے کافی ہوگا

(تاریخ ابن عساکر معاویہ بن ابی سفیان ج ۵۹ ص ۹۲)

میر اعلام النبلاء معاویہ بن ابی سفیان ج ۴ ص ۲۹۰)

دعاگو

نعمان عطاری

امام طہی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَعْمَیْن

امیر معاویہ اصحاب النبی کے لیے پردہ

ہیں جب کوئی آدمی پردہ اٹھاتا ہے تو

وہ پس پردہ چیز پر دلیر ہو جاتا ہے

(تاریخ دمشق ج ۵۹ ص ۲۰۹ صحیح)

معاویہ بن صخر اُمی سفیان بن حرب

سمعت عتی بن جعیل<sup>(۱)</sup> قال سمعت عبد الله بن الصوار يقول

معاوية عندما حجة، فمس رأياً، بنظر إلى معاوية شراً، اتهمناه على التورم. أصبى حتى أصحابنا محمد<sup>(۲)</sup>

قال. وأنا عبد الله، ما محمود بن أحمد بن الفرج، ما إشباعين بن عقرو العجلي، ما أصحابنا، عن سعد بن خالد

سواء رجل فقال ما غروب في شتم معاوية؟ فقال متى عهدك بشيعة فرعون. قال ما سطر بالي قال هرعون رلى بالش.

فقال أبو محمد عبد الجبار بن محمد، وسفناً ثم الحسن المرحي عنه، أنا أبو بكر البيهقي رجاء أنا أبو بكر بن الحارث لأصبهني، أنا أبو محمد بن حنبل

عبي الطوسي قال سمعت أبا سعيد الدارمي قال سمعت أبا مويه الحنفي يقول معاوية ستر لأصحاب النبي<sup>(۳)</sup>، فلما كشف الرجل السر جر عني ما وراء<sup>(۴)</sup>

لقدوة أبو الحسن علي بن أحمد بمالك، ما وأبو منصور محمد بن عبد الملك، أنا أبو بكر الحافظ<sup>(۵)</sup>، أنا محمد بن أحمد بن ورق البراء<sup>(۶)</sup>، ما أبو إسحاق إبراهيم بن محمد بن يحيى البستانوري، ما أبو عمرو أحمد بن محمد بن أحمد الحريري قراءة عليه ما عثمان بن سعد قال سمعت الربيع بن نافع يقول

معاوية بن أبي سفيان ستر أصحاب النبي<sup>(۷)</sup> فلما كشف الرجل السر جترأ علي ما

ور

فأشرفنا أبو القاسم بن الشرفندي، أنا أبو الحسن بن النضر، أنا أبو طاهر المحمدي

عبد الله بن محمد بن زياد بن زياد قال سمعت عبد الملك بن عبد الحميد بن عبد الحميد<sup>(۸)</sup> بن زياد بن مهران يقول قال أبي حماد بن حنبل ما به الحسن إلا ركب رجلاً يذبح أحداً من أصحاب رسول الله<sup>(۹)</sup> يسوء فأنهم على الإسلام

(۱) كذا رسمها بالأصل وهي مر حيد (۲) الدية واليه ۸ ۸ ۸ وما

(۳) مر طريق أبي يوه الأربع بن مامع الحليم. وإنه من قسم في الدية وطهيه ۸ ۸ ۸

(۴) روى أبو بكر الصديق في تاريخ حداد ۴ ۴ ۴

(۵) كذا بالأصل ودار وهي تاريخ حداد في ر

(۶) في تاريخ حداد في ر

(۷) ما جئت في الحديث كذا ۴ ۴ ۴

(۸) ما جئت في الحديث كذا ۴ ۴ ۴

(۹) ما جئت في الحديث كذا ۴ ۴ ۴

تحریر: خطاری

# حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے نبی کریم علیہ السلام کے بعد آپ سے زیادہ مشابہت رکھنے والی نماز پڑھنے والا یعنی امیر معاویہ سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا

س ۱۳۵ رجال ثقات

عمرو بن یحییٰ بن سعید الأموی عن جده ، قال : دخل معاویۃ علی عمر ، وعلیہ خُلَّةٌ خضراء . فنظر إلیہا الصحابة . قال : هربت إلیہ عمر القرة ، ۱ = ۱ . قال : لا إله الا امیر المؤمنین ، فیم قیم ؟ فلم یکنہ حتی ج 135 / 567 ما می قومك مثله ؟ قال : ما رأیت وما یلمی الا خیراً ، ولكنه رأیت ، وأشار بیده ، فاحیث ان أصبح من (۱)  
قال أحمد بن حنبل فبعت قیساریۃ من سبع عشرة وایمیرہ  
معاویۃ (۲)

وقال یزید بن قبیصة : فزا معاویۃ قبر من من عمن وعشرين (۳)  
وقال الزهری . لزع عثمان عمر بن سعد ، وجمع الشام لمعاویۃ  
وعن الزهری قال : سم یقرۃ معاویۃ بالسم حس اشفاق عثمان  
سعد بن عبد العزیز ، عن إسماعیل بن عیاد ، عن قیس بن الحارث ، عن الضبابی ، عن أبی الدرداء ، قال : ما رأیت أشبه صلاة یرسول الله ﷺ من أمیرکم هذا ، یعنی معاویۃ (۴)  
وکعب : عن الأعمش ، عن أبی صالح قال : کان الحسنی یحلو عثمان :

## سُبْحَانَ عِلْمِ النَّبَلَاءِ

تصیف

ارام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان بن عیسیٰ

القول

۱۳۷۵ - ۱۳۷۶

### المزۃ الثالث

شرف المصنف الکتاب وفتح المصنف

شعیب الارؤوط

حسن عبد الجبار

محمد رفیع بن قوسجی و سامع صاحبی

دعا گو

نعمان عطاری

مؤسسة الرسالة

(۱) ذکرہ ابن کثیر ۸ / ۱۶۵ ، ورد فی اخرہ . ما نسخ  
(۲) تاریخ صقل ، لابی روعہ ۱ / ۱۷۹  
(۳) المرجعہ لابی روعہ ۱ / ۱۸۱ فی تاریخ صقل ، من طریق الولید بن عبد ، عن الولید بن مسلم ، عن عثمان بن حسن بن علقم ، عن یزید بن صید  
(۴) رجال ثقات ، وقد لحق فی الطبع عبد ، لابی عبد ، والضبابی . وقد تصحیف فی الطبع لابی الضبابی ، : هو عبد الرحمن بن حسیۃ الرافعی أبو عبد الله کذا من کبار الطبیب ، قدم للنبی بعد موت النبی ﷺ بغسۃ لہم ، مات فی خلافة عبد الملك



فرمایا۔ اگر وہ تفرقے کی نیت سے نہیں کھاتی تو بستر ہے ورنہ وہ رافضی فتنے کی  
پیر و شار ہوگی۔ پھر فرمایا۔ ایک بزرگ تھا جو غزوات میں شرکت نہیں کھاتا تھا۔ کسی نے  
پوچھا کہ یہ بزرگ کس لیے ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اپنے والدین کی خدمت میں سے ایک کے  
میں سے مرنے والا ہے، اہل بیت سے اہل بیت کی خدمت میں سے ایک کے ہارے  
میں سے ایک کے ہارے، اہل بیت سے اہل بیت کی خدمت میں سے ایک کے ہارے  
حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں تھا، جبکہ انہیں حضرت امیر معاویہؓ کے دشمنوں میں  
شمار کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے ہارے میں سے ایک کے ہارے میں سے ایک کے ہارے  
ایک ایمان کامل نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہل جنت درجہ تینوں  
نے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔  
میرا اور زبیرؓ بیعت کے تھوڑے میں آئے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ پس اس  
کے علوم ہوا کہ کون سے بیعت کے تھوڑے میں آئے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ پس اس  
کے علوم ہوا کہ کون سے بیعت کے تھوڑے میں آئے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ پس اس  
حضرت علیؓ انہیں اس طرح اپنے ساتھ شریک برتہ ظاہر نہ کرتے۔

بعد ازاں فرمایا۔ جب اہل اسلام کے دونوں فرقوں میں جنگ چھڑ گئی تو علقمہ اور  
زبیرؓ نے امیر معاویہؓ کے ساتھ مل کر حضرت علیؓ کے خلاف لڑائی کی۔ حضرت علیؓ کے  
شکریوں میں سے ایک آدمی نے حضرت زبیرؓ کا سر کاٹ کر حضرت علیؓ کو پیش کیا۔  
آپؐ نے فرمایا۔ حد افروغ نہ کرنا، کیا میں تو اسے قطعاً وطن نہیں سمجھتا تھا۔  
بعد ازاں فرمایا۔ ایک مرتبہ امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت  
عمر فاروقؓ کے بارے میں آپؐ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا میں انہیں اپنا دوست سمجھتا  
ہوں اور خطبہ وقت تسلیم کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا آپؐ یہ باتیں تقیہ کے طور پر کرتے ہیں  
انہوں نے کہا اگر میں تقیہ کرتا تو سلطان وقت کو بھی نیک کہہ دیتا جو دین کا محافظ ہے۔

بعد ازاں امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا کہ حضرت علیؓ کے بارے میں  
حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں آپؐ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا میں انہیں اپنا دوست سمجھتا  
ہوں اور خطبہ وقت تسلیم کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا آپؐ یہ باتیں تقیہ کے طور پر کرتے ہیں  
انہوں نے کہا اگر میں تقیہ کرتا تو سلطان وقت کو بھی نیک کہہ دیتا جو دین کا محافظ ہے۔

مرآت العاقین

حضرت معاویہؓ

فرمان شہید خدا رقیؓ

حضرت

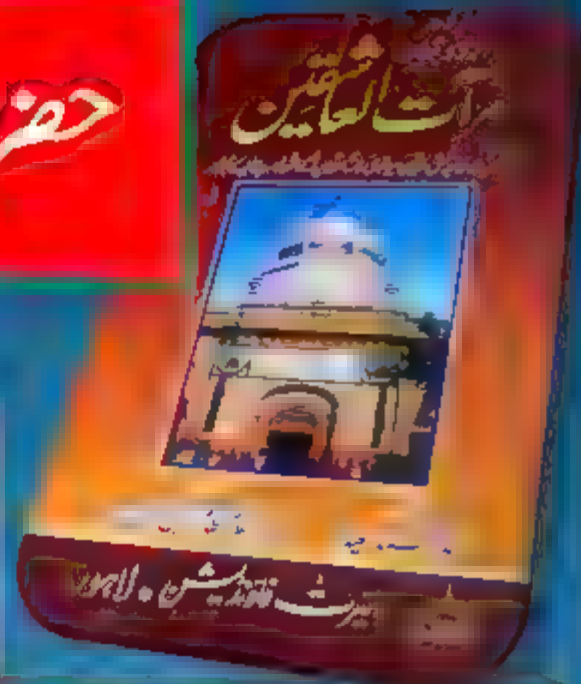
معاویہ رقیؓ کے  
لشکراری دشمن

نہیں

www.ikreraza.in

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے پیر  
صاحب کافرمان



فرمایا۔ اپنی اس سارنگی پر غلاف چڑھا دو، اگر لچکنا ہے تو سازوں کے بغیر لہو۔

بعد ازاں، فرمایا۔ دراج النبوءہ میں لکھا ہے کہ جعفر طیارؓ، امیر معاویہؓ

مقداد و طاؤس کی قسم کے سات جلیل القدر صحابہؓ نے سارنگی کی آواز سنی ہے

مولوی نور اللہ مینوی نے عرض کیا کہ بعض لوگ آیت ”لہو الکھیت“ کو سماع

کی حرمت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ فرمایا۔ اس آیت سے سماع مراد نہیں ہے۔ اس

www.facebook.com/Fikr.E.Raza page 1

تو رستم و اسفندیار کے قصے یاد کر کے واپس آتے۔ اور جب آنحضرتؐ قرآن کا دھن

فرماتے تو وہ ہماری دعا کے قطعاً سنا کرتے تھے۔

www.fikreraza.in

کی خدمت کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

# محدث ابن عساکر فرماتے ہیں حضرت معاویہ جن کے ساتھ شام میں صحابہ و تابعین تھے۔ وہ خوف خدا رکھتے تھے اور فرائض ادا کرنے میں محافظ اور دین میں اتھ تھے

۳۶۶

باب ذکر ما ورد فی دم لعل الشام ویران بطلانہ عند موی الألبان

ابن ابرار، نا احمد بن محمد بن یونس الیامی، نا عبد الرزاق، قال سمعت معمرأ یقول دخلت مسجد حمص فإذا أنا بنوم لهم زواء، فظلت بهم الحیر فجلست إلیهم فإذا هم بتقصون علی بن ابی طالب، ویقعون فیہ فقصت من عندهم، فإذا شیخ یصلی، ظنت به غیراً فجلست إلیه، فلما حسن بی جلسی وسلم. فقلت له: یا عبد الله، ما مری هؤلاء القوم یسمون علی بن ابی طالب ویتنصرونه، وجعلت أحذنه بمناقب عمی بن ابی طالب، وأنه روج فاطمة بنت رسول الله ﷺ وأبو الحسن والحسین، وأبین هم رسول الله ﷺ فقال: یا عبد الله ما لقی الناس من الناس؟ لو أن أحداً نجوا من الناس لنجا منهم أبو محمد وحمه الله، هوذا یشتتم ویتنقص قلت: ومن أبو محمد؟ قال: الحجاج بن یوسف وحمه الله وجعل ینکی فقصت عنه، وقلت: لا استحل أن أبیت بها<sup>(۱)</sup> فخرجت من یومی.

وهذا الیامی ضعیف

لخیرونا أبو القاسم بن المشرق فنبی، أنا أبو القاسم بن سعدة، أنا أبو القاسم السهمی، أنا أبو احمد بن علی، أخبرنی إسحاق بن إبراهیم، قال: ذكرت الیامی هذا لشیب الكشوری فقال: هو یسا كالواقفی فیکم وشیائی ذکره فی هذا الكتاب و ذکر من ضمه

وأما ما یحکمه الحافظ من بأحد معاذة صلاح الحجاج بن یونس الیامی بالشام بذلك فامر مختلف لا أحیل له، ومعاویة ومن كان معه فی عصره بالشام من الصحابة والتابعین أثنى له وأشد محافظاً علی آداء فريضة<sup>(۲)</sup>، وأظه فی دینه من أن یخطئ عنهم أن ذلك لا یصح.

ولم أجد لذلك أصلاً فی شیء من الروایات، وإنما یحکی بإستاد متقطع: أن بعض معفلی أهل الشام امتحن بذكر ذلك فی العراق فی زمن الحجاج، فلعل بعض الناس یقلعه ذلك فعره إلى أهل الشام وانتشر عنه

وذلك فیما قرأه علی محمد عبد الکریم بن حمزة التلمی، من ابی بکر

(۱) فی المطبوعة هنا

(۲) فی المطبوعة «فريضة» وفي نسخ ومختصر ابی منظور كالأصل

نعمان علی عطاری

تاریخ  
مکتبہ المدینہ

الحمد للہ



امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا جو علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجمعین

کے درمیان ہوا آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

فرمایا میں سوائے اچھی بات کے کچھ نہیں کہتا اللہ کی ان دنوں پر رحمت ہو  
اسناد صحیح

عن معاوية بن صالح<sup>(۱)</sup> عن يونس بن ميثاق<sup>(۲)</sup> عن الحارث بن  
رياد أن رسول الله ﷺ دعا لمعاوية فقال: «اللهم علمه الكتاب  
والحساب وقله العذاب»<sup>(۳)</sup>

ذکر صفین والجمال  
وذكر من شهد ذلك ومن لم يشهد

۷۱۳۔ أخبرنا أبو بكر البرقوقي قال : قيل لأبي عبد الله رحمه الله ونحن بالمعسكر وقد  
جاء بعض رسل الخليفة وهو يعقوب فقال : يا أبا عبد الله ما تقول فيما  
كان من علي ومعاوية رحمهما الله ؟ فقال أبو عبد الله : ما أقول فيما  
إلا الحسنى رحمهم الله أجمعين<sup>(۴)</sup>

۷۱۴۔ أخبرنا محمد بن المنذر بن عبد العزيز<sup>(۵)</sup> قال : لنا أحمد بن الحسن  
الترمذي قال : سألت أبا عبد الله قلت : ما تقول فيما كان من أمر

۷۱۳۔ أخبرنا أبو بكر البرقوقي قال : قيل لأبي عبد الله ونحن بالمعسكر وقد  
جاء بعض رسل الخليفة وهو يعقوب فقال : يا أبا عبد الله ما تقول فيما  
كان من علي ومعاوية رحمهما الله ؟ فقال أبو عبد الله : ما أقول فيما  
إلا الحسنى رحمهم الله أجمعين<sup>(۶)</sup>

(۳) إسناده صحيح ، وتقدم (۶۹۵) وفيه وثيقة ثبت بن سعد لعبد الرحمن بن مهدي في  
الرواية عن معاوية

(۴) إسناده صحيح وهذا هو مذهب السلف وإسناد القول بهم والسكرت حسا شمر  
بهم قال ابن تيمية : ولعل الشك في القول بهم وتكرهم عليهم وتشتريهم لهم لكن  
لا يعقدون العصمة من الإقرار على الذنوب وعلى الخطأ في الاجتهاد إلا لرسول الله  
ﷺ ومن سواه فيجوز عليهم الإقرار على الخطأ والمخطأ وهم كما قال تعالى فيما  
﴿ أولئك يقولون هم أسس ما فعلوا ويتجاهلون ﴾ سيقطعهم ﴿ الآية ﴾ فتاوى ۱/ ۱۳۴

(۵) لم يوصل إلى مرثته

(۶) في إسناده : محمد بن المنذر لم يجد ترجمته

السُّنَنُ

دعا گو  
لأبي بكر أحمد بن محمد  
بن هادون بن يونس المصلا  
لشؤنه ۵۲۱

نعمان عطاری

درسة وجمع  
الدكتور عطية الزهراني

دار الرئاسة  
للتدريس والتوثيق

امام اعمش فرماتے ہیں اگر تم معاویہ کا زمانہ دیکھ لیتے تو تمہیں معلوم ہوتا حکمرانی اور انصاف کیا چیز ہے لوگوں نے  
پوچھا ان کے حلم کی بات کر رہے ہیں

بلکہ خدا کی قسم ان کے عدل کی بات کر رہا ہوں

النبي ﷺ قال : أبو بكر وعمر وعثمان قلت - إن عندنا إنساناً (١) يقول  
وعلي وعمر بن عبد العزيز فقال أبو معمر ما قال بهذا أحد ويحك من  
هذا؟ لم تصحبون مثل هذا؟ ثم يخطأ معاوية؟ أصحاب محمد عليه  
السلام غير الناس بعد رسول الله ، لوجه من بعدهم بأمثال الجبال  
من الأعمال فكانوا أفضل منه لقول النبي ﷺ / ولو أن أحدكم اتفق  
مثل أحد ذهباً ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه (٢) ، ولو أن رجلاً في  
قلبه على أصحاب محمد ﷺ لكان كافراً (٣) لأن الله عز وجل يقول  
﴿ أخرج شق من فؤاده فأنشغل به فاستغنى عن سوره . يُعْجِبُ الرَّجُلَ بَعِيْظُ  
جَمِّ أَنْكَرُهُ (٤) - من كان في قلبه عطف فمكنا (٥) ]

٦٦٧ - أخبرنا محمد بن علي قال - ثنا أبو بكر الأثرم (١) قال - حدثنا  
أحمد بن حنبل بن حواس أبو حاتم الحنفي (٢) قال - ثنا أبو هريرة المكشي  
حياب (٣) قال : كنا عند الأعمش فذكروا عمر بن عبد العزيز وعذله ،  
فقال الأعمش : فكيف لو أدركتم معاوية ؟ قالوا : يا أبا محمد يعني  
في حظه ؟ قال : لا والله ، ألا يل في عذله (٤)

٦٦٨ - أخبرنا محمد بن علي قال - ثنا أبو بكر الأثرم قال - ثنا عمر بن  
حبابة (٥) قال - ثنا محمد

(١) في الأصل : إن عندنا إنساناً ، والصواب ما أثبت  
(٢) أخرجه البخاري بلفظ : ولا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم اتفق - كتاب فضائل  
الصحابة - باب : قول النبي ﷺ ولو كنت متجداً خليلاً حديث (٣٦٧٣) فتح  
الباري ٢٩/٧ .

(٣) في الأصل : لكان كافراً ، والصواب ما أثبت

(٤) سورة المتع اية ٢٩

(٥) في نسخة : محمد بن يزيد النهرواني ، مجهول الحال

(٦) أحمد بن حنبل

(٧) الكوفي

(٨) لم يجد ترجمته

(٩) في نسخة أبو هريرة المكشي (حياب) لم يجد ترجمته

السُّنَنُ

وعاگو

أبو بكر أحمد بن محمد  
ابن هارون بن يزيد الحلال نعمان علي عطاري  
الوفاء ٥٢٠

دراسة وتحقيق

الدكتور عطية الزهراني

دار البزينة

للنشر والتوزيع

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”نہ ت ملی فرماتے ہیں بئس سنین میں ہماری طرف سے قتل ہونے والے اور ان کی طرف سے قتل ہونے والوں کے متعلق  
فرماتے ہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہے یہ روایت صحیح ہے

۲۹۶۸۔ حدثنا سید قال : نا صالح بن موسى قال : نا مطارية عن

(۱) ی من ”رحمتہ“ علیہ .

(۲) ی من ”نورہ“ و عند الجہنی ما اہم .

(۳) کذا عند الجہنی و ی من ”شقی“ .

(۴) هذا مر فیلس و کذا ی من عند الجہنی و ی من عند و کذا ی من لم یغرا . و یغرا .

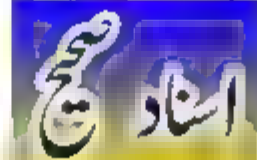
(۵) اخرجہ الجہنی عن حلی (۳۸۸/۵) و سلم عن طریق احمیل بن ابرام عن ابرام (۱۱/۲) .

۳۹۷

وما کا طالب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نعمان عطاری



# کتاب السنہ

تألیف

الامام الحاج فطیمیل بن منصور بن شعیبہ القزاسانی المکی

الموفی سنة ۲۲۷

القِسْمُ الثَّانِي مِنَ الْمَجْلَدِ الْاَلْفِ

مفتیہ و علاقہ علیہ

الاستاذ المحدث الشیخ

حَبِيبُ الْخَمْرِ الْأَعْيُنِي

کتاب السنہ (باب جامع التہجد) سید بن منصور

ميم بن أبي حنبل عن عمه قال : كنت مع علي بن بصير فحضر الصلاة فأدنا  
و أدنوا ، و أقفنا فأقموا ، فسلمنا و صلوا ، فالتفت فإذا القتل بينا و بينهم .  
قلت لمي حين انصرف ما تقول في قتلتنا و قتلهم ؟ فقال من قتل منا  
و منهم يريد وجه الله و الدار الآخرة ، دخل الجنة .

۲۹۶۹۔ حدثنا سید قال : نا صالح بن موسى قال : نا الأعمش عن

شقيق بن سلمة عن سهل بن حنيف أنه قال يوم يصفين و كان مع علي :  
يا أيها الناس اجمعوا رأيكم فوائده ما وضعنا سيوفنا على حواقتنا الا أسهل  
بنا إلى أمر نعرفه غير أمركم هذا ، فاقهوا رأيكم و حمد سيفه ، و انصرف  
إلى أهله .

۲۹۷۰۔ حدثنا سید قال : نا سبابة عن عمرو بن دينار قال :

سألت الحسن بن محمد . و ما رأيك أحدا كان أعلم باختلاف الناس منه .  
قلت : تابع طلبة و الزبير طيما قال : صبا إلى علي في مشربة له ، فلما دلا  
قال الناس يا أيها ما يما .



اصحابِ علی نے مولا علی سے سے ان لوگوں کے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین  
بارے میں پوچھا جو کہ حضرت معاویہ کے ساتھیوں میں شہید ہوئے  
تو حضرت علی نے جواب دیا وہ مومن ہیں

۵۹۵۔ حدثنا محمد بن یحییٰ، ثنا أحمد بن خالد، ثنا محمد بن  
راشد، عن مكحول أن أصحاب علي سألوه عن من قتل  
[ق ۱/۱۲۷] من أصحاب معاوية ما هم؟ قال: هم  
المؤمنون (۱)

۵۹۶۔ حدثنا محمد بن یحییٰ، ثنا أحمد بن خالد، ثنا عبد العزيز  
ابن [عبد الله] بن أبي سلمة، عن عبد الواحد بن [أبي]  
عون قال: مرّ علي وهو متكئ على الأستر على قتل  
صفين، فإذا حاسس الياني مقتول، فقال الأستر: إنا لله  
ورنا إليه راجعون، حاسس الياني معهم يا أمير المؤمنين!  
عليه علامة معاوية، أما والله لقد عهدته مؤمناً، فقال علي  
والآن هو مؤمن، قال: وكان حاسس رجلاً من أهل اليمن،  
من أهل العادة والاجتهاد (۲)

۵۹۷۔ حدثنا محمد بن یحییٰ، ثنا محمد بن عبيد، ثنا مختار بن  
نافع، عن أبي مطر، قال: قال علي: من يبعث أشقاه؟  
أبى، فضربه اس ملجم  
بمسلمون بقتله، قال:  
روح بناصر، وإن مت

رضی اللہ عنہم اجمعین  
مولا علی کہتے ہیں اصحابِ معاویہ جنتی ہیں

والف (۶۱/۳) وعبد المرير هو

ابن السجسون، والزيادة في نسخة من السهيد، والزيادة الأخرى في اسم  
شبيخه من المهاج والتهذيب

# حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں اگر لوگ حضرت عثمان کے قصاص کا مطالبہ نہ کرتے تو ڈر تھا کہ آسمان سے پتھروں کی بارش نہ ہو جائے

۱۱۵ \_\_\_\_\_ کتاب المتائب / الباب ۳-۱۵ / الأحادیث ۱۱۵۶۱-۱۱۵۶۶

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

يليه في جاهلية ولا سلام، وقال: إني رأيت رسول الله ﷺ سارحه في المام رأيت  
أبا بكر وعمر [ن]هم قالوا لي: صر فإنت تفتقر عددا القابضة ثم دعا ١٧  
بصحف فشره بين يديه، فقتل وهو بين يديه

عثمان علي

بُخَيْرَةُ الرَّائِدِ

فِي تَحْقِيقِهِ

مَجْمَعُ الزَّوَادِ وَمَنْبِغُ الْقَوَائِدِ

لِلْحَافِظِ نَوْرِ الدِّينِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْكَلْبِيِّ  
المتوفى ٨٧٠ هـ

تمت

مطبعة محمد الدرويش

رجال  
صحیح

رواه عبد الله وأبو يعلى في الكبير ورجالهم، فقات

وقد تقدمت لهذا طرق في الفتن

١١٥٦٤ - وعن قتادة قال

صلى الزبير على عثمان ودفنه، وكان أوصى إليه

رواه أحمد ورجالهم رجال الصحيح إلا أن قتادة لم يدرك القصة

١٤٥٦٥ - وعن زهدم الجرمي قال: خطبنا ابن عباس فقال

لو أن الناس لم يطلبوا بدم عثمان لرجموا بالحجارة من السماء

رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجال الكبير رجال الصحيح

١٤٥٦٦ - وعن عبد الله بن سعيد، عن أبيه قال.

كنا جلوساً عند علي بن أبي طالب وعن يمينه عمار بن ياسر، وعن يساره

محمد بن أبي بكر إذ جاء غراب بن فلان الضدائي فقال: يا أمير المؤمنين، ما تقول

.....

قال،

يا مع،

جل

١٤٥٦٥ - وعن زهدم الجرمي قال: خطبنا ابن عباس فقال:

لو أن الناس لم يطلبوا بدم عثمان لرجموا بالحجارة من السماء.

رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجال الكبير رجال الصحيح.

١١٥٦٥ - رواه الطبراني في الكبير رقم (١٢٢٦)

١١٥٦٦ - في الكبير رقم (١١١) الصغير

كتاب  
الطباعة والنشر والتوزيع

Click For More Books

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

ويوجه في هذا الحديث الكلام في دعاء الصحابة وطلبهم والملابس في ذلك الخبر  
وإسقاط واضطراب من الحالات واختلاف والذي عليه جماعة أهل السنة والخلف

شرح صحيح مسلم للقياض عياض  
المستقى

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِفْوَاءٌ مِّثْلًا

٢٢٢ ————— كتاب الفتن / باب إذا تراجع المسلمان بينهم

فَلَيْسَ بِأَرْسُولِ اللَّهِ، هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ»

أحسن الظن بهم والإمساك بما شجر بينهم ، وطلب أحسن التوازل لصلتهم ، وأنهم  
 سيجتهدون غير فاضلين للمعصية (١١) والمجاهرة (١٢) بذلك ، وطلب حق (١٣) الدنيا ، بل كل  
 عمل على شاكته ، وبحسب ما أُلهم إليه اجتهاده ، لكن منهم المحضون في اجتهاده ومنهم  
 المصيب ، وقد رفع الله في الحشر (١٤) المخرج عن المجتهد المحضين في طرود الدين ، وضرب  
 لاجر للمصيب ، وقد وقف الطبري وغيره على تعيين الحق منهم

وعند الجمهور أن حيا واتساعه مقبولون في ذنبهم عن الإمامة ، ولأنهم من ناسهم  
 مهمل ، إذ كان أحسن الناس بها وأفضل من عسى وجه الدنيا حيثه وغيره بأول وجوب القيام  
 بتغيير الفكر في طلبه لثلاثة اعتبارات الأولى في صيغته على ، وأنهم لا يخطئون (١١) فيحتمل ولا  
 يخطئون (١٢) إمامة ، بقصوا ذلك ولم يطلبوا سوى ذلك ، ولم ير هو ذنبهم ، إذ انكسر  
 فيهم للإمام وكانت الأمور لم تستقر استقرارها ، ولا اجتمعت الكلفة بعد وفهم عند ،  
 ولهم شوكة ومنعة ، ولو أظهروا تسليمهم أولا والخصاص منهم لا اضطرب الأمر ، وأبقت  
 الحيل ، ومنهم جماعة لم يروا الدخول في شيء من ذلك ، محتجين بنهي النبي ﷺ عن  
 التمس بالفتن ، والنهي عن قتال أهل الدعوة ، كما احتج به أبو بكر في كتاب مسلم في  
 هذا الحديث على الأصناف ، وعللوا الطائفتين بتأويلهم ، ولم يروا إحصاءا بأغية  
 يقاتلونها. وأما غير أهل الحق فلهم في ذلك مقالات بشعة شعبة يستعنى من ذكرها

خلیق  
الدکتر یحییٰ انصاری

## الجزء الثاني

## دعا گو

نعمان عطار



# امام نسائی فرماتے ہیں جو حضرت معاویہ پر طعن کا ارادہ

رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ أَجْمَعِينَ

## کرتا ہے تو اس کا اصل مقصد صحابہ پر طعن کرنا ہے

ثم روى بإسناده عن أبي الحسن علي بن محمد القاسمي، قال: سمعت أبا علي الحسن بن أبي هلال يقول: سئل أبو عبد الرحمن النسائي عن معاوية بن أبي سفيان صاحب رسول الله ﷺ، فقال: إنما الإسلام كدار لها باب، فباب الإسلام الصحابة، فمن أذى الصحابة إنما أراد الإسلام، كمن نقر الباب إنما يريد دخول الدار، قال: فمن

(۱) في حواشي النسخ قول المؤلف: «يحيى في حقه» قال شار. وفي مصححات اللغة: «ما دون الإط» إلى الكشح وفي «تذكرة المصنف» (۷۰۰/۲) «حقيق» وفي الوافي للمصنف (۴۱۷/۶) «حقيقه»، وذكر المصنف أنها بغير إصم في أصل المخطوط وفي طبعات السكي (۱۶/۳) «وشرأت ابن الصمد» (۲۱۰/۲) «حقيقه» والظاهر أن المصنفين أبدلوها لأنها وردت بغير إصم كما أشاروا في التعليق وقال ابن خلكان في «الوفيات» ۷۷/۱ «وما رآها يدعوى في حقه حتى أخرجوه من المسجد» وفي رواية أخرى يدعوى في حقه وداسوه

(۲) يحيى ابن عساكر حافظ الشام  
(۳) في ۵۵۵: هي

تَهْذِيبُ الْكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ

للحافظ ابن حجر عسقلاني، بحجج يوسف بن زكري  
٦٥٤ - ٧٤٤

درمجله نقد

جميع الحقوق محفوظة  
الكتاب: رِشْوَةُ رِشْوَةٍ  
مؤسسة الرسالة  
جامعة دمشق



نعمان عطاری

مؤسسة الرسالة

حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں تحت (بین فیتین من المسلمین) کہ اس میں رو ہے خوراج کا جو علی و معاویہ اور ان کے ساتھیوں کی تکفیر کرتے تھے۔ لیکن شہادت نبوی کے یہ دونوں کے دونوں مسلمان ہیں

الحديث ٢٦٠٩ - ٢٦١٠

خواجه علی و معاویہ کی تکفیر  
کرتے تھے۔ مگر حضور ﷺ کے فرمان  
کے مطابق دونوں مسلمان تھے

قوله ( ولعل الله )  
في خبره : لعل : الله

قوله ( ابن فضال من ) ( ولد عبد الله بن محمد بن ربيعة ) عظيمته ، وكذا في رواية مبارك بن فضال وفي رواية علي بن ربيعة كلاهما من الحسن بن الحسن بن علي بن عبد الملك بن

حقن دماء المسلمين ، فراعى امر الدين ومصلحة الأمة . وفيها رد على الخوارج الذين كانوا يكفرون علماً ومن معه ومعاوله ومن معه بشهادة النبي صلى الله عليه وسلم للطائفتين بأهم من المسلمين ، ومن ثم كان سفيان



حتى دمه للمسلمين ، فراضى لهم الدين ومصلحة الأمة . وعبارد على الخوارج الذين كانوا يهتكرون علياً ومن معه ومطوية ومن معه يشهدون النبي صلى الله عليه وسلم للظالمين بأنهم من المسلمين ، ومن لم كان سليمان



صاحبیت ہوئے ہیں ان کے لیے یہ کتاب بہت زیادہ سودمند ہے

رفعتی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

# مولانا علی کے بھائی جعفر طیار کے پوتے اور امام حسن

کے بھتیجے کا عام معاویہ تھا! الملل والنحلہ 168

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

معاویہ بن عبد مناف

طبقات ابن سعد

بدر

نخل بن سعل

سگہ در صحابہ و اہل بیت

نعمان عطاری

طبقات ابن سعد



کورکھا جاتا تھا جب جرم ثابت ہو جاتا تو اس کو وہی پر قتل کر دیا جاتا

24

11

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے 41ھ کو عبداللہ بن الحواریہ کو قتل کیا جو تاتلین عثمان رضی اللہ عنہ میں تھا پھر حنا ربیعوں کے سربراہ حوثرہ بن زراع اور اس کے لشکر کو قتل کیا

مخرج لي لي الحوض على عتبة

هو دحل الكوفة فخرج عليه عبد الله بن أبي الحرسه التحيلي، بعث إليه معاوية خالد بن عرفة العبدي عليه بنى رعدة في حم من أهل الكوفة، فقتل ابن أبي الحرسه في حمى سنة

تحت إشراف: د. محمد عبد الحليم عبد الله

مجلس شورای اسلامی

من العام



رُحْمَىٰ يُدْرِكُ الْفُؤَادَ لَمَّا سُتِجِلَّتْ رَافِدُهَا تَلَوُّنًا لِّمَن تَرَافِدُهَا ذَا ذُلٍّ رَأَىٰ أَكْثَرُنَهَا كُذْرًا

## عثمان غنی کے قاتلین کو امیر معاویہ <sup>رضی اللہ تعالیٰ عنہ</sup> کا قتل کروانا

**خروج ابن أبي الحوصاء على معاوية**

«ودخل الكوفة فخرج عليه عبد الله بن أبي الحوصاء بالنخيلة، فبعث إليه معاوية خالد بن عرفة العذري حليف بني زهرة في جمع من أهل الكوفة، فقتل ابن أبي الحوصاء في جمادى سنة

قال أبو عبيدة وأبو الحسن: لما قتل ابن أبي الحوساء خرج حوثره بن ذراع [ابن مسعود الأسدي] <sup>(١)</sup>، فسرَّح إليه معاوية عبد الله بن عوف بن أحرر في ألف <sup>(٢)</sup>، فقتل حوثره في جهادى الأخرى سنة إحدى وأربعين <sup>(٣)</sup>.

هــ و . افرطيد ، غاصي الى الجوزة<sup>٤٥</sup> وجرالها<sup>(٤٦)</sup> لما حووا ثم كبروا ، فلزاعم لى سنة فضل موسى

ومنها وثيقة عهد الله بن عباس بن كبر البصرة، ووجوه ابن الحكم المدينة.<sup>19</sup>

عبد الرحمن بن خالد بن الحارث بن عبد الوهيد بن كنانة، أبو بكر

١٠	٩	٨	٧	٦	٥	٤	٣	٢	١
----	---	---	---	---	---	---	---	---	---

**Bibliotheca Alexandrina**  
P.O. Box 118  
Alexandria 11511, Egypt  
Tel: 0020 3 598 1111

# شرح المقاصد

تأليف

الإمام العلامة سفيان بن عيينة رحمه الله  
الشهر بسم الله الرحمن الرحيم  
المنهج

الشام. ولقول علي رضي الله تعالى عنه: إخواننا بغوا علينا، ويسوا كفارًا ولا فئة ولا  
طلعة لما لهم من لاريس. وإن كان باطلًا فغاية الأمر أنهم أخطأوا في لاجتهاد. وذلك  
لا يوجب التمييز، فصلًا عن التكفير. ولهد مع علي رضي الله عنه أصحابه من لعن  
أهل الشام، وقال: إخوانا بعوا علينا. كيف وقد صح ندم طلحة والريسر رضي الله عنهما

خوف من المصالح، ومقد حاشه رضي الله عنها لم يكن، لا صلاح خطايس وسكن  
لغة، موفقت في الحرب

مطبعة  
المطبعة المحمدية في القاهرة  
المطبعة الشافعية في القاهرة



امام تفتازانی فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت کے لوگ) نہ کافر  
تھے اور نہ ہی فاسق تھے اور نہ ظالم تھے، اسلئے کہ ان کے پاس کوئی نہ کوئی تاویل (یعنی کوئی نہ  
کوئی وجہ) تھی اگرچہ ان کی تاویل باطل تھی لیکن زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ان کی اجتہادی خطا  
تھی اجتہادی خطا۔ (پر ثواب ہوتا ہے) سے فسق بھی لازم نہیں آتا چہ جائیکہ کفر لازم آئے اس  
وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو اہل شام پر لعنت کرنے سے منع فرما دیا تھا کہ  
۔ وہ ہمارے بھائی ہی تو ہیں جنہوں نے ہم پر زیادتی کر دی





وَقَدْ أَتَى بِكَ كَلَامُكَ : مُعَذِّدٌ . وَغَدَا ، أَوْ اللَّهُ قَالَ لَكَ فَفَعَلَ فِي بَنَاءِ الْمَجْدِ  
وَمِنْ حَقِّي عِدِّي وَلَهُ مِنْ

قلب حبل لثقي من سحر حبل لا يمي به ، والطاهر آله شئت صلي  
الله عليه وآله أعلم . وهذا الحديث من ٧٧٥١ في كتابه : حيث أخبر ، ضوابط الله  
وسلامته عليه ، من عشرين ، ثم غلبه الله العزة العلية . وقد لقاه أهل الشام في وقعة  
سيف ، وحدثه مع غيره ، وأمر المرفوع ، كما سيأتي ، وأنه : عاصم بن موهبة

الْبَدَائِيَّةُ وَالنِّهَائِيَّةُ

للحفظ: صام الذهن ليس الغذاء إسماعيل

أبو عمر عن كثير الخراساني

448-449

وقد كان على أحق بالأمر من معاوية ، ولا يلزم من تسمية أصحاب معاوية بـعاعة تكفيرهم ، كما يُحاوله خفنة البرقة الصالحة من الشيعة وغيرهم ؛ لأنهم وإن كانوا بـعاعة في نفس الأمر ، فإنهم كانوا مُحْتَشِدِينَ فيما تعاطَوْه من القتال ، وليس كلُّ مُحْتَشِدٍ مُصَيِّثًا ، بل المصيّث له أخرا ، والمُحْطِئُ له آخر ، ومن راد

شَقْلٌ مِنْ حَرَفِ تَحْتِ . وَفِيهِ اَعْم . وَفِيهِ عَم . اَيْ يَدْعُوهُمْ فِي الْحَدِّ وَيَدْعُوهُمْ فِي  
اَشَارَةٍ . اَوْ عَشْرَةً . وَاصْحَابُهُ يَدْعُونَ اَهْلَ اَشْيَاءِ إِلَى الْاَلَمَةِ وَجَمَاعَةِ الْكَلِمَةِ .  
وَأَهْلُ اَشْيَاءٍ يَدْعُونَ أَنْ يَشْتَاتُوا بِالْأَلَمِ دُونَ مَنْ هُوَ اُحْلٌ بِهِ . وَأَنْ يَكُونَ الْاَشْيَاءُ  
أَوْزَانًا . هِيَ كَيْ لَطْفٍ بِأَهْلِ رَأْيِهِ . وَهِيَ تُوَدَّى فِي اَفْرَاقِ الْكَلِمَةِ وَاجْتِلَابِ  
الْأَلَمَةِ . مِمَّا لَا رَدَّ مِنْهُمْ . وَاشْيَاءُ عَنْ مَسْئَلَتِهِمْ . وَأَنْ كَانُوا لَا يَشْعُرُونَ  
وَاللَّهُ اَعْلَمُ . وَيَسْتَأْذِنُ قَرِيبَ عَهْدِ لِقَائِهِ إِذَا اَتَمَّهَا إِلَى دَوْلَةِ عِيُونِهِ بَيْنَ كَلِمَاتِهِ

(2)  $\mu = 0$

(۲) انواع کے لحاظ سے، پانچ شعبہ اور انبیا کی ضرورت تھی۔ (دور ج)

## تحقیق

الدكتور طه بن عبد الحليم

بالتعاون مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

## برای مجله

## المختصر الرابع

اور یہ کہ اس سے معاویہؓ اور ان کے اصحاب کا تکفیری طور پر باغی ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ شیعوہ کا جاہل اور گمراہ فرقہ سمجھتا ہے اگر وہ اس مسئلے میں باغی تھے تو وہ مجتہدین میں سے بھی تھے۔ جس (امر) میں انہوں نے لڑائی کی اور ہر مجتہد صحیح (اجتہاد پر) نہیں ہوتا اگر مجتہد صحیح (اجتہاد) پر ہو تو اسکو دواجر ملتے ہیں اور اگر خطا پر ہو تو اسکو ایک اجر ملتا ہے

# عَقِيدَةُ الْبَطْنِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
الْأَزْوَاقُ الْمُسْلِمَةُ فِي الْبَطْنِ

وَتَحَبُّبُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَفْطَرُ  
فِي حُبِّهِمْ مِنْهُمْ وَلَا تَتَجَرَّأُ  
مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَتَعْصُصُ مِنْ  
تَعْصُصِهِمْ وَتَغْيِيرُ الْحَقِّ بِذِكْرِهِمْ  
وَلَا تَذْكُرُهُمْ إِلَّا بِالْخَيْرِ وَحُبِّهِمْ  
دِينٍ وَبِرٍّ وَاحْسَانٍ وَبَعْضُهُمْ  
كَفَرٌ وَنِفَاقٌ وَطُغْيَانٌ وَتَنْبِئُ  
الْخِلَافَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَ الْأَبْنَاءِ بِكَرِّ الصِّدِّيقِ

(اور ہم جناب نبی پر صلوات اللہ علیہ وسلم  
کے سب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین  
سے محبت کرتے ہیں اور کسی ایک کی  
محبت میں غلو اور وہابی نہیں کرتے اور  
ان میں سے کسی سے جہاد میں اور نہیں  
کرتے ہیں اور کہ ان لوگوں سے بعض  
رکھتے ہیں جو حضرت محمد پر ایمان سے  
بغض رکھتے ہیں اور ان کا رائے سے  
ذکر کرتے ہیں اور ہم حضرت محمد  
کرام کو اسوائے ان کے نہیں کرتے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَعْفِيلًا لَهُ وَقَدْ مَّا  
عَلَى جَمِيعِ الْأُمَّةِ ثُمَّ هُمْ فِي الْخِطَابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ لِعُمَانِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ ثُمَّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ وَهُمْ الْخُلَفَاءُ السَّوَادُونَ  
وَالْأُمَّةُ الْمُهَدِّيُونَ وَأَنَّ الْعَشْرَ  
الَّذِينَ مَتَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْهَدُ لَهُمْ بِأَخِيَّةٍ  
عَلَى مَا شَهِدَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُؤَدِّعُ لَهُمْ بِوَلَدِهِمْ  
مَكَّةَ وَعَمْرُو عَمْرِو بْنِ أَبِي وَطْعَانَ  
وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبُو  
عَبِيدَةَ وَابْنِ الْجَوَّاحِ وَهُمْ أَصْنَاءُ  
هَذِهِ الْأُمَّةِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
اجْمَعِينَ

وَمِنْ أَحْسَنِ الْقَوْلِ فِي أَصْحَابِ

حضرت صحابہ سے محبت دین ایمان  
اور احسان لائے اور جو کئی ایک ہے  
اور حضرت محمد پر ایمان ہے بغض کر  
نفاق اور سرکشی ہے۔

اور ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بعد تمام مسلمات میں  
کرام پر فضیلت دیتے ہوئے اور تمام  
امت پر مقدم سمجھتے ہوئے سب سے  
بہتر خلافت کا اہل بیت حضرت وکبر  
مصدقین سے تشریف میں بعد ان  
کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے  
پھر حضرت عثمان کے لئے اور پھر حضرت  
علی بن ابی طالب کے لئے اور ان میں  
حضرات خضر سیدنا وعلیہ السلام  
یا قرآن و شیعہ ہیں

اور بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے وہ امتی حضرت محمد پر ایمان خیر



امام ابو نعیم اصفہانی فرماتے ہیں اصحاب رسول کے بارے میں مسلمانوں پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح میں جو کچھ فرمایا ہے اور ان کے اچھے افعال و کلماتوں کی جو تعریفات کی ہیں انہیں بیان کیا جائے

فالواجب علی المسلمین فی اصحاب رسول اللہ ﷺ إظهار ما مدحهم الله تعالى به وشكرهم عليه من جميل أفعالهم وجميل صوابهم وأن يقتصروا عما كان منهم في حال الغضب والإغفال وفريط منهم عند استئلال الشيطان بإمام

وباسد في ذكرهم بما أخبر الله تعالى به فقال تعالى . ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا

- (۱) یعنی ۔ قلہم لثلاثة رضي الله عنها في قصة حديث الإفك وهو ما سبقته الإشارة إليه حلقية رقم (۵) ص ۳۴۰
- (۲) كالمحروية صحيح البخاري / الحدود / باب كراهية الضمعة في الحد إذا رفع إلى السطاح فتح الباري ۸۷/۱۲ ح ۱۷۸۸
- (۳) البخاري / الحدود / باب المصنوع فتح الباري ۱۱۷/۱۲ ح ۲۸۱۵ و باب لا يرمم المصنوع / فتح الباري ۱۲۰/۹۲ ح ۱۵۶۸
- (۴) نووید البخاري في كتاب التوكاة باب فركلة في الحدود فتح الباري ۱۹۲/۱ ح ۲۳۱۶
- في حجر في شرح الحديث . . وهو التعميم بن عمرو بن وقعة بن الحارث بن سواد الأنصاري من شهد بذرًا وكان مزاحًا وفي الحدود / باب من أقر طرب الحد في اليب فتح الباري ۱۶۴/۱۲ ح ۱۷۷۴ وفيه أن النبي ﷺ جيء بتعميم أو بنى التعميم سائرًا، وبنى الضرب بالجريد والتمسك ۶۵ ح ۱۷۷۵ وفيه أن النبي ﷺ آتى بتعميم أو بنى تعميم وهو غش عليه الحديث
- (۵) لأن الرسول ﷺ قال لعمر كما في قصة حاطب بن أبي بلتعة البخاري / فتح الباري ۶۳۳/۸ ح ۱۸۹ حين قال عمر . دعني أضرب عنقه فقال إنه شهد بذرًا، وما يدريك لعل الله عز وجل أطلع على أهل بدر فقال . ﴿اجعلوا ما كنتم تعد غفرت لكم﴾ والتعميم من أهل بدر
- (۶) الأسطاف / ۱۶

من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ﴿۱﴾ الآية فإن الهمة والزلل والمضب والمحنة والإفراط لا يحلو منه أحد، وهو لهم غمور، ولا يوجب ذلك البرادة منهم، ولا العداوة لهم، ولكن يجب على السابقة الحميدة وتوكل لمنفعة الشريعة

بواسطة عتيد السلف ۷۰

لنظام علي حيدر علي

کتاب

الأمم مملکتنا

والرد على الرافضة

للعافظ أبو تميم الأصبهانی

(۳۳۱-۴۲۰ هـ)

عقبة رفاق علي وكتبه إمامنا

الدكتور علي بن محمد بن تميم الأصبهانی

تكون في الحقيقة بمعية الشهداء الأولى

مكتبة السلام والمسلم

التي في دمشق



رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سیدنا امیر معاویہ کی گستاخی کرنے والا کافر ہے  
شراح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی



لکن قیم صاحب فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھانجی میں  
جتنی بھی احادیث آئی ہیں وہ سب جھوٹی ہیں



ومن ذلك: ما وضعه الكتّابون في منابب أبي حنيفة، والشافعي، على التمسح على اسمها، وما وضعه الكتّابون أيضًا في ثَمَمَا عن رسول الله ﷺ<sup>(٣٧)</sup>. وما أوردني من ذلك كله [كتاب<sup>(٣٨)</sup>].

ومن ذلك الأحاديث التي دلت على تعاونية وكل حديث في ذاته مهر

لم يحكم بوضعيته، ولكن المحافظ في نتائج الباري (٩٧ / ٨١) أن ابن أبي حاتم،  
وإسلام الجليل، وأبو بكر الطائفي قد صغروا في فضائل معاوية، قال: فكان ليس  
لها ما يصير من طريق الإسناد.

(١١) في التراث المجموع (ص ١٠٧): «ولما انعم الله سبحانه وتعالى علينا بهذه النعم العظيمة، سمعت أبا النجاس محمد بن يعقوب بن يوسف يقول: سمعت إسماعيل بن علقمة يقول:»

(٢) في الأصل: المصنوع، والألرب ما ألبه، وهو كذا في نسخة المخطوط.

(٣٢) رواد الخطيب الهندي في تاريخ بغداد (١٣/ ٣٣٥)، والجزائري في الأبطال والمناكير (١/ ٢٨٣)، ومن غيرهما ابن الجوزي في المبروريات (٢/ ٣٠٤، ٣٠٥)، والحاكم في المستغل إلى كتاب الإكمال كما في المبروريات لابن الجوزي (٢/ ٣٠٥)، وابن عسلي في الكامل (١/ ١٤٢)، وهذه الأحاديث مرفوعة. وانظر: المبرورين (٢/ ٤٦)، لسان الميزان (٥/ ٢٧)، الفقيه المصنوع (١/ ٤٥٧)، توبة المبرمة (٢/ ٣٠)، القواعد المبرومة (ص ٤٢٠).

(١) ليس في الأصل، وهي من نسخة المصنف.

(٥) انظر على سبيل المثال: المبروجين (١/ ٢٥٠)، الكامل لابن عدي (٢).

114

وكل حديث في ذم عمرو بن العاص [٢/٣١] فهو كذب<sup>(١)</sup>.

وكان حديث ابن قُتَيْبَةَ بن أُمِّهِ هُوَ كَذِبٌ<sup>(٦٧)</sup>.

وكل حديث في فتح المصور، والسنح، [والرشد]، فهو كذب<sup>(٤٢)</sup>.

وكل حطيت في مدح بغداد ووجلتها، والبصرة، والكوفة، ومرو،  
والزورين، وحسبلان، والإسكندرية، ونصيبين، وأنطاكية، طور

رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
 حضرت مولا علی و معاویہ کے لشکر کے مقتولین جنت  
 میں خوبصورت گنبدوں والے محلوں میں آرام فرما رہے  
 ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع رحمت والا پایا

﴿مصحف ابن جریر (جلد ۱)﴾ ۷۶۳ ﴿تفسیر مجمع ۱﴾  
 اور ظلم کیا۔

(۷۸۹۸۸) خَلَقَ وَبَعَثَ، عَزَّ بَشِيرٌ، عَزَّ غَدَّ حَلَوٌ، عَزَّ رَجَاحٌ، عَزَّ غَضَبٌ، فَإِنْ لَا تَقُولُوا، كَفَرْنَا بِمَنْ خَلَقَ لَنَا

(۷۸۹۸۸) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت یونسؑ سے فرمایا کہ میں نے کہا کہ اہل بیت سے کفر کیا بلکہ میں نے کہا کہ اس میں سے کفر کیا

(۷۸۹۸۹) خَلَقَ تَوْبَةً مِنْ عَارُونَ، عَزَّ مَعْرُومٌ، عَزَّ غَمْرٌ فِي مَرَّةٍ، عَزَّ أَيْ وَابِلٌ، قَالَ رَأَى بِي فَتَمَتَّ تَوْبَةُ  
 الْمَشْرِقَةِ غَمْرٌ مِنْ شُرَحْبِيلَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ غَدَّ حَلَوٍ، قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أَذْجِبُ الْمَجْنُونَةَ،  
 قَرَأْتُ بِهَا مَعْرُومَةَ فَقُلْتُ لِمَ غَمْرٌ؟ فَلَمَّ عَوْدِي إِلَى الْكَلَامِ وَخَوَّفْتُ، وَكَانَتْ بَعَثَ قَوْلِي مَعَ مُعَاوِيَةَ  
 يَوْمَ صِفِّينَ، قَالَ لَقَدْ كَانَ عَمَّارٌ وَخَصَّائِهِ، لَأَلَّا أَسْأَلَكَ لَقَدْ وَخَفْتُ وَلَوْلَا لَقَدْ تَفَضَّلْتُ بَعْضَ قَالَ  
 بِلَى بِهِنَّ لَقَدْ لَقِيَ اللَّهُ تَوْبَةً وَمَعَ الْمَشْرِقَةِ، قَالَ لَقَدْ لَقِيَ لَقَدْ لَقِيَ النَّبِيَّ، قَالَ فَجِئْتُ لَقَدْ لَقِيَ النَّبِيَّ

(ابن سعد ج ۳، ج ۳۳)

(۷۸۹۸۹) وہ اہل بیت کہتے ہیں کہ حضرت عمارؑ کے ایک قریبی ساتھی ابو مسرور عروسی شرمیل سے خوب دیکھا کہ میں جنت میں  
 و اہل بیت میں سے دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت گنبد والا گھر ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ معاویہ کا گھر ہے،  
 خوشب کا ہے۔ یہ وہاں جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی سمیت میں تھے اور شہید ہوئے تھے۔ میں نے کہا ہمارے پاس سے ساتھی  
 کہاں ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ آپ کے پاس ہیں۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں سے قریب دوسرے آئیں کہ شاید وہ اب بھی  
 کیسے آئے۔ مجھے بتایا گیا کہ جب وہ حضرت عمارؑ سے ملے تو انھوں نے وسیع رحمت والا پایا۔ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا  
 کہ انھیں شدت کا سامنا ہے۔

(۷۸۹۸۹) خَلَقَ تَوْبَةً مِنْ عَارُونَ، قَالَ اسْتَرَأَ الْفَرَّادُ مِنْ خَوَّافٍ، قَالَ خَدَّيْ تَوْبَةً مِنْ مَسْجُودٍ، عَزَّ خَصْلَةً  
 مِنْ عَوْدِي فَخَضَرِي، قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَتَاهُ رَحْلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِي عَمَّارٌ، فَكُلَّ زَجِيبٍ  
 يَسْتَهْمُ بَعَثَ، قَالَ لَقَدْ لَقِيَ اللَّهُ تَوْبَةً مِنْ عَمْرٍ وَبِطَبِّ يَوْمَ أُخَذَتْ بَعْضُ بَعْضٍ لِقَابِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَفَقَةُ لَيْثَةٍ كَيْفَ عَمْرٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا تَعْنِي عَنْ مَعْمُومٍ يَا عَمْرُو، قَتَلَتْ  
 بِاللَّهِ تَفَّ، قَالَ إِنْ مَنَعَكَ وَلَيْتَ لَكُلِّ، إِنْ أَيْ شَكَّيْتُمْ بِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ لَكُلِّ مَا دَامَ حَيٌّ وَلَا تَقْهَرُوا، قَتَلَتْ مَعْمُومٌ، وَلَيْتَ الْكَلْبِ

(اسانی ۱۰۲، ج ۱۰۲)

(۷۸۹۸۹) حضرت عمار بن عوفؑ فرماتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ اس سے پاس وہی حضرت



५-६

مجمع بحار الأوار

في زمن عمر، هو الفصل من السب الشتم. ن: ومنه: ما منك أن "سب" أبا تراب، هذا لا يظن أمر معلومة بالسب بل سؤال عن سبب امتناعه عنه أنه نزع أو إحلال أو غير ذلك، أو التي ما منك أن تحلف في اجتهدا و نظير الناس حس اجتهدا. وفيه أسروا أن يشفرو الصحابة "سبوا" قاله حين جمعت أهل مصر يقولون في عائشة ما قالوا وأهل الشام في علي ما قالوا مع أنهم أسروا بالاستنصار يقولون تعالى «والذين يقولون ربنا المجرى ولا حولنا الذين يسفون» . وجه:

(٢) كذا وفق النهاية : «أب غيرك» . (٣) في نسخة : «اجتهاد» .

(١) في النسخة الفتيحة : الدور عند الفقهاء لعاب الحيوان و وطوبى له ، ومدحنا أن سور  
جميع الحيوان سباعا أو غيره ظاهر غير مكروه إلا الكلب والخنزير .



امام عون الدین یحییٰ بن ہبیرہ الشیبانی لکھتے ہیں شاید

یہ بات بعید نہیں کہ امیر معاویہ اپنے گھرانے کے نوجوانوں کو سیدنا سعد کے ذریعے مولا علی کا ادب سیکھانا چاہتے تھے

يَا رَسُولَ اللَّهِ ، خَلَقْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيِ ؟ عَلِمَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَمَا تَرَوْهُ إِذَا تَكُونُ مَعِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ ( ب ) مِنْ مُوسَى ؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي !

وَمَسَّحَتْهُ بِقَوْلِهِ يَوْمَ غَيْرٍ : «لَا تُطِيعُونَ الرَّأْيَةَ وَخَلَّاهُ يَمُوتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، وَحُجَّةُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ» ، قَالَ لَطَفُوتُنَا ، فَقَالَ : «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» ، فَاتَى بِهِ أُرْمَدٌ ، لِيَصُغَّ فِي حَنِيَّتِهِ وَنَدَعَ إِلَيْهِ الرَّأْيَةَ ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

وَمَا بَرَأْتَ إِلَيْهِ الْآيَةُ ﴿١٠٧﴾ نَذِعْ أَبْنَاءَنَا وَأَهْلَاءَكُمْ ﴿١٠٨﴾ قَهْرًا رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا وَطَائِفَةً رَحِمْنَا وَخُفَيْنَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْنِي <sup>(١٠٩)</sup> [

• في هذا الحديث ما يدل على أن معاوية أكثر ما عند محمد بقوله : وما صنعتك - يعني : أي شيء وملكك - عن أن تسب أبا تراب ؟ فهو سائل له ، ويدل على ~~مسألة من ذلك كقولك هذا الرجل عنك أشكر عبد معذبة ، وأنت سعيد قال كل شيء~~ من ذلك قولك **تُحْكِمُ** وتُشَرِّح **حَالَهُ** من غير حجة ، ولعله لا يبعد أن يكون قد أراد معاوية أن يؤثّر بقول محمد ببعض أحداث الأئمة من أهل أو أتباعه بها يذكره محمد في حق علي ، وإنه قد روي لنا أنه كان يثني عليه ويقول : **كان** رسول الله ﷺ يقره بالمعلم قرأ ، ويرد الفتاوى عنه إليه في حالة اشتداد ما بينها ، ولم يكن منكراً بفضل علي رضي الله عنها ، ولما كان القتال مستنداً إلى اجتهاد في فرع ، أخطأ فيه معاوية وأصاب علي ، وليس ذلك بمُخْرَج له من الإيمان

وقول سعد في الأولى : **إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « لَنَا قُرْصَى أَنْ نَكُونَ مِنْهُ بِمِثْلِ حُلُونِ مِنْ مِثْلِهِ »** ، فقد سبق شرحه

الإفصاح عن معنى الصَّحاح

لِلْوَزِيرِ الْعَالِمِ بْنِ هَبِيبٍ

(المخوف مئة ٥٦٠)

وہو سترج لایعین بین الصحنین ابوابی علیہ السلام علیہ السلام

التوقيعة

## الجزء الأول

شرح مسانيد العشر المشهود لهم بالجنة

### حقیقہ و خراج احادیث

الذکور فواد علی محمد

نعمان عطاری

امام ابو بکر اسماعیلی لکھتے ہیں

آئمہ حدیث صحابہ کرام کے بارے میں اپنی زبان بند رکھتے ہیں  
اور بُری باتیں ان پر نہیں تھوپتے

اعتقاد ائمة الحدیث

### لِرَقِّ اللّٰهِ

۱۔ اللّٰہ تعالیٰ برقی کی جی جلدی رقی اللّٰہ الذی بہ قوام خیرہ۔ وہم یضمہ اللّٰہ  
من بعدہ من خلقہ وہو الذی قد من حلال و من حرام و کسب فی الریہ  
المفصل عما یجب بہ

### اللّٰہ خالق لشیاطین ووسوسہم

ویرید بان اللّٰہ یحقّ صلیحہ بوسوس ملائمتیں یخدر عوہ و یفر و ہم ۱۰۰  
الشیطان یحصد لاسان

### لحجر والحجرۃ

۱۰ ان فی الدنیا سحر و سحر و اب السحر و استعمالہ کفر من فاعلہ معتقد ۱۰  
بافعال صابر یفر بان اللّٰہ

### مجانہ البدعة

ویرید مجانہ البدعة و الاذان و الفکر و المعجب و خیابہ و الدعوی  
والبغایہ ۱۰ ویرید کفر زادی و برك عیة الا من ظہر بدعہ وہم یعدو الیہا  
خالص فیہ لیس عیة عدوہ

### نعمہ نعمہ

ویرید نعمہ نعمہ من مظاہر ۱۰ حد فی نعمہ المر ۱۰ وعلومہ وفسرہ وسماع  
من الریون ۱۰ وحمیدہ وشفیعہ فیہا وعلیہ من الصغیرہ

### نکف عن اصحابہ

والکفر عن توفیہ فیہ وعاون ۱۰ یصح عنہم ویکلموہ فیہا حرّی ۱۰ یصح عنہ  
الشادی بان اللّٰہ عز و جد

۱۰ وکذا فی حدیث من یحکم ما کو ۱۰ ویرید لا صافیو علی بدعہ شیطان ۱۰ بعدہ ۲۷۵

۱۰ وکذا فی حدیث من یحکم ما کو ۱۰ ویرید لا صافیو علی بدعہ شیطان ۱۰ بعدہ ۲۷۵

۱۰ وکذا فی حدیث من یحکم ما کو ۱۰ ویرید لا صافیو علی بدعہ شیطان ۱۰ بعدہ ۲۷۵

صحابہ کے بارے میں  
اپنی زبان بند رکھو

اعتقاد ائمة الحدیث

ابو بکر اسماعیلی

دعا گو

نعمان عطاری

## 324 امام ابوالحسن اشعری لکھتے ہیں

رہا وہ کچھ جو علی زبیر اور عائشہ کے درمیان ہوا تو وہ اجتہاد و تاویل سے تھا۔ امام علی تھے اور یہ سب اہل اجتہاد میں سے تھے اسی طرح معاویہ و علی کے درمیان جو ہوا وہ اجتہاد کی بدولت تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

کیا گیا ہے۔  
۱۲۔ شرح ابن نعمان از حشر بن نباتہ از سعید بن جہان از سفید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا:  
(الحلقة هي ثلاثين سنة ولم يهلك بعد ذلك) ثم قال لي سنية: أمك خلافة أبي بكر، (ثم قال) [وخلقة] عمرو وخطبة عثمان ثم [قال] أمك خلافة علي بن أبي طالب، قال: (وجدتها ثلاثين سنة)  
"میری امت میں خلافت تیس سال ہوگی، پھر اس کے بعد طوالت ہوگی، راوی کہتے ہیں: مجھے سعید نے کہا: ابو بکر کی خلافت شکر کرو پھر عمر بن خطاب اور علی کی بھی کرو۔ کہتے ہیں: میں نے شہادت کی تو یہ (چار خلافتیں) تیس سال بنیں۔"  
یہ حدیث آئمہ ربیعہ کی روایت پر روایت کرتی ہے۔

معاویہ چھ جولائی، زبیر اور عائشہ کے درمیان ہوا تو وہ اجتہاد و تاویل سے تھا۔ امام علی رضی اللہ عنہ تھے اور یہ سب اہل اجتہاد میں سے تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے لیے جنت کی شہادت دی تھی اور یہ شہادت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اجتہاد میں برحق تھے۔  
اسی طرح جو معاویہ، علی رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوا وہ بھی تاویل اجتہاد کی بدولت تھا۔ تمام صحابہ، مومن اور غیر منہم فی الدین ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول نے ان سب کی مدح کی ہے اور ہمیں ان کی توقیر، تعظیم، بے شکایات اور ہر اس شخص سے انکھار براءت کا مکلف کیا ہے جو ان کی تنقیص کرے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔  
اور اقرار کے متعلق ہم یہ بات کر چکے ہیں۔ والحمد للہ اولاً و آخراً۔

- مسند ابی داؤد (۱۶۱۹) مسند الرمذی (۲۶۶۹) مصحیح ابن حبان (۱۵۴۱) بڑے شرح عقیدہ صحابہ (ص ۵۷۰-۵۷۱)
- دیکھئے شرح عقیدہ صحابہ (ص ۵۵۲-۵۵۳)

## الْأَنْبِيَاءُ خُصُّوا بِأَصُولِ الدِّينِ

تأليف  
إمام أبو الحسن اشعري زبيري

www.KitaboSunnat.com

Salafi

فہماکو  
نعمان عطاری



خوارج سیدنا ابو بکر صدیق عمر فاروق عثمان غنی مولا علی

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو برا کہتے تھے معاذ اللہ

﴿۷۶﴾ فتنہ خوارج تاریخی، نفسیاتی، علمی اور شرعی جائزہ

- ۳۔ غیر مسلم اقلیتوں کے قتل کو حلال سمجھیں گے۔<sup>(۱)</sup>
- ۴۔ عبادت میں بہت تشدد اور غلو کرنے والے (extremist) ہوں گے۔<sup>(۲)</sup>
- ۵۔ گناہ کبیرہ کے مرتکب کو دائمی جہنمی اور اس کا خون اور مال حلال قرار دیں گے۔
- ۶۔ جس نے اپنے عمل اور غیر صاحب رائے سے قرآن کی تائید کی وہ کافر ہے۔
- ۷۔ ظالم اور فاسق حکومت کے خلاف مسلح بغاوت اور خروج کو فرض قرار دیں گے۔<sup>(۳)</sup>

ابتدائی تاریخ سے ہی یہ امر متروک ہوتا ہے کہ خوارج اپنے عقائد و نظریات اور بدعات میں اس قدر انتہاء پسند تھے کہ اکابر صحابہ کرام ؓ کو بھی (نعموہ باللہ) کافر خیال کرتے اور ان پر کفر کے فتوے لگانے سے نہ ہچکچاتے۔ مام شہرستانی نے الملل و النحل میں لکھا ہے کہ زیاد بن امیہ نے عروہ بن لویہ اذینہ نامی خارجی سے پوچھا کہ حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کا کیا حال تھا؟ اُس نے کہا اچھے تھے۔ پھر حضرت عثمان ؓ کا حال دریافت کیا؟ اُس نے کہا ابتدا کے چھ سال تک اُن کو میں بہت دوست رکھتا تھا، پھر جب انہوں نے غی بانیں اور بدعتیں شروع کیں تو ان سے علیحدہ ہو گیا اس لئے کہ وہ سحر میں کافر ہو گئے تھے۔ پھر حضرت علی ؓ کا حال پوچھا تو اُس نے کہا وہ بھی اوائل میں اچھے تھے، جب انہوں نے حکم (arbitrator) بنایا تو (نعموہ باللہ) کافر ہو گئے۔ اس لئے ان سے بھی علیحدہ ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہ ؓ کا حال دریافت کیا تو اُس نے اُن کو سخت گالی دی۔<sup>(۳)</sup> (احیاء باللہ۔)

## فتنہ خوارج

(تاریخی، نفسیاتی، علمی اور شرعی جائزہ)

پیشکش

نعمان عطاری

سید الاسلام علامہ محمد عطاء اللہ قادری

بیت القرآن لاہور

## جب مدنی لے جنگ صفین کے موقع پر حکیم کی صحت

کو اپنا حصہ (جنگ) خوارج مدنی کے لشکر میں ملنے کے لیے پیش پیش تھے لیکن جب مسئلہ مدنی کا کیا تو مدنی کے فکر سے نکل گئے

﴿ ۴۳ ﴾

فتنہ خوارج کا آغاز اور عقائد و نظریات

### فتنہ خوارج

انتاش سہیل علی شاہ

لوگ بدعتی کہلائے، یہی وہ فتنہ پرور، متعصب اور انتہا پسند جہاد کے دور میں جنگ صفین کے بعد خارجی گروہ کی باقاعدہ

## ۵۔ عہدِ علوی میں خوارج کا تحریکی آغاز

فتنہ خوارج کے علم برداروں کے پیش نظر دین destabilize کرنا اور اس کی نظریاتی بنیادوں کو کھوکھلا کر وقت کے خلاف مسلح جد و جہد اور بغاوت کے ذریعے دہشت اور مساجد و عبادت گاہوں، گھروں، تعلیمی اداروں، مارکیٹوں

شہریوں کا خون بہاتے ہیں۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خوارج کا احتجاج مذاکرات (dialogue) اور پُر امن مصالحت (peaceful)

(settlement of dispute) کے خلاف تھا جسے سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام نے جنگ صفین کے موقع پر ”تحکیم“ کی صورت میں اپنایا تھا۔ جب تک فضا جنگ جاری رہنے کے حق میں تھی خوارج حضرت علی علیہ السلام کے لشکر میں لڑنے کے لئے پیش پیش تھے۔ جونہی آپ علیہ السلام نے خون خرابے سے بچنے کے لئے تحکیم یعنی ثالثی (arbitration) کے راستے کو اپنایا تو وہ پُر امن مصالحت اور ثالثی کے عمل کو رد کرتے ہوئے سیدنا علی علیہ السلام کے لشکر سے نکل گئے۔ آپ علیہ السلام کو معاذ اللہ کافر کہنے لگے اور واضح طور پر باغی اور دہشت گرد گروہ تیار کر کے نام نہاد جہاد کے نام پر حضرت علی علیہ السلام اور اُمت مسلمہ کے خلاف برسرِ پیکار ہو گئے۔ اپنے منظم ظہور کے وقت انہوں نے یہ نعرہ لگایا تھا۔

## نیوں کو پہچاننے کے امور

1. مولانا علی یا کسی غیر نبی کو نبیوں سے افضل بتائے (کافر) 2. جمل و صفین میں حق پر مولاتھے دوسرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی خطائے اجتہادی جس کی وجہ سے کسی صحابی پر طعن سخت حرام ہے

جلد ۲۹

فتاویٰ رضویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امور عترتین صدیق طلب درجناب مولانا مولوی احمد علی شاہ صاحب مرزاپوری

(۱) سید احمد خاں علی گڑھ اور اس کے متبعین سب کفار ہیں۔

(۲) راہی کی قرآن عظیمہ کی قص کہے یہ من علی کرم اللہ وجہہ یا کسی میر نی کہ ہیں۔ سچین شمس اسلام میں سے کسی سے افضل بتائے اور نہ سے۔

(۳) رافضی تہرانی فقہاء کے نزدیک کافر ہے اور اس کے گمراہ، بدعتی، جنبی ہونے پر اجماع ہے۔

(۴) جو مولوں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھرات شیخیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر قسے ہیں میں فضیل و بدو گمراہ مخالفہ مست سے۔

(۵) حب جمل و صفین میں حق پرست حق پرست امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ توفیقہ مگر حضرت صاحب کرام حق نہیں کی خطائے اجتہادی تھی جس کی وجہ سے اس پر طعن سخت حرام، اس کی نسبت کوئی کلمہ اس سے راجع نہ تھا نہ کا کتاب شک نفس سے اور خراج ارادہ ہست جو کسی صحابی کی شان میں کلمہ طعن، تہنیکہ، نہیں۔ اچانے فاسق مانے، اس میں سے کسی سے بغض رکھے مطلقاً رافضی ہے۔

(۶) صد ہا سال سے درجہ اجتہاد مطلق تک کوئی دامل نہیں ہے بے وجوں و اجتہاد تقید فرض، غیر مقلدین گمراہ بدعت ہیں۔

(۷) اہلسنت صد ہا سال سے چار گروہ میں منحصر ہیں جو ان سے عارف سے بدعتی ناری ہے۔

(۸) دہلیہ کا معلم اہل امن صہابہ و ہادی محمدی اور معلم ہانی اسماعیل دہلوی معتقد تقویۃ الایمان و انوں حب گمراہ بدعتی تھے۔

(۹) تقویۃ الایمان و صراط مستقیم و رسالہ بکروری و تہذیب العینیں تصنیف اسماعیل دہلوی مرتبہ صلاتوں، گمراہیوں اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہیں۔

(۱۰) مسائل مسائل مولوی الحق دہلوی خط و مرد و مسائل و مقالات اہل سنت و مقالات، ہجور سے بند ہیں۔

## فتاویٰ رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

29

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

پاکستان



حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیک بلند مرتبہ اور فاضل صحابی ہیں۔

543

کتاب فضائل مصطفیٰ

و دنیا قبولی کا طرقت سوا کر کے نماز پڑھی، شمس نے کہا وہ اصحابِ بیعت رضوان ہیں، عطا داد اور محمد بن کعب نے کہا وہ اہلِ بدعت ہیں۔

فاطمی میاں نے کہ ہے کہ علامہ ابن عبد البر اور ایک جماعت کا یہ نظریہ ہے کہ ہمیں مسئلہ اندرونِ اسلام کی حیثیت  
کی جو حمایتِ دولت کو گھنے و بھر میں زندہ رہنے والے سب سے افضل ہیں، لیکن علی الاطلاق یہ قول نا پسندیدہ  
اور مردود ہے، نیز علی کا اس میں بھی اختلاف ہے کہ اخصیثت کی یہ ترتیب قطعی سے باطل نہیں، اور کیا یہ ترتیب  
علامہ ابن احنبل کے اختیار سے ہے یا حضرت طاہر کے اختیار سے ہے، اسی طرح حضرت دائود اور احمد بن محمد رحمہما  
الفرقہ ان کی اخصیثت میں بھی اختلاف ہے اور حضرت دائود اور حضرت طاہر رحمہما اندرونِ اسلام کی اخصیثت میں بھی اختلاف ہے  
حضرت فہم بن رحمہما اندرونِ اسلام کی غرضت یا اجماع صحیح ہے، وہ مظلوم و شہید کے گھنے اور ان کے قاتل فلاح  
ہیں، اگر انہی قاتل کرنے کے اسباب معلوم اندرونِ غنطیہ ہیں، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں نقل کا کوئی مدعی نہیں تھا،  
حضرت عثمان کے قتل میں کوئی صحابی شریک نہیں تھا۔ پھر انہی میں سے ایک ایک حملہ کر کے ان کو شہید کر دیا اور اس  
دقت پیدا کرتی ہے۔

صحابہ کرام کی باہمی جنگوں کے متعلق اہل سنت کا منظر یہ ہے

حضرت سہادہ رضی اللہ عنہ نمبر ایک : جنگ  
حضرت سہادہ رضی اللہ عنہ داخل صحابی ہیں، صحابہ کرام  
ہیں جو جنگیں ہر زمانہ میں ہر زمانہ کو کرتے رہے۔ ان کا مقصد ہر زمانہ میں  
تاکید علیہ اہل عدلیہ ہیں، جنگ اہل عدلیہ سے دوسرے دھڑائی یا منافقت میں جو فریق کی ایک تادیب یا تلقین، اہل اس اختلاف  
کی جیسے کہ اہل عدلیہ و عدالت اہل نیکی سے جدا ہیں، ہوتا کیونکہ وہ سب جتن جتنے اہل عدلیہ کو کھینچ رہے ہیں، اجتہاد و اختلاف  
مذاہب جرح کے لئے ہے کہ جتنی کہ قضا میں اہل عدلیہ کے مسائل میں اجتہاد و اختلاف ہے اس سے کسی فریق کی  
تحقیق لازم نہیں آتی، ان جنگوں کا سبب یہ تھا کہ اہل صحابہ ان پر مشتمل رہ گئے تھے، اہل عدلیہ و عدالت کی طرف سے  
ان کا اجتہاد اختلاف برپا تھا، اس معاملہ سے خارج کی تین قسمیں ہیں، (۱) جن صحابہ پر اجتہاد سے یہ تکلف ہوا کہ  
وہ حق پر ہیں اور ان کا اختلاف اتفاقی ہے، اس لیے ان پر اپنی جماعت کی نعمت اور اپنے مخالف سے جنگ کرنا  
واجب تھا، سو اہل عدلیہ نے ایسا ہی کیا، (۲) جن صحابہ پر اجتہاد سے اس کے بغیر کوئی ظاہر ہوا، بلکہ حق دوسری جانب  
ہے، اس لیے ان پر ایسی جماعت کی مخالفت کرنا اور اپنی جماعت سے قتال کرنا واجب تھا، (۳) جن صحابہ پر یہ ظاہر تھا  
مشتبہ ہو گئے اور وہ حیران رہے اور کسی جانب کو ترجیح دے سکے اس لیے وہ دونوں فریقوں سے جنگ  
سے اس میں کھینچ رہے تھے، کیونکہ اس وقت تک کہ مسلمانوں سے جنگ کرنا جائز نہیں ہے  
جب تک کہ کسی دلیل سے یہ ظاہر نہ ہو رہے کہ حق کیسے کھانے کا مستحق ہے، اگر کسی فریق کی ترجیح ان پر  
ظاہر ہو جاتی تو ان پر اس کی حمایت میں ان کے مخالفین سے قتال کرنا واجب تھا، سو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم متفق  
ہیں کہ اس وجہ سے اہل حق اور عدلیہ کی ذکر و گورگہاں اس پر جماع ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عدلیہ میں کافر نہیں  
وہ ان کی شہادت اور عدلیہ کی قبول کرنا واجب ہے۔

۱۳۴۵ - علامہ مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی، خیرات المسکین ص ۷۲، مطبوعہ دارالحدیث، لاہور، ۱۳۴۵ھ

المجلس

وَقَالُوا كَذِبًا عِنْدَ رَبِّهِمْ قَوْلًا فَاخْتُوا كُلُّهُمْ لَمَّا سَأَلُوهَ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ أَكْفَرُ

شرح صحیح مسلم

جلد سیادیں

الصحية والذباح، الاضاحي، الاثنية، العلباس والزيينة،  
الذباب السلام، قبل الحيات وغيره، الشعر، الرضا، الفضائل

تصنیف  
علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحیثمہ دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸



Althea

### ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے ساتھ حسن ظن رکھا جائے اور جو ان کے آپسی معاملات تھے اس میں پڑنے سے بچا جائے

ويتوجه في هذا الحديث الكلام في دماء الصحابة وقتالهم والناس في ذلك غير  
واسرار ، واضطراب من المقالات واختلاف ، والذي عليه جماعة أهل السنة والحق

- (١) لم يرد في المتن ، ب النهي عن القتال في القتلة رقم (٤٢٤٨) .  
(٢) من ج (٣) البحري ، ك النيات ، ب قول الله ﴿ وَمَنْ أَحْيَاهَا ﴾ ٩ / ٥  
(٤) من ج (٥) الأعلام ٧٩  
(٦) سبق في ك الإيمان ، الأحاديث من (٣) ٢ - ٨

شرح صحيح مسلم للقاضي عياض  
المستعنى

إحكام المجلد في فوائد مسلم

إعداد قام القارئ أبي الفضل عياض بن موسى بن عياض بن يحيى  
ت ٥١٤ هـ

تخفيف  
الدكتور نجيب بن اسماعيل

٢٢٢ / كتاب الفتن / باب إذا تواجف المسلمان ببعضهما

قيل يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَذَا الْقَاتِلُ ، قَمَا بَالُ الْقَتُولِ ؟ قَالَ : إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ

حسن الظن بهم والإمساك عما شجر بينهم ، وطلب أحسن التأويل لفعلهم ، وأنهم  
مجتهدون غير فاضلين بمصيبة [ ولجأهارة ] بذلك ، وطلب صحت (٣) للدين ، بل كل  
عمل على شاكلته ، وبحسب ما أده إليه اجتهاده ، لكن منهم للمخطئ في اجتهاده ومنهم  
المصيب ، وقد رفع الله [ الحصر ] (٣) أخرج عن المجتهد المخطئ في فروع الدين ، وضعف  
الأجر للمصيب وقد وقف الطبري وغيره عن تعيين الحق منهم

وعند الجمهور أن علياً وأتباعه مصيبون في ذنبهم عن الإمامة ، وقتالهم من تاريخهم  
فيها ، إذ كان أحق الناس بها وأفضل من عني وجه الدين حينئذ وغيره ناول وجوب القديم  
تعبير النكر في طلبة قتلة عثمان الدين في حسكر علي ، وأنهم لا يقطعون (٤) البيعة ولا  
يعتقدون (٥) إمامة ، بقضوا ذلك ولم يطلبوا سوى ذلك ، ولم ير هو دفعهم ، إذ الحكم  
فيهم للإمام وكانت الأمور لم تستقر استقرارها ، ولا اجتمعت الكلمة بعد وفيهم عدد ،  
ولهم شوكة ومنعة ، ولو أظهروا تسليمهم أولاً والقصاص منهم لاضطرب الأمر ، وابت  
احيل ، ومنهم جماعة لم يروا المدخول في شيء من ذلك ، محتجين بنهي النبي ﷺ عن  
الناس بالفتن ، والنهي عن قتال أهل الدعوة ، كما احتج به أبو بكر في كتاب مسلم في  
هذا الحديث على الأحنف ، وعذروا الطائفتين بتأويلهم ، ولم يروا إحداهما باغية  
فيقاتلها . وإما غير أهل الحق فلهم في ذلك مقالات بشعة شعبة يستمس من ذكرها

دعاگو

نعمان عطاری

الجزء الثامن

# حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میرے صحابہ کے متعلق

خوش عقیدہ رکھا وہ میرے حوض پر آئے گا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

المعجم الاوسط للطبرانی (جلد اول) 552 باب الالف احمد بن الحنفی الدمشقی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَنْ خَابَ شَيْئًا فِي الْإِسْلَامِ

كَانَتْ لَهُ ثَوْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

1025 - خَلَّفْتُ أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ

كَتَابَ تَالِيٍّ قَالَ: مَا مُحَمَّدٌ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ، ابْنُ أَبِي الرَّهْزِيِّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي شِهَابٍ الرَّهْزِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَفِظَ فِي أَصْحَابِي وَرَدَّ عَلَى حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يَخَفِظْ فِي أَصْحَابِي لَمْ يَرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مِنْ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کے متعلق خوش عقیدہ رکھا وہ میرے حوض پر آئے گا۔ اور جس نے میرے صحابہ کے متعلق اچھا عقیدہ رکھا وہ وہ قیامت کے دن مجھے دوزخ سے ہی دیکھے گا۔

1026 - خَلَّفْنَا أَحْمَدُ بْنُ تَالِيٍّ قَالَ: مَا

سَعِيدُ بْنُ غُرَّةٍ الْبُصْرِيُّ قَالَ: مَا عَلِيُّ بْنُ غَابِسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ كَثِيرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَهْلَ الْمَشْجَعِ الصَّلَاةَ أَنْ يَقُولَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: وَكَانَ عُمَرُ يُعَلِّمُهُمْ وَيَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

حضرت عمرؓ میں مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو سکھاتے تھے کہ جب ہم نماز شروع کریں گے تو یہ پڑھیں: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔ اور حضرت عمرؓ خطاب رضی اللہ عنہ ایسی کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو یہ ہی سکھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی پڑھا ہے۔

1027 - خَلَّفْنَا أَحْمَدُ بْنُ تَالِيٍّ قَالَ: مَا يَخْفُوبُ بْنُ

خُنَيْسٍ بِنِ كَثِيرٍ قَالَ: مَا أَبُو إِهْرَاجِمُ بْنُ عُمَيْيَةَ عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو الوداع کرتے تو یہ

1025- انظر مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 19-20

1026- انظر مجمع الزوائد جلد 2 صفحہ 109

1027- أخرجه الترمذی فی المعجم جلد 2 صفحہ 499 رقم الحديث: 3442 (صالح أسود ع الله فيسك وأمانك

الخ) وابن ماجه فی الجهاد جلد 2 صفحہ 943 رقم الحديث: 2826 وأبو داود فی الجهاد جلد 3 صفحہ 34 رقم

الحديث: 2600 وأحمد فی المسند جلد 2 صفحہ 11 رقم الحديث: 4923

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الاوسط کی احادیث  
کلاسیکی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سہل اردو ترجمہ مع تخریج

## المعجم الاوسط

اول

تأليف: الإمام الحافظ أبو عبد الله محمد بن أحمد بن حنبل النخعي البصري

علاوة على حاشية شتی میاگونی

مکمل و جامع و مفید و دلچسپ و دلکش و دلجو



بروکیسٹو بکس

عطار



حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے مابین معاملہ اجتہاد پر تھا اور حضرت معاویہؓ کی طرف سے کوئی مداخلت نہ تھی

ابصمهم ومن اذام صد اذانی ومن اذانی صد اذی الله ومن اذی الله بوشك  
أن يأخذهم أخرجه الترمذی ولنا علی هذا الحديث كتابة مختصرة (وما جرى بين  
معاوية وعلی رضی الله عنهما) من الحروب بسبب طلب تسليم قتلة عثمان رضی  
(الاسل الثامن وما جرى بين معاوية وعلی رضی الله عنهما الخ) جواب عما  
عساه أن یقال

- ۱۵۸ -

## سگہ در صحابہ و اہل بیت (نعمان عطاری)

الله عنه لمعاوية ومن معه لما بينهما من بقوة العمومة (كان مبنيًا على الاجتهاد)  
من كل منهما (لا منازعة من معاوية) رضی الله عنه (في الامامة اذ ظن علی)  
رضی الله عنه (أن تسليم قتلة عثمان) علی الفور (مع كثرة عشارم واختلاطهم  
بالسكر يؤدي الى اضطراب أمر الامامة) العظمى التي بها انتظام كل أهل الاسلام  
(خصوصًا في بدايتها) قبل استحكام الامر فيها (فراى التأخير) أى تأخير  
تسليمهم (أصوب الى أن يتحقق التمكن) منه (ويقتطعهم) أولاً قاولاً (فان بعضهم  
عزم علی الخروج علی علی وقتله لما فادى يوم الجمل بأن يخرج عنه قتلة عثمان  
علی ما قل في القصة من كلام الأشتر النخعي أن صح) ذلك (واؤه أعلم) أصبح



حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں

ابہنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے باہمی اختلاف کی بنا پر کسی بھی صحابی پر طعن کرنا حرام ہے

۹۷ - کتاب الفتن

۳۴

مہور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقاتل الباغين، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة في ذلك على من ضعف عن القتال أو فصر نظره عن معرفة صاحب الحق، واتبع أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من الصحابة بسبب ما وقع لهم من ذلك ولو عرف الحق منهم لأهم لم يقاتلوا في تلك الحروب إلا عن اجتهاد وقد جاء الله تعالى عن المحطى في الاجتهاد، بل ثبت أنه يؤجر أحرًا واحدًا وأن المصيب يؤجر أحرين كما سيأتي بيانه في كتاب الأحكام، وحمل هؤلاء الوحد المذكور في الحديث على من قاتل مع تأويل سائغ من محمد بن حنبل الملقب، ولا يرد على ذلك منع أن يذكره الأحناف من القتل مع على لأن ذلك وقع عن اجتهاد من أن يحكمه أداه إلى الامتناع والمخاض احباطا لمسه ولي قصه، وسيأتي في الباب الثاني بعد مراد بيان ذلك أن شاء الله تعالى، قال الطبري، لو كان الواجب في كل اختلاف منع من اثنين أهم منه طردوا افتاد وكسر القسوى لما أقبح حد ولا أظلم مائل، ولوجده أهل القسوى سيلال ارسك المهرمان من أحد الأمور وسلك انبعاث ومن الحرم ما جاء به وبك المسير أدب عليه بأن يعرف عدوه ولا يظلمه، هذا هو رأي واحد عارف بالأمر بالاجتهاد

دعا کا طالب  
نعمان عطاری

فَتْحُ الْبَارِي

فتح صحيح الإمامين أبي عبد الله وأبي حنيفة النعمان

إمام الحنفية  
أحمد بن علي بن حنبل  
العسقلاني  
۸۰۷ - ۲۴۱

تمام صحابہ کرام مجتہد تھے اس لیے  
لے جنہوں نے اجتہاد پر غلطی کی ان کو ایک لکھ لے گا

۹۷ - کتاب الفتن

۳۴

مہور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقاتل الباغين، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة في ذلك على من ضعف عن القتال أو فصر نظره عن معرفة صاحب الحق، واتبع أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من الصحابة بسبب ما وقع لهم من ذلك ولو عرف الحق منهم لأهم لم يقاتلوا في تلك الحروب إلا عن اجتهاد وقد جاء الله تعالى عن المحطى في الاجتهاد، بل ثبت أنه يؤجر أحرًا واحدًا وأن المصيب يؤجر أحرين كما سيأتي بيانه في

وہ کہتا ہے  
دوسرے ائمہ کو  
بجھڑنا

فأخرج الطبري بعد صحيح عن حماد بن عمار عن عمرو بن سنان قال، قلت له رأيت أموال الأئمة ما كان، قال سمعت لأحلف قال، سمعنا فإذا الناس يذهبون في وسط المسجد - يعني السوق - وهم على والرء وظلمة وسط رء جاء عثمان، فذكر قصه مشاهدته له في ذكر منابه، قال لأحلف، فقلت ظلمه والرب هلك، لو لا أرى هذا الرجل - يعني عثمان - إلا مغرورا، من تأمراني به؟ لا، بل، هدمنا مسك ظفيرة عائشة و

لکھنے والے

امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں برحق نظر جس پر اہلسنت قائم ہیں وہ یہ ہیں کہ صحابہ کرام کے مابین ہونے والے اختلافات کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے ان کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے اور یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ مجتہد تھے

۲۲۸

۶ - صحابہ کرام / باب (۲۲)

بيان المحامي والأحكام: قوله: والنصر هذا الرجل يعني: علي بن أبي طالب، رضي الله عنه، ووقع في رواية الإسماعيلي يعني: علياً، ووقع للمغازي في الفتن: وأريد نصرة ابن عم رسول الله ﷺ. وقال الكرمانلي: وقيل: يعني عثمان، رضي الله عنه، قلت: هذا بعيد، ويرد ما في الصحيح. قوله: وإذا القى المسلمان سيديهما وفي الرواية الأخرى: وإذا توجه المسلمان، أي: إذا ضرب كل واحد منهما وجه صاحبه، أي: فاته وجلسه. قوله: ولا تقتل والمقتول في النار قال عياض وغيره: معناه إن جازعنا الله تعالى وعالهما كما

عقیدہ اہلسنت صحابہ کرام کے درمیان  
جو معاملات ہوئے اجتہاد پر مبنی تھے

الحديث، والعلية أبي بكر في الصحيح... الحديث. وقال هؤلاء: لا يقتل، وإن دخلوا عليه وطلبوا قتله، وإن لم يدافعوا عنه، لأن الطالب متجاوز، وهذا ملحق أمر بكرة وغرة، وغيره. طبقات ابن سعد مثله: ابن سعد

قال الأولون لظهور الفساد واستطالوا، والحق الذي عليه أهل السنة الإصااك عما شجر بين الصحابة، وحسن الظن بهم، والتأويل لهم، وأنهم مجتهدون متأولون لم يفسدوا معصية ولا محض الدنيا، فمنهم المخطيء في اجتهداه والمصيب، وقد رفع الله الحرج عن المجتهد المخطيء في الفروع، وضعف أجر المصيب، وتوقف الطهري وغيره في تعيين المصحق منهم، وصرح به الجمهور وقالوا: إن علياً، رضي الله عنه، وأشياعه كانوا مصيبين إذ كان أحق الناس بها، وأفضل من على وجه الدنيا حيث.

بها، وأفضل من على وجه الدنيا حيث.





رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
 ابن خلدون لکھتے ہیں حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو

معاہدہ ہوا اس میں ان کا طریقہ اجتہاد تھا اور ان میں سے کوئی بھی باطل پر نہیں تھا

دعا کا طالب

نعمان عطاری

مقدمہ

ابن خلدون

فلسفہ تاریخ تمدن و موارض تمدن پر جامع بحث  
 اور بصیرت افروز تاریخ نکات کا بیان

۳۳۵  
 حضرت اسراف کی حیثیت سے قابل خدمت ہے اگرچہ ایمان طاعت قابل خدمت ہے نہیں ہوا  
 وقت ہے جب اسراف ہو اور اس درمیان راہ سے ہٹ جائے اور اگر کوئی درمیان راہ سے ہٹ جائے تو اس کے مصارف حق فی راہ  
 میں اور سب طرحوں پر ہوں تو ان کے لیے بھی ایمان نکات اور آخرت کے حاصل کرنے پر مددگار ثابت ہوں گے  
 جب وقت رخصت ہو جائے تو ان کے لیے بھی ایمان نکات اور آخرت کے حاصل کرنے پر مددگار ثابت ہوں گے

مسلم احمد رضا  
 تمام صحابہ کرام  
 حاصل ہیں

فقہ کے زمانے میں صحابہ کا طریقہ حق و اجتہاد تھا جب حضرت علی و حضرت معاویہ کے درمیان فتنہ نے سرائی  
 جو مصیبت کا سرخی تیرہ تھا تو اس میں بھی صحابہ کا طریقہ حق و اجتہاد تھا ان کی ہر ایک حرکت حق و امت کے لیے تھی  
 اپنے لیے یا عوام کے لیے نہ وہ اپنے لیے نہیں بلکہ عوام کے لیے تھے اب اگر وہ اس صورت میں رہتے ہیں اور بدایں و ممد تہی راہ  
 کو نہ دیکھتے ہیں لیکن حقیقت میں بات یہی تھی کہ حق میں ان کا اجتہاد مختلف تھا اور اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق یہ ایک دوسرے  
 کو غلطی پہنچتا تھا اور وہ حق ہی کے لیے بڑے تھے اگرچہ حضرت علی کا اجتہاد صحیح تھا اور حضرت معاویہ کا اجتہاد غلط تھا۔ تمام  
 بزرگ پر حضرت معاویہ باطل کے ارادے سے قائم نہ تھے بلکہ حق کے ارادے سے قائم تھے۔ یہی حال اس زمانہ سے تمام  
 مسلمانوں کا تھا کہ یہی باطل کے مطابق سب حق پر قائم تھے باطل کی طرف کوئی بھی جہاد سوانہ فوق اتنا تھا کہ کسی کا  
 اجتہاد حق تھا اور ان کا جہاد اور مسند و قیام پر بھی ثواب ملتا ہے۔

اسی حضرت فرماتے ہیں انہی معافیہ لفظوں میں کہ اگر اسی کا اشرافہ قہرات مقدس میں منجھو ہے اللہ رب کی  
سلطنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سلطنت ہے اور ہے شعی رسول اللہ  
ہے شعی ہے اور کہ ایذا دینا اللہ تعالیٰ کو ایذا دینا ہے۔

حضرت سید محمد علی بن ابی طالبؑ کے چچا زاد بھائی کی طرف سے الاحقرہ میں مندرجہ بالا مرقعہ

ہوئی آخر وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیدا ہوا۔ بعد یہ کو کج رہا۔ اس کے سامنے کھڑا رہا۔ اس کی عظمت شام میں ہو گئی۔  
 (تو یہ معنی یہ کی بات تھی کہ چرچہ عظمت ہے۔ مگر کس کی؟ فقیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ علم کی ہے۔ علم محمد رسول اللہ  
 تعالیٰ پیغمبر ملی ہو۔ اور ان کو احسان کی یاد رکھو، کہہ گئے کہ اس میں (علاقہ کے) رحلت سے چپ چاپ آگے دیکھو کہ کھلتی ہے۔ اور یہ کہ  
 نہایت میں خیمہ ہر کے صحابی ان کو دیکھ کے (۲۰) برس سے صاحبِ امتیاز جو تھا اس کے اسے نورانی اور اسے انسانی  
 (خبر ہو گئے۔) (۲۱) عیسیٰ (باللہ) (نہیں) میں میں ہے یا اگر اسے ملے (اور شکیں بہت ہے۔) یہ چاہو کہ یہ (خبر) (حقیقت  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے) (خبر) سے (اور ان کی یہ) (حق) تبار (و تعالیٰ فی الہ) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰)  
 مگر اسے اللہ تعالیٰ نے رکت و امن رست (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰)  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب عمر شیخوں کو کلماتِ صحبت سے کُل شیخوں کی (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰)  
 اور انظر عمرہ و توبی (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ملوک اسلام اور عدالت محمدیہ کے بانی و شاہین کی طرف توجہ و تہنیت میں اس حدیث کے  
موردہ بیسکۃ و مهاجرۃ صریحہ و منکبہ بے شمار۔

وہی تحریر "ماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہ لکھا کہ "میرے کو بڑے بڑے علمداروں کی عظمت شام میں ہو گئی۔  
 (تو انہی معاذیہ کی باتیں اچھے سمجھتے تھے، مگر ان کی "گھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی "غیر محمد رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث کو غرض کر دیا، ہر قسم کے رسوں نے چپ چاپ) کہ: "یا کہ اس حدیث سے ہماری حوا  
 و آیت میں غیبی ہمد کے مصداقوں جو گوں نے (۱۰۰) سے صحابہ میں جو قرآن کے سے خورشید و اسے (فصل  
 و شمس ہو گئے، اور عید ڈا ہلہ نہیں) ان طعن نے یاد کرے گئے "ا" شامی سخت سے انہی یہ جاد کہ یہ "مشکی و حقیقت  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے "شمس سے "اس کی اپنی حق تبارک و تعالیٰ کی اپنی "اور جنم کا "ان کی جذبات جس کی رہ

[illegible]

Page 336 of 700

فتاویٰ رضویہ

مع خراج و در حوضی مملکت

**POSTERBOARD**

٢٩

ア・エ・イ・ウ・エ・オ



روح کا طوطا

**السلامة العامة**

البحرین عظیمی

# امام نسائی فرماتے ہیں جو حضرت معاویہ پر طعن کا ارادہ

رضوان اللہ علیہم اجمعین

## کرتا ہے تو اس کا اصل مقصد صحابہ پر طعن کرنا ہے

ثم روى بإسناده عن أبي الحسن علي بن محمد القاسبي، قال:

سمعت أبا علي الحسن بن أبي هلال يقول: سئل أبو عبد الرحمن النسائي عن معاوية بن أبي سفيان صاحب رسول الله ﷺ، فقال: إنما الإسلام كدار لها باب، فباب الإسلام الصحابة، فمن أذى الصحابة إنما أراد الإسلام، كمن نقر الباب إنما يريد دخول الدار، قال: فمن

(۱) في حواشي السح قول المؤلف «يعني في جيبه» قال شار وفي معجمات اللغة مادون الإبط إلى المكشع وفي «تذكرة الحفاظ» للذهبي (۷۰۰/۲). خصيه وفي الوافي للصفدي (۴۱۷/۶). خصيته، وذكر للمحقق أنها بغير إصجاب في أصل المخطوط وفي طبقات السبكي (۱۶/۳) وشذرات ابن السكيت (۲۴۰/۲) خصيته والظاهر أن المحققين أبدلوها لأنها وردت بغير إصجاب كما أشاروا في التعليق. وقال ابن خلكان في «الوفيات» ۷۷/۱ «عما رآوا يدفعون في حقه حتى أخرجوه من المسجد وفي رواية أخرى يدفعون في خفيه وداسوه»

(۲) يعني ابن عساكر حافظ الشام

(۳) في ذلك: عن

تَهْدِيَةُ الْإِسْلَامِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ

لبي فظ لبق جمال الدين أبي النجاشي يوسف الحري

٦٥١ ٦٧٤

المجلد الأول

جميع الحقوق محفوظة وتكون

أدوية وشايعات معروف

وغيره من الكتب التي كتبت في الآداب

جامعة دمشق

دعاگو



نعمان عطاری

مؤسسة الرسالة



امام نووی فرماتے ہیں معاویہ کے اس قول میں تصریح نہیں ہے کہ انہوں نے سعد بن ابی وقاص کو مولا علی کو برا کہنے کا حکم دیا تھا بلکہ ان سے برا نہ کہنے کا سبب دریافت کیا تھا

Ataunnabi.com

نعمان علی عطاری

Ataunnabi.com

۹۶۴

شرح صحیح مسلم

کتاب فضائل الصحابة

مقدم کرنے میں صحابہ نے فعلی کی نیکنی دکھانے کی ہے۔ اسی حدیث میں مدافعت اور لڑائی کی دلیل نہیں ہے۔ البتہ اس میں حضرت علی کی ایک غیبت کا بیان ہے اور غلط فہمی کے ان سے افسوس کے الفاظ ہیں۔ البتہ یہ اس حدیث میں حضرت علی کے علیہ وسلم کی دلیل ہے کیونکہ یہی اصل دلائل ہیں۔ علم و حکم سے مزین ہو کر، جاتے وقت ان کو دینے میں تامل نہ کیا تھا۔ ذکر وصال کے وقت تمام عالم اسلام میں مسلمانوں کا علیہ بنایا تھا۔ نیز اس حدیث میں حضرت علی کو حضرت ابراہیم سے تلمیح دیا ہے اور حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ کے بعد علیہ نہیں جاتے تھے بلکہ حضرت ابراہیم کا حضرت موسیٰ کی زندگی میں حضرت موسیٰ کی وفات سے چالیس سال پہلے میلاد تھے یہ اختلاف امر گہرا تھا۔

مفسرین کے نزدیک یہ حدیث شیعیان کے عقائد کے برعکس نتیجہ پر دلاتی ہے کہ یہی حضرت ابراہیم حضرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الطيبين الطاهرين  
الذين هم خيرة البرية  
الطاهرة

شرح صحیح مسلم

حضرت معاویہ کا حضرت سعد سے حضرت علی کو برا نہ کہنے کی وجہ دریافت کرنا | حدیث نمبر ۹۶۴

معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تمہیں ابوزراب کو برا کہنے سے کیا چیز ملے ہے؟ علامہ نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

علامہ نے کہا ہے کہ اس قسم کی احادیث کی تاویل کرنا واجب ہے، حضرت معاویہ کے اس قول میں یہ تصریح نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضرت علی کو برا نہ کہنے کا حکم دیا تھا، بلکہ ان سے برا نہ کہنے کا سبب دریافت کیا تھا، اگر آیاتم ان کو تقویٰ اور پرہیزگاری کا وجہ سے برا نہیں کہتے یا اس کا کوئی اور سبب ہے، اگر تم ان کو تقویٰ اور پرہیزگاری کا وجہ سے برا نہیں کہتے تو تم حق پر ہو اور تمہارا نظریہ درست ہے اور اگر اس کا کوئی اور سبب ہے تو اس کو بیان کرو، غالباً حضرت سعد کا تعلق اس جماعت سے تھا جو حضرت علی کو برا کہتی تھی اس کے باوجود وہ حضرت علی کو برا نہیں کہتے تھے، اس وجہ سے حضرت معاویہ نے یہ سوال کیا، اس حدیث کی دوسری تاویل یہ ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت سعد سے یہ دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم حضرت علی کی رائے کو غلط نہیں کہتے اور لوگوں سے ہمیں کہتے کہ ہماری رائے اور اجتہاد صحیح ہے اور حضرت علی کی رائے اور اجتہاد غلط تھا۔

الاصحیح والذکر  
الاکتاب السلام قبل

علاء  
شیراز

فریدنگاہ



١١٩

٤٧٨٢ - حدثني أبي عن مائت إسماعيل بن عبد الله بن رافع  
أخبرني عن نوح بن هبة عن أبي بصير عن الحسن بن علي بن فضال ولا  
يوس<sup>(١)</sup>؟ ولا يوس<sup>(٢)</sup>؟

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو سب کرنے کی وجہ سے مروان کو دو مرتبہ گورنری سے معزول کرنا۔  
بہر حال یہ نکتہ اپنی جگہ قابل تحقیق ہے کہ لفظ "سب" میں وہ کیا الفاظ تھے؟ جس کو سب سمجھا گیا؟  
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مخالف اس روایت میں مروان کے سب کے الفاظ تو پیش کرتے ہیں مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اس عمل کی وجہ سے مروان کو معزول کرنا بیان نہیں کرتے۔ اس کی وجہ؟

عدد المراجع الكلي ١٣٥٠ المراجع ١/١٢٠٠ المراجع ١/١٢٠٠ المراجع ١/١٢٠٠ المراجع ١/١٢٠٠

1991, 1992, 1993, 1994

(۹) لیاده صحیح و نه افتاد

(۴) جبر، حبه، سار، الف

The image shows a book cover with a decorative border. The central panel contains the following text in Arabic script:

كتاب  
 في  
 تاريخ  
 العرب  
 من  
 قبل  
 الإسلام  
 إلى  
 اليوم



مرزا منکول کے مقلد ہیں طعنہ دیتے ہیں امیر معاویہؓ تمہارے ماموں ہیں اس لئے دفاع کرتے ہو۔ لیکن وہ ہمارے بھی ماموں ہیں اور اہل بیت کے بھی ماموں ہیں۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں امیر معاویہؓ ہم سب کے ماموں ہیں

الشریعة للأجری (جلد 3) 569 فضائل صحابہ کا بیان

عَدُّنَا زَوْجَ ابْنِ الْقَرْظِ الْفَرَسِيِّ قَالَ  
عَدُّنَا الْفَتْلَ بْنَ الْوَيْهَبِ بْنِ الْقَطْلِجِ  
الْقَرْظِيُّ قَالَ: عَدُّنَا مُعَلَّدُ بْنُ عَزَبِ  
الْأَنْبُوشِ الْهَجَلِيُّ. عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَبِي  
مَرْثَدَةَ الْفَسَّالِيِّ عَنْ مُعَلَّدِ بْنِ زَيْلَو عَنْ  
عَدُوِّ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْطَلِجِيِّ لَكَتَرِ الْعَدِيِّ  
لَعْنَةُ عَدُوِّ بْنِ الْوَيْهَبِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے  
ساتھ مصاہرت کا تعلق ہوتا جو ان کی بہن سیدہ  
ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ۱۶ لے سے ہے  
(امام ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سنہ

بَابُ ذِكْرِ مُصَاهَرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ أُمِّ  
حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
1988 - أَلَسْنَا أَنْ مُعَلَّدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ



قَالَ: الْمَوَدَّةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
بَيْنَهُمْ تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ. فَكَانَتْ أُمُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ محبت جو اللہ  
تعالیٰ نے ان کے درمیان پیدا کر دی تھی اس کی ایک صورت یہ ہوئی  
کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے

الشریعة للأجری (جلد 3) 570 فضائل صحابہ کا بیان

حَبِيبَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمُعَاوِيَةُ خَالَ  
الْمُؤْمِنِينَ  
ساتھ شادی کر لی تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین ہو گئیں اور  
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہل ایمان کے ماموں بن گئے۔

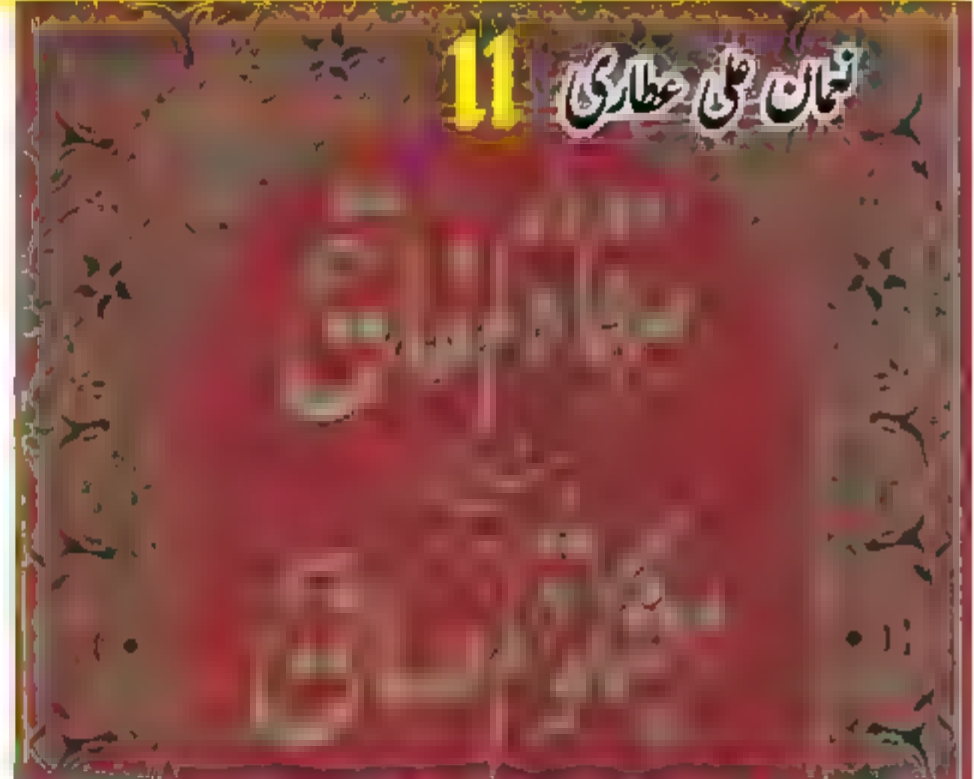
رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ملا علی قاری فرماتے ہیں جو کوئی امیر معاویہ پر لعن طعن کرے وہ قرآن و حدیث دونوں کا منکر ہے کیونکہ ان کے فضائل و مناقب قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔

مناقب منکرہ از موجدہ انوار  
 کتاب الفضائل والشمائل

وہیں ملاحظہ ہو کہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے تین بھرت کا ذکر ہے۔  
 ۱۔ ان میں سے پہلا کہ عقیل کہے جائیں گے۔ ۲۔ وہ مظلوم ہوں گے۔ ۳۔ ان کو قتل کرنے والی جہالت کا مرد ہوگا۔  
 چنانچہ تینوں پیشگوئیوں کی طرح پوری ہوئیں، جس طرح آنحضرت ﷺ کے فرمایا تھا۔  
 پھر میں سے شیخ عقیل اللہ بن ابی کتب میں دیکھا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ سے منسوب یہ دونوں باتیں حضرت  
 معاویہؓ پر افتراء ہیں جو غلط بات سے حدیث میں تخریج نام نہانی ہے اور دوسری بات کو صحابہ میں سے کسی سے بھی نہیں کہہ  
 سکتے۔ بلکہ وہ پہلی بات بل کو حند کے راستے میں متکاں کرتے رہے جس لہذا یہ حضرت معاویہؓ پر افتراء ہے انہوں نے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 جو امیر معاویہ پر طعن کرے  
 وہ قرآن و حدیث کا منکر ہے

ہوگا کیونکہ ان حضرات کے مناقب اور لطیف قرائن و سنت دونوں سے بھر  
 سکا ہے اور تعصب و تعسف کا شکار نہ ہوا ہو اور عقیدہ میں سادگی اختیار کی۔



لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ لوگ اس حدیث کو دیکھ کر اور اس کے محمول و مصدق کو جان کر حضرت معاویہؓ کے حق میں  
 زبان سے لعن و طعن کریں اور ان کی ذات کو بدف ملامت بنائے، کوئی اس طرح کرے گا وہ کتاب اللہ اور احادیث دونوں کا منکر  
 ہوگا کیونکہ ان حضرات کے مناقب اور فضیلت قرآن و سنت دونوں نے بیان کیا ہے، اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے انصاف  
 سے کام لیا ہو اور تعصب و تعسف کا شکار نہ ہوا ہو اور عقیدہ میں میانہ روی اختیار کی۔  
 تاکہ راہ ہدایت کی دونوں اطراف رخص و ناصیت میں نہ پڑے اور جمیع آل و صحابہ سے محبت رکھے۔

ملا علی وتاری لکھتے ہیں جبہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی صحابہ کرام کو برا کہے اسے سزا دی جائے بعض مالکیہ نے کہا اسے قتل کیا جائے

کتاب المتقرب

۳۱۱

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از جلد یازدہم

صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنے والے کے بارے میں شرعی حکم

شرح مسلم میں لکھا ہے جاننا چاہئے کہ صحابہ کرام کو برا کہنا حرام ہے اور عیب بڑے گناہوں میں سے ہے ہمارا دور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی صحابہ کرام کو برا کہے اس کو سزا دی جائے بعض مالکیہ نے کہا اسے قتل کیا جائے۔ قاضی عیاض ہیبتہ کہتے ہیں صحابہ میں سے کسی کو بھی برا کہنا گناہ کبیرہ ہے۔

حناف کا مذہب۔

ہمارے علماء سے اس حدیث کے ساتھ صحابہ کے لئے لعنہ نہیں (یونکر، عمر) کہنے اور مستوجب قتل ہے۔ مشہور ہے، شہداء و ائمہ کی تاب اللہ علیہم اجمعین جہنمی ہونے پر لکھتے تو کتب حدیث میں نہ آیا۔ حجت میں صحابی سے لعنہ جو لوگ اس پر اذیت کا قرآن پڑھتے ہیں کہ میں نے یہ کرنا پسند کیا ہے یا نہیں یا ان لوگوں میں سے کسی ایک کو برا کہنا سزا کا کامیاب مذہب ہے۔ تجھے اور مدعیات میں جتنا تجھے چاہے تو کہہ دے۔ پس اس کو قتل کر دیا گیا ہوگا۔ "نقد کر دے کہ بعد ان کی توہین میں ہوگی۔ پس اس کو قتل کا موقع نہیں، چاہے گا بدلہ لیں کر دیا جائے۔ اسی طرح صاحب شہداء و ائمہ میں اس حکم سے بھی لکھا ہے کہ لعنہ کو نہ لکھنا یا نہ پڑھنا کرنا کلمہ ہے، جو شخص حضرت علیؑ کو لعنہ پڑھتا ہے وہ مبتدع ہے اور جب مدعیات میں لعنہ لکھی گئی ہے تو حکم نکلیں۔

کتاب المتقرب

۳۱۲

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از جلد یازدہم

صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنے والے کے بارے میں شرعی حکم:

شرح مسلم میں لکھا ہے جاننا چاہئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حرام ہے، اور سخت بڑے گناہوں میں سے ہے، ہمارا دور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہے اس کو سزا دی جائے، بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ اس کو قتل کیا جائے۔ قاضی عیاض ہیبتہ کہتے ہیں صحابہ میں سے کسی کو بھی برا کہنا گناہ کبیرہ ہے۔



ملا علی قاری فرماتے ہیں معاویہ عدل اعلیٰ فضل اور بخیر صحابہ میں سے ہیں یہی بات ان کے درمیان جو جگہیں ہوئیں وہ سارے معاملات اجتہاد پر مبنی تھے اور وہ سب اپنے اجتہاد کو درست اور جائز ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے اور ان صحابہ کو مجتہدانہ مرتبہ حاصل تھا

معاویہ عنکبوت اور مجتہدانہ مرتبہ

افضلیت صحابہ  
شرح مسند ابوسعید  
سب سے افضل خلفاء و ائمه  
کے بعد حضرت ام قاروق  
و تمام صحابہ ہیں جس کو مشرک  
مشرک نہ سمجھا۔ میں اس کے بعد وہ انصار صحابہ ہیں۔ وہ اس مرتبہ بیعت  
کے بارے میں کوئی بھی برا خیال رکھنا یا ان  
کی شان میں کوئی بھی ایسی بات کہن جو مرتبہ صحابہ کے معنی ہو، اسی طرح مسموع ہے، جس طرح دوسرے صحابہ کے  
بارے میں کوئی نتیجہ نکال کر کسی کی تنقیص کرنا ہمارا مقام نہیں۔

واضح رہے کہ حضرت معاویہ عدل و اہل فضل اور بخیر صحابہ میں سے ہیں، ان کے بارے میں کوئی بھی برا خیال رکھنا یا ان  
کی شان میں کوئی بھی ایسی بات کہن جو مرتبہ صحابہ کے معنی ہو، اسی طرح مسموع ہے، جس طرح دوسرے صحابہ کے  
بارے میں کوئی نتیجہ نکال کر کسی کی تنقیص کرنا ہمارا مقام نہیں۔

وہ سارے معاملات ان کے اپنے اجتہاد سے تعلق رکھتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی صحابی ایسا نہیں تھا جس نے ان  
معاملات میں نفسانی تقاضوں، یا دنیاوی اغراض کے تحت شرکت کی ہو۔ وہ سب صحابہ اپنے اپنے موقف کے درست اور جائز  
ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے، اور اپنی باتوں و تنازعات کی تاویل کرتے تھے، چونکہ ان صحابہ کے اجتہاد کو مجتہدانہ مقام و مرتبہ  
حاصل تھا، اور مسئلہ میں ایک دوسرے سے اختلاف رائے رکھنے کا حق رکھتے تھے، اس لئے ان کے ان تنازعات کی بناء پر ان  
میں سے کوئی عدول کے مرتبہ سے خارج نہیں ہوگا، اور نہ اس کی حیثیت و مقام میں کوئی نقص آئے گا۔ کیونکہ ان صحابہ کے اجتہاد کو  
مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل تھا جیسا کہ ان کے بعد آئمہ مجتہدین کو مسائل میں مجتہدانہ مرتبہ حاصل رہا۔ اہل سنت والجماع کا مسلک  
یہ ہے کہ ان کے بارے میں زبان کھولتے وقت حق درجہ جائے، ان کے حق میں منہ سے وہی بات نکالی جائے جو تریف اور بھلائی  
کی ہو۔

انجام علی عطاری 11

KitaboSunnat.com



اہلسنت کا مزہب یہ ہے کہ صحابہ کرام کی جنگوں کے متعلق کف لسان کرنا اور ان کے متعلق حسن ظن رکھنا واجب ہے اور انہجوں کے متعلق یہ تاویل ہے کہ وہ سب مجتہد تھے

صحابہ کرام کی امامی جنگوں کے متعلق اہل سنت کا موقف  
 صدر المجلد ۱۲۲۱ھ میں شائع ہوا ہے۔ صاحب وزعمان اہل سنت  
 سے متعلقہ کتب و رسائل اور رسائل و رسائل

۱۔ سید محمد علی ہمدانی حلی ۱۳۳۱ھ تقریباً ۱۹۱۲ء میں شائع ہوا ہے۔  
 ۲۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔ ۱۲۰۰ھ تقریباً ۱۷۸۵ء میں شائع ہوا ہے۔  
 ۳۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔ ۱۲۰۰ھ تقریباً ۱۷۸۵ء میں شائع ہوا ہے۔

نہمان علی  
 عطامری

Ataunnabi.com

وَقَالُوا كَيْفَ تُبَيِّنُ الْقَوْلَ فِي قَوْلِ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ  
 اذْهَبْ إِلَى الْيَمَنِ وَلِذَلِكَ نَجْعَلُكَ آيَةً لِلْعَالَمِينَ  
 اذْهَبْ إِلَى الْيَمَنِ وَلِذَلِكَ نَجْعَلُكَ آيَةً لِلْعَالَمِينَ

# شرح صحیح مسلم

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اہلسنت کا مزہب ہے کہ مشاجرات  
 صحابہ پر اپنی زبان بند رکھیں کیونکہ وہ سب مجتہد تھے

کتاب لغت و خطوط

۸۹

جلد سید  
 شرح صحیح مسلم

علامہ ہمدانی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:  
 جو مسلمان بغیر کسی تاویل اور دلیل کے آپس میں جنگ کریں، متنازعہ صورت کی بناء پر جنگ کریں، خود ہمدانی کے مستحق ہیں۔  
 مگر اسے کہتے تھے ان کو جنہ کی سزا دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کو صاف کر دے۔ یہی جی اس کا مذہب ہے۔  
 صحابہ کرام میں جو ایسے میں تھے وہ اس طریقہ میں داخل نہیں ہیں، اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ صحابہ کرام کی جنگوں کے متعلق  
 کف لسان کرنا اور ان کے متعلق حسن ظن رکھنا ضروری ہے اور ان کی جنگوں کے متعلق یہ تاویل ہے کہ وہ سب مجتہد تھے۔  
 خود ہمدانی نے کسی مصیبت یا حصول دنیا کا قصد نہیں کیا، بلکہ ہر فریق کا اعتقاد یہ تھا کہ وہ حق پر ہے اور اس کا حق سب سے اول ہے۔  
 اس سے قتال کرنا واجب ہے تاکہ وہ امر اس کے خلاف نہ ہو۔ جو جگہ کہے ہیں اس سے پہلے حق اور صواب پر تھے اور پس خطا  
 پر تھے۔ خود وہ اپنی خطا میں منہ و دہانہ نہ کرتے کیونکہ وہ اجتہادی خطا تھی، اور مجتہد کو جب خطا تو حق ہو تو وہ گناہگار نہیں ہوتا۔ اہل سنت  
 کا مذہب یہ ہے کہ ان جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق اور صواب پر تھے۔ ان جنگوں کے مقتدا و حریفین کے خلاف  
 مستحب تھے جن کو صحابہ کرام کی ایک جماعت اس میں حیران رہی، اور وہ دونوں فریقوں سے لگ رہی اور انہوں نے کسی کے  
 خلاف جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ اگرچہ ان میں کسی جانب صواب کا یقین نہ تھا تو وہ اس کی مدد سے کبھی گمراہ نہ تھے۔

بزرگوار علم و ذکر تو یہ صفت انما افتخ

تصنیف  
 علامہ غلام رسول  
 شیخ الحدیث علامہ غلام رسول

تألیف  
 فرید بک ٹال

۱۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔ ۱۲۰۰ھ تقریباً ۱۷۸۵ء میں شائع ہوا ہے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

مستحق تمام رسول صبری ٹھہرتے ہیں جہود مسلمین کا اتفاق ہے کہ مولا علی و معاویہ کے درمیان جو جنگیں ہوئیں  
 علی حق پر تھے اور معاویہ کی خطا اجتہادی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عدد الباب ۱۰۰۰ شرح مستندہ بالحدیث (۱۰۰۰ جلد ۱) B38 ۵۶- کتاب الجہاد

میں اور اگر امام بن جائوں سے لال کرے تو مسلمان اس کی حمایت میں قاتل نہ کریں  
 میں جنگ کی حمایت میں قاتل کو ترک کر دیا تاکہ دین اور حق میں ان کا خاتمہ نہ ہو  
 اور جو فریق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا مذہب باطلی ہے اور اہل علم کے نزدیک یہی  
 حق ہے اس کی حمایت میں قاتل نہیں کیا وہ اس پر جہاد نہیں ہوئے اور انہوں نے ان لوگوں کو  
 جہاد نہیں کیا ان کی حمایت میں قاتل نہ کرے

جہود مسلمین  
 کا اتفاق ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی  
 جس پر آپ لہر کے مستحق ہیں

۱۰۳۳ھ

دعا ہے کہ اس  
 حق پر اس  
 میں ہوئی ہو  
 ہر ایک کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کا  
 مخالف باطلی ہے اور اہل علم کے نزدیک  
 حضرت علی اور حضرت معاویہ دونوں کی حیثیت  
 کی اس غلطی سے قارئین کو آگاہ کریں۔

حضرت علی اور حضرت معاویہ دونوں کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ برحق تھے

میں کہتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ بعض صحابہ نے اس جنگ میں حضرت علی اور معاویہ دونوں میں سے کسی کا ساتھ نہیں دیا لیکن اس  
 سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں ہے کہ حضرت علی اور معاویہ دونوں دونوں کی حیثیت برابر تھی کیونکہ جہود مسلمین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس  
 مناقشہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے صائب تھی اور وہ ظیفہ برحق تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اجتہادی خطا لاحق ہوئی تھی لیکن وہ  
 اس میں اپنے اجتہاد کی وجہ سے معذور ہیں علامہ مہلب نے جو یہ لکھا ہے کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کا  
 مخالف باطلی ہے اور اہل علم کے نزدیک یہی مصیبت میں ہوتا ہے۔ علامہ مہلب کے اس قول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک  
 حضرت علی اور حضرت معاویہ دونوں کی حیثیت برابر تھی جب کہ یہ صحیح نہیں ہے اس لیے ہم نے ضروری سمجھا کہ ہم علامہ مہلب  
 کی اس غلطی سے قارئین کو آگاہ کریں۔

وَأَنَّ تَحِيَّتَ الْبَنِي الْأُمَيَّةِ لِلْبَنِي الْحَارِثِيِّينَ كَوَيْلٌ لِّلْإِسْلَامِ  
 اور اگر تم انہوں کی تحیّات کو شمار کرو تو شمار نہ کر سکو گے (۱۰۳۳ھ)

بَعْدُ الْبَارِي

نعمان علی عطاری مدنی

شرح صحیح البخاری

جلد پنجم

الحدیث: ۱۰۰۰

کتاب الاساقۃ، کتاب فی الاستسراض، کتاب التخصیص، کتاب  
 کتاب الشکر، کتاب الارض، کتاب التہن، کتاب الکواثر  
 کتاب الشہادت، کتاب الشیخ، کتاب الفرد، کتاب

تصنیف  
 علامہ غلام رسول مدنی  
 شیخ الحدیث، علامہ غلام رسول مدنی

ناشرین  
 فرید کتب سٹال

میں

طبعہ کا صفت کرنا، بھلائی کرنا،  
 خدا پر پا کرنا،  
 حق بھلائی چاہنا، قلب کرنا (قرآن)  
 شیخ، تلاش کرنا، قلب کرنا،  
 قربت (دعا)  
 پہنچنا، اس کو پہنچانے کے  
 واسطے ہے (قرآن)  
 خواہش کرنا، چاہنا  
 غصہ، ایک دوسرے پر برائی کرنا  
 اشعاع، غلاظت، جس کو خواہش کرنا  
 برقی، جس کو خواہش کرنا  
 نیک، قابل، عزیز، مہربان  
 استعمال کرنا ہے  
 چاہت، ظہر، بائیں، قانون، شکر  
 حاکم (ح)  
 ظہر، قانون، شکر، بائیں، حاکم

شیرین

九  
十

یعنی

وہی مبتغی عینہ : مخالفت کرنا، بغاوت کرنا،  
فساد برپا کرنا۔  
المبتغی : المبتغی للشیء بقیۃ : چاہنا، طلب کرنا (ق)  
لغواء المبتغی : تلاش کرنا، طلب کرنے میں  
مردودینا (ج)  
عینہ : مبتغی : مبتغی لہ : اس کو چاہئے، اس کے  
میں مناسب ہے (ق)۔  
المبتغی : خواہش کرنا، چاہنا۔  
المبتغی : المبتغی للقوم : ایک دوسرے پر زیادتی کرنا  
مبتغی : طلب لینا یا لینے کی خواہش کرنا،  
زبردستی لینے کی کوشش کرنا۔

البَغْمَةُ: موتیوں کا ہار، گلوبندج: بَغْمُ  
 .البَغْوُ: کپا کھل، کانٹوں کا پھول۔  
 .بَغَى - بَغْيًا: تجاوز کرنا، زیادتی کرنا،  
 ظلم کرنا (۲) زخم میں پیپ پڑنا، سوجنا  
 (۳) عورت کا نہ نا کرنا۔

تجش

وہی بتائی عیبہ : مخالفت کرنا، بغاوت کرنا،  
فساد برپا کرنا۔  
بغیۃ : منہجی للشیء بغیۃ : چاہنا، طلب کرنا (ق)  
بغاء الشیء : تلاش کرنا، طلب کرنے میں  
مردودینا (ج)  
بغی : منہجی : یعنی : اس کو چاہئے، اس کے  
بغیۃ : منہجی : یعنی : مناسب ہے (ق)۔  
بغیۃ : خواہش کرنا، چاہنا۔  
بغیۃ : یعنی : طلب کرنا، چاہنا۔  
بغیۃ : یعنی : طلب کرنا، چاہنا۔

## البغلام

القائمة

ما بعد رمضان

# Electronics

**اسماء بنت ابی بکر**



# امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

﴿مفردات القرآن جلد ۱﴾ 129

بغی اور ہونا کے ہیں۔ یہ غیبت کی ضد ہے۔ جس کے معنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف دل کا مائل ہونا کے ہیں، کہا جاتا ہے۔ بعض (من) الشیء بغفاً وتغفئ (ن) بغضاء قرآن پاک میں ہے۔

﴿وَالْقِيَامَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈال دے۔ اور حدیث پاک میں ہے ﴿(۳۷:۲۷) إِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْشَى الْغَبْشَ وَالْمُنْجَشَ وَبَيْنَ الْغَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ﴾ (۳۷:۲۷) تم میں ساز و موافق کی غرض ہے۔

بغی دوسم پر ہے۔ محمود یعنی عدول و انصاف سے تجاوز کرنا۔

## ب غ ی

البغی: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بغی کا استعمال کیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔



بغضاء قرآن پاک میں ہے۔

﴿وَالْقِيَامَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب



امام نووی فرماتے ہیں اصحاب (شافعیہ) متفق ہیں باغیوں کو  
فاسق نہیں کہا جائے گا لیکن وہ مخطی ہیں اور نہ ہی گناہگار کہا جائے گا

۳۱

من بقى الى

حکومت  
انکس  
بکر  
دہ  
کور  
امتج  
وشہ  
الام  
شی  
کام  
مری  
نک  
ملک  
میل  
البدیہ  
المدینہ  
الاسلامیہ  
سنہ  
ون  
نشر

ذلك ما كنا نبنى (وافق أصحابنا على  
البناء اذا وجدت شروط تسميتهم أنهم  
بناء ليسوا فاسقا لكنهم مخطئون في شبهتهم  
وتأيلهم واختلف أصحابنا في أنهم عصاة  
أم لا مع اتفاقهم على أنهم ليسوا فاسقة ومن  
قال يعصون قل ليست كل معصية فسقا  
والبغي في الالة التمدى والاستطالة \*

﴿بقى﴾ البق معروف الواحدة بقية قال  
الزجاج البقاق كثير الكلام \*

﴿بقل﴾ البقل معروف قال الزجاج

دعا کو  
سمیر قادری  
نعمان علی

# مختار الاسماء واللغات

للإمام العلامة الفقيه الحافظ  
أبى دكرية يحيى الدين بن شرف النووي  
(المتوفى سنة ٦٦١ هـ ١٢٦٢ م)

الجزء الأول من القسم الثاني  
قبول على غير نسخة  
مبنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة المطابع بمساعدة

إمارة المطبعة الميمنية  
رضي الله تعالى عنه

حضرت معاویہ قصاص عثمان طلب کر رہے تھے اور آپ مجتہد  
تھے جس کی وجہ سے آپ پر لعن طعن سخت حرام ہے...

# امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

﴿مفردات القرآن ج ۱﴾ 129

بغض اور ہٹا کے ہیں۔ یہ خبث کی صمد ہے۔ جس کے معنی کسی پندیدہ چیز کی طرف دل کا مائل ہونا کے ہیں، کہا جاتا ہے۔ بعض (من) الشیء بغضاً وبعصاً (ن) بغضاء قرآن پاک میں ہے۔

﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے

**حضرت معاویہ حضرت عثمان کا قصاص طلب کر رہے تھے**

یہ لفظ باغی کے معنی ہیں۔

یہاں اور تو میں احسان رکھ لیتا ہے۔

**ب غ ی**

الْبَغْيُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغْيٌ کا استعمال کیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

﴿وَالْمَعْرُوفُ مِنَ الرُّبُوبَةِ الْحَلَالُ بِهٖ الْحَرَامُ مِنْ رِجْعِ (ق) طس۔ من عسر۔ لا تعجز مسلمان﴾ (الفتح الكبير ۹: ۸۲-۸۳)۔



بغضاء قرآن پاک میں ہے۔

﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ﴾ (۶۳:۵)

اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دی ہے۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب

# امام الفراهیدی <sup>رحمہ اللہ</sup> 170ھ فرماتے ہیں باغی بمعنی طالب ہے کسی چیز کا طلب کرنا

## کتاب العیون مرتباً بحروف المعجم

تصنیف  
المجلیل بن أحمد الفراهیدی  
المؤسسۃ ۱۷۰ھ

ترتیب و تحقیق

الذکر ع

الح

الم

أ. ف

مستورات  
مکتبہ رحمت پور  
دار الکتب العلمیہ  
مکتبہ رحمت پور

حضرت معاویہ حضرت عثمان کا  
قصص طلب کر رہے تھے  
اس لیے یہاں یہ لفظ باغی یہاں معنی  
طلب کرنے والا ہوگا

منی رمدہ منی مہ و نعیسہ فیہ من علی شئ شئ

و اس رشده اذ کال من ماء صاف والبقہ من رنی والغبہ مصدر الالبہ، بقول  
هو نعی، ن صی ونبی ونبی شئ ابعہ بعد، ونبیہ، صیہ، وبقول، لا  
بسی ن ان فعل کد، وما بسی ن من صی، ان ما بسی، والغبہ فی عدو  
الفرس حیث ومرت، وانه لیبی فی عدوہ ولا یقال فرس باع، والغبہ انظلم

یقع البقع بد بالی بعضه بعضاً من العرب لأحد فی صدره یحیی غرابه أفع،  
وکذا یقع والغبہ غبہ من رنی من غیر ہاء فی بسی صیہ، کل واحد منها  
نفعه وجمعها باع ونبع والغبہ موضع من لا من فی رزقہ من صرور شئ،

(۱) سید فی التہذیب ۳: ۹۰۸ - ۹۰۹ (ج ۱) ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲

(۲) راجع فی التہذیب (عشر) ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ (ج ۱) ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ (عشر) والفرس السیہ حتی لعیہ  
من کل شیء

امام ابوالشکور سالمی فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت <sup>رضی اللہ تعالیٰ عنہ</sup> معاویہؓ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

<https://alunnab.blogspot.com>  
 خلافت و امارت کا بیابان 371 (مجلد سہمائی)

حضرت علیؓ میں نہایت میں جنگ کرتے۔  
 دہلی میں (ان سب باتوں کے باوجود) ہم کہتے ہیں کہ باغی کی یہ بات ٹھیکہ کرتے ہیں۔  
 تفسیق اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ الْمَوْتِ فِي الْأَرْضِ" یعنی  
 وہ لوگ جو زمین میں سے مرنے والے ہیں، ان کی حالت یہ ہے کہ ان کی حالت علیؓ سے بہتر ہے۔  
 حضرت معاویہؓ قصاص طلب کر رہے تھے  
 آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں معاویہؓ مجتہد و فہمیدہ تھے

تمہید ابوالشکور سالمی  
 دعا کا طلبگار  
 سمیر القادری  
 نعمان علی

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تفسیق نہیں کی جاسکتی اس لیے کہ اس کی شہادت با اتفاق جائز ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں مداخلت ہوتا ہے۔  
 باغی کسے کہتے ہیں؟

باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شبہ کے ساتھ اور حضرت معاویہؓ اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں سے خطا ہوئی اور ان کی خطا بصرہ گناہ نہیں تھی کہ مرتکب بصرہ کی تفسیق کی جائے یا تکفیر۔  
 پھر حضرت معاویہؓ کے ساتھ آجہ سچا بہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طوہ حضرت زبیرؓ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ عقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کر سکتے کہ وہ بددعا دانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں جو موجب فسق و کفر ہو یا جو یک یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فقاہت و دانش تھے پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عامل اور فقیہ و مجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے ایام جہاد جماعت صلوٰۃ الحج اور تولیت قضا و غیرہ کی ولایت جائز ہے ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

CLICK FOR MORE BOOKS

For More Books



55

۴۰۰ بشق الى الى

مَدِينَتُهُ وَأَصْلُ يَسَى مِنْ قَوْمِهِ بَعِثَ

ما يَهْدِيهِ لَهُ وَأَصْلُ يَسْنَى مِنْ قَوْلِهِمْ بَغِيَتْ  
الْأَشْيَاءُ عَلَيْهِ أَيُ طَلَبَتْهُ فَانْجَبَى إِلَى حَصَلِ

لہذا

27

**K**

السلامة

الرأفة اداء وحسن شروعه تصدقهم اجمع

مَرْقِيٍّ كَمَا أَلْبَسَ دَعْرُوبُ الْوَحْدَةَ وَقَالَ

الرحاج القاف كثير الكلام ■

﴿قر﴾ القل معروف قال الرحاب

يَقُولُ وَجْهَ الْاَمْرِ اَنْ يَرْجُو حُرَّتِ طَبِيعِهِ

للإمام العلامة الفقيه  
أبي دكريب يحيى الدين  
(المتوفى سنة ٩٢٦ هـ)

الجزء الأول من القسم

قوبل على غير نسخة

عنيت بشراء وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أسس شركة الطما، عمادة

إدارة الطباعة والنشر

مطلب من

دار الكتب العلمية

امام نووی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب  
کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا۔۔

۳۶

من باق لی بل

ما یسئلہ وأصل یسئ من قولهم یسئ  
(بکر) قال، مشارق الانوار والکثرة

والبنی الظلم . وقیل لمجاوزته الحد الم شروع  
وقیل لطلبه الاستعلاء علی الامام من قولهم  
بغیت کذا أى طلبته ومنه قوله تعالى (قال  
ذلک ما کنا نبی) واتفق أصحابنا علی

المرعة •

(ق) بل قال الرجاء فی کتاب فعلت  
وتمت يقال بل مريض من مرضه بل  
يولد وبنه بلا وسئل اسئل لا  
(ق) بل قال سيوهري الدولة والبيعة  
بكر الله فيهم والبيعة بسجدها وتشهد  
بيده والقبول والملاء وحقوقهم الدلائل  
وبلاء الله تعالى بلاء وأبلاء أحصا  
وابتلاء اختاره والنبى الاحبار ويكون  
البلاء الذى هو الاحتراق في الخير والشر

المرعة اذا وجدت شروط اسميتهم اسم  
بنة يسوا فالكلمة معطوفون في شهورهم  
وتأهيم واحصاء أصحاب في أنهم عصاة  
أم لا مع تعاقبهم عن أنهم بسوء حقيقة ومن  
قال يقتضون قال ليست كل معصية فسقا  
والبنى في الآية التقى والاستطالة •  
(ق) بل الذى معروف انو حدة بقية قال  
الرجاء التقى كثير الكلام •  
(ق) بل الذى معروف قال الرجاء  
يقول وجه الامام أو بل أى مرحلت لحينه •

مختار  
الاستيعاب والاداء

للإمام العلامة الفقيه  
أبو بكر بن عبد الله بن  
(المتوفى سنة ٩٧٦ هـ)

الجزء الأول من القسم

قوبل على غير نسخة

عنيت بشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة المطابع جامعة

إدارة المطبعة الحسينية

يطلب من

مصادر الكتب العلمية



رضی اللہ

عنہم اجمعین

قاضی عبدالرزاق بھتہراوی فرماتے صحابہ کرام میں

اجتہادی اختلاف تھا ایک گروہ حق پر اور دوسرے کی اجتہادی خطا تھی

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

160

ان کو تاریخوں والی بیعت کا نام دیا جائے تاریخی تو کار بھی کسی صحابی کو سزا عطا کار  
نہیں کہا جاسکتا۔ ہر کوئی کار کسی صحابی کو اپنی حق تاریخی کہتا وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ صحابی  
کار بھتہراوی کا کار کوئی باعث تہم نہیں۔

ہمارے دنوں میں جو بیعت ہے وہ بھی صحابہ کرام میں نہیں تھی کیونکہ مشہور  
بیعت نہ تھا نہ ہے صحابہ کرام کی تمام بیعتیں نہیں ہوئے۔ لہذا صحابہ کرام میں مذکورہ بیعت  
قسم کی بیعت نہیں تھی۔

صحابہ کرام میں کون سی بیعت تھی؟

صحابہ کرام میں کون سی بیعت تھی؟

صحابہ کرام میں اجتہادی اختلاف تھا ایک فریق کا اجتہاد درست تھا دوسرے کا  
اجتہاد درست نہ تھا جس فریق کا اجتہاد درست نہ تھا اور وہ درست اجتہاد والے مجتہد مصیب  
فریق سے جگ کر رہے تھے اجتہاد غلطی فریق کو میرے پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے وہب  
تعالیٰ کے خطاب کردہ علوم فیسیہ کی وجہ سے باغی فرما دیا تھا کہ وہ فریق جو مصیب نہیں ہوگا ان کی  
اجتہادی خطا کی وجہ سے ان کا مطالبہ زیادتی ہوگا اسی مطالبہ کی زیادتی کو بیعت کا نام دیا

بلکہ اس بیعت کی وضاحت بھی کریں صحابہ کرام کو مطلقاً باغی کہنے والے اور اس  
بیعت کی صحیح ترجمانی نہ کرنے والے اور حقیقت صحابہ کرام سے بغض رکھنے والے ہیں ان کو وہی  
علماء سوء کہا جاتا ہے بلکہ تمام کے نزدیک وہی جہلاء مطلق ہیں۔ بغض صحابہ کرام کے والے جہلاء  
کیا دین اسلام کی وضاحت کریں گے وہ تو منافقانہ اعمال سے دین اسلام کا حلیہ بگاڑ دیں

saks  
ohaibhasanattari



رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اہل سنت کہتے ہیں: حضرت علی حق پر تھے اس سب میں ان سے قتال کرنے والے سب باغی مخفی تھے کافر نہیں تھے  
شیعہ اسکے برعکس انکو کافر کہتے ہیں، اور ناقہ حضرت  
علی سے قتال کرنے والے فاسق تھے جیسا کہ عمرو بن عبید معتزلی کے اصحاب نے انکو فاسق قرار دیا۔

الأجوبة السريعة على الأسئلة اللاهوتية

۱۲۶

وحدث من ذلك ما لوجب ترك القتال مع معاوية والاستقلال بأمر الخوارج  
وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة - إلا من شذ - يقولون: إن علياً كرم  
الله تعالى وجهه في كل ذلك على الحق لم يمزق عنه قيد شبر<sup>(۱)</sup>، وأن مقاتليه  
في الوقتين غططون بأفون<sup>(۲)</sup>، وليسوا كافرين<sup>(۳)</sup>، خلافاً للشيعة، ولا فاسقين  
خلافاً «للعنصرية»<sup>(۴)</sup> أصحاب عمرو بن عبید من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل  
السنة، ولا أن أحد الفريقين من علي كرم الله وجهه ومقاتليه لا يعينه فاسق  
خلافاً للواقعية، أصحاب واصل بن عطاء للمعتزلي<sup>(۵)</sup>]

سمیر قادری  
نہمان علی

# الْجَوَابُ عَلَى السُّئَالِ عَلَى لَاسْتِثْنَاءِ الْبَاهُوتِ

لَقَدْ جَاءَ الْإِسْلَامَ بِالْغَيْرِ الْمَعْرُوفِ  
وَلَا يَزَالُ يُنْفَخُ فِيهِ الْغَيْبُ الْمَعْرُوفُ  
(۱۲۱۷ھ - ۱۲۱۷ھ)

نقد و جواب علی دہلوی علیہ  
رحمۃ اللہ علیہ

للتلکات (۶۶/۱ - ۶۲)، واصفاً ما حدث: «انكسرت سيوف الفريقين ونصبت  
وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة - إلا من شذ - يقولون: إن علياً كرم  
الله تعالى وجهه في كل ذلك على الحق لم يمزق عنه قيد شبر<sup>(۱)</sup>، وأن مقاتليه  
في الوقتين غططون بأفون<sup>(۲)</sup>، وليسوا كافرين<sup>(۳)</sup>، خلافاً للشيعة، ولا فاسقين  
خلافاً «للعنصرية»<sup>(۴)</sup> أصحاب عمرو بن عبید من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل  
السنة، ولا أن أحد الفريقين من علي كرم الله وجهه ومقاتليه لا يعينه فاسق  
خلافاً للواقعية، أصحاب واصل بن عطاء للمعتزلي<sup>(۵)</sup>]

(۱) هو واصل بن عطاء الفرق البصري يتكلم الفصح منبئاً للحرية وفيهم اعتز - حلقه  
الحسن البصري هو وجماعة خسروا للمعتزلة ولد بالمدينة سنة (۸۰ھ) ومات سنة ۱۸۱ھ  
الفرق - وفات الأعميان (۷/۶ - ۱۱)، الفرق بين الفرق (۱۱۷ - ۱۲۰)، مجموع الفتاوى  
(۲۷/۲۰).

وَأَرْبَعُ عَشْرَةَ

وَأَرْبَعُ عَشْرَةَ



جانی لوگ! وہاں کا جواب ہے۔ اور نام آسانی رسی اللہ عزوجل ہے ایک لکھ ایم رسالے میں فرماتے ہیں ہم پر فیتہ رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء سے

## چوالیسویں بحث

مشاجرات۔ صحابہ کرام کے متعلق

### چوالیسویں بحث

#### مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

جو جان کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان روکنا ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ مقتدا واجب ہے کہ وہ سب پر پائے جائے ہیں۔

اور یہاں نے کہ دل ملت کا اتفاق ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔ عابر ہے کہ کوئی قتل میں ملوث ہو جائے ہو۔ جیسے حضرت عثمان، حضرت عمار، اور حضرت جمل کے دراکتہ دور یہ سب کہ وہ سب کے متعلق حسن ظن کے وجہ اور انہیں اس بارے میں رجحان پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اس پر ہے کہ ہر جہت درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ناجور ہے۔

### عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الاثیر نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور مجھ متعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مجروح کرے۔ پس ہم ہی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبد الوہاب شعرائی فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی قتل میں ملوث نہ ہوا جیسے حضرت عثمان و حضرت عائشہ اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر جہت درست ہے یا ہر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ناجور ہے

# الْبِدَائِيَّةُ وَالنِّهَايَةُ

للحفظ عماد الدين ابن القلاء إسماعيل

ابن عمر بن كثير القرطبي

٧٧١ - ٧٧٢ هـ

وَنُشِئَ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ - الْحَقُّقُ - وَطَعًا، لَوْ أَنَّهُ قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي بَيْتِهِ الْمَسْكُونِ

وَمِنْ حِفْظِ عَدُوِّ وَائْتِهَانِهِ

لَكَ : عَقْدُ النَّاسِ فِي عَمْرِو الْعَدُوِّ لَا مَعْنَى لَهُ ، وَالطَّاعِزُ أَنَّهُ نَشَبَ عَلَى

النَّاسِ . وَكَانَ أَعْلَمَ . وَهَذَا الْحَقِيقُ مِنْ أَكْمَلِ الشُّبُهَةِ ، حَيْثُ لَمْ يَكُنْ ، صَدُوتُ اللَّهِ

وَسَلَامَتُهُ عَلَيْهِ ، عَنْ عَشَرٍ ، أَنَّهُ نَفَقَةُ الْفَقْرِ الْعَاجِزَةِ ، وَقَدْ قَتَلَ أَهْلَ الشَّامِ فِي وَقْعِهِ

مِائَتًا ، وَغَنًا مِنْ عَدُوِّهِ وَأَهْلٍ لَمْ يَكُنْ ، كَمَا سَيَأْتِي بَيِّنَةٌ ، نَعْبَتُهُ مِنْ مَوَاصِي

وَقَدْ كَانَ عَلَى أَخَقِّ بِالْأَمْرِ مِنْ مُعَاوِيَةَ ، وَلَا يَلْزَمُ مِنْ تَسْمِيَةِ أَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ بَعَادَ

تَكْبِيرِهِمْ ، كَمَا يُحَاوِلُهُ خِفَلَةُ الْفِرْقَةِ الصَّالِيَةِ مِنَ الشَّيْعَةِ وَغَيْرِهِمْ ، لِأَنَّهُمْ وَإِنْ

كَانُوا بَعَادَ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا مُتَحَبِّدِينَ فِيمَا تَعَاطَوْهُ مِنَ الْقِتَالِ ،

وَلَيْسَ كُلُّ مُتَحَبِّدٍ مُصْبِيًا ، بَلِ الْمَصِيبُ لَهُ أَخْرَانِ ، وَالْمُحْطَى لَهُ أَحَرٌّ ، وَمَنْ رَاذِ

لَشَقٍّ مِنْ حَرْبِي مُعَصٍ . وَبِهِ مَعْدَمٌ . وَمَا قَوْلُهُ : « يَصْغَوْهُمْ فِي مَجْدِهِ وَيَسْجَوْهُمْ فِي

الشُّرَةِ » فَإِنَّ عَقْلًا وَأَصْحَابًا يَذْغُرُونَ أَهْلَ الشَّامِ إِلَى أَلْفِهِمْ وَاجْتِمَاعِ الْكَلْبَةِ ،

وَأَهْلَ الشَّامِ يُرِيدُونَ أَنْ يَشْتَأُزُوا بِالْأَمْرِ مِمَّنْ هُوَ أَهْلٌ بِهِ ، وَأَنْ يَكُونَ النَّاسُ

أُزْرَى ، مِمَّنْ كُنْ لَمْ يَكُنْ إِسَاءَةً بَرُّهُ ، وَهَذَا يُؤَدِّي إِلَى خُرَاقِ الْكِنْسَةِ وَالْخِلَافِ

لَأَقْدَمِهِ ، هُوَ لَارِءٌ مِنْهُمْ ، وَبِأَيْدِيهِمْ عَنْ مَشْكُومِهِمْ ، وَإِنْ كَانُوا لَا يُلْصِقُونَهُ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَسَيَأْتِي تَفْرِيغُ هَذِهِ الْمَاخِذِ إِذَا تَقَرَّرَتْ إِلَى ذَلِيلَةِ حَيْثُ هِيَ كَتَابُهَا

(١١) مَقْدَمٌ مِنْ ٢

(١٢) الْفَرَادِجُ هِيَ مِنْ مَعْنَى : مَا لَا يَصْلُحُ وَهُوَ فُرَاجٌ فِي مَعْنَى : هَبْطٌ (دور ٢)

٥٣٨

تحقيق

الدكتور علي بن عبد الحليم

بالشعاعون مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدار مجسر

الجزء الرابع

اور یہ کہ اس سے معاویہؓ اور ان کے اصحاب کا تکفیری طور پر باغی ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ شیعوں کا جاہل اور گمراہ فرقہ سمجھتا ہے اگر وہ اس مسئلے میں باغی تھے تو وہ مجتہدین میں سے بھی تھے۔ جس (امر) میں انہوں نے لڑائی کی اور ہر مجتہد صحیح (اجتہاد پر) نہیں ہوتا اگر مجتہد صحیح (اجتہاد) پر ہو تو اسکو دواجر ملتے ہیں اور اگر خطا پر ہو تو اسکو ایک اجر ملتا ہے

## نص المخطوط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- حدثنا القاضي الإمام أبو الحسين محمد بن القاضي لإمام أبي يعلى<sup>(1)</sup>  
محمد بن الحسين بن الفراء<sup>(2)</sup>، قال:

قُرِئَ عَلَى وَالِدِي الشَّعِيدِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَذَلِكَ فِي رَجَبِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ، فِي مَسْجِدِهِ مِنَ الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ بِنَهْرِ الْقَلَائِينِ<sup>(3)</sup>:

أَسْمَعُكَ اللَّهُ بِطَاعَتِهِ، وَوَفَّقَكَ لِمَصْلَحِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ، عَمَّا جَرَى بَيْنَ عَلِيٍّ وَمَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يُضَافَ إِلَى مَعَاوِيَةَ بِذَلِكَ ظُلْمٌ أَوْ فُسُوقٌ؟  
وَالْجَوَابُ: وَاللَّهِ الْمَوْفِقُ لِلصَّوَابِ:

أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُضَافَ إِلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ، بَلْ يُقَالُ: أَنَّهُ<sup>(4)</sup> اجْتَهَدَ، وَلَهُ أَجْرٌ عَلَى اجْتِهَادِهِ، وَوَجْهُ اجْتِهَادِهِ أَنَّهُ قَالَ:

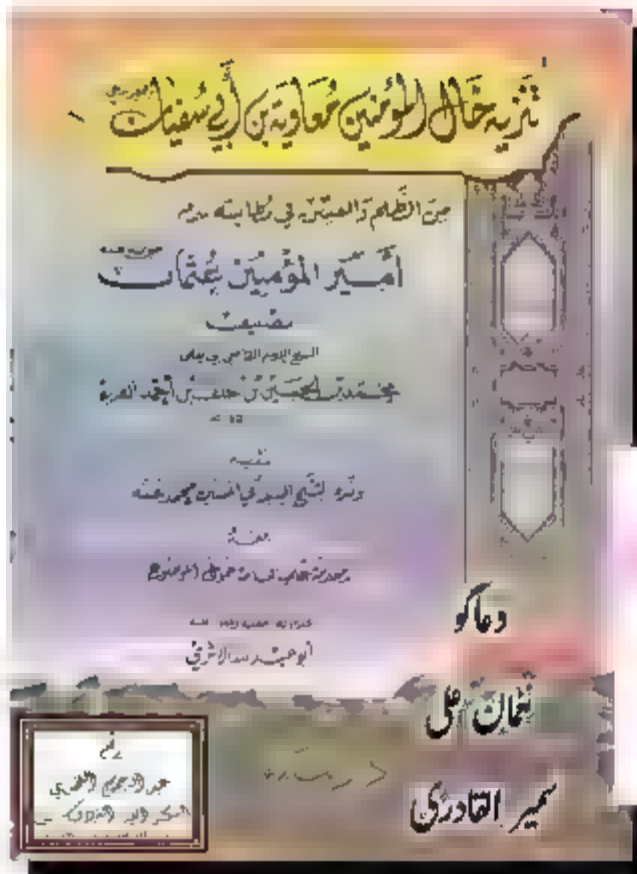
(1) رُسِيتَ فِي الْمَخْطُوطِ: هَكَذَا، بِعَلَا.

(2) هُوَ: الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَرَّاءِ أَبُو الْحُسَيْنِ - ابْنُ الْمُصَنِّفِ.

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَجْمَعِينَ

رَحِمَهَا اللَّهُ

امام ابی یعلیٰ کے بیٹے محمد کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو ہوا تو اسکی وجہ سے امیر معاویہ کی طرف فق یا علم کی نسبت کر سکتے ہیں قاضی ابی یعلیٰ نے جواب دیا ہرگز نہیں کیونکہ معاویہ نے اجتہاد فرمایا تھا اس لئے ان کی طرف یہ نسبت کرنا جائز نہیں





قاتلین کو امیر معاویہ اور ان کے ساتھی طلب کر رہے تھے حضرت معاویہ کا جھگڑا خلافت کیلئے نہیں تھا

أما ما أخرجه الترمذي ولنا على هذا الحديث كتابه مختصرة (وماجري بين معاوية وعلی رضي الله عنهما) من الحروب بسبب طلب قتلة عثمان رضي (الاصل الثامن وماجري بين معاوية وعلی رضي الله عنهما الخ) جواب مما صاه أن حال

- 10A -

الله عنه معاوية ومن معه لما بينهما من بذوة العمومة (كان مبنيًا على الاجتهاد)  
من كل منهما (لا منازعة من معاوية) رضى الله عنه (في الامامة اذ ظن على)  
رضى الله عنه (أن تسليم قتلة عثمان) على الفور (مع كثرة عثارهم واختلاطهم  
(مع الاول لمعجب كثير) من الفضل وحسب الله تعالى (الى أن حقه منكم لم يكو

104



امام ابی بکر الخفی ۳۷۰ھ فرماتے ہیں مولا علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 کے درمیان جو کچھ وہ اجتہاد پر مبنی تھا مولا علی حق پر تھے اور معاویہ غلطی پر یعنی ان خطا اجتہادی تھی

باب لم الفصل الأمانة بعد علي . . . . . ۲۹۷

أصحابي، فإن أحدكم لو اتفق ما في الأرض جميعاً ما أترك مد أحدهم ولا نصيبه<sup>(۱)</sup>.  
 ويعلم أن رخصة علي باطل، وليس كما زعم الروافض<sup>(۲)</sup> [۲۰۷] إنهم يقولون بأن  
 علياً يرجع قبل قيام الساعة مع أهل بيته، عهد، عدل، ووللكراره. أراد به أنها السطون  
 على من أبي طالب لها من رضى الله عنه، وكان يكنى بأبي تراب أيضاً، وإنما لقب به  
 لأنه كان كثير القتال على الأعداء

واعلم أن علياً كان في محاربه مع معاوية والخوارج، وأبن الزبير، وما جرى بينه  
 وبين معاوية كان مبنياً على الاجتهاد ولا منازعة من معاوية لعلى في الإمامة، ولكنه  
 كان مخطئاً في خروجه عليه، وعلى، رضى الله عنه، كان مصيئاً في جميع ما عمل في  
 حروبه وصلحاً دار إلى حيث دار وكان الحق في يده فمن قال: الحق في يد غيره كان  
 خارجياً وإن صلحاً والبربر وعاشته قد ماوا عن ذلك، ورجعوا إلى الحق، وعاشته إنما  
 جاءت للمصلحة

ومن طريق كندج بن رجاء، وتقدم لقول عبد ابن الجري وقال الحاكم وأبو نعيم فيه أيضاً  
 روى عن مسر والثوري أحاديث موضوعة  
 وقال البيهقي، هو مجهول. وقال ابن عدي: وكندج غير ما أمليت أحاديث واحاديث عامة ما  
 روى غير محفوظ، ولا جامع حقه في أحاديث ولا في غيره.  
 (۱) أخرجه الثرمذي في كتاب: القلائد باب: وما جاء في السفر يوم الجمعة: (۲) (ص ۱۰۰)  
 حديث رقم: (۵۲۷) من طريق مقسم عن ابن عباس . . . . .  
 قال أبو عبد: هذا حديث لا يثبت إلا أنه لا يثبت هذا الحديث، والفظه: لم يثبت ما فيه



لأنه كان كثير القتال على الأعداء .

واعلم أن علياً كان في محاربه مع معاوية والخوارج، وأبن الزبير، وما جرى بينه  
 وبين معاوية كان مبنياً على الاجتهاد ولا منازعة من معاوية لعلى في الإمامة، ولكنه  
 كان مخطئاً في خروجه عليه، وعلى، رضى الله عنه، كان مصيئاً في جميع ما عمل في  
 حروبه وصلحاً دار إلى حيث دار وكان الحق في يده، فمن قال: الحق في يد غيره كان

رحمۃ اللہ علیہ مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں یہ حدیث میرا بیٹا دو مسلمان گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا تو امیر معاویہ پر  
 فسق پر فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً بلکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ حضور ﷺ پر بلکہ اللہ تعالیٰ پر طعن کرتا ہے

شروع سہارن پور (حصہ اول) 489

میں نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَيُشَلِّحَ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (26)

میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہ، سلام میں صلح کرادے۔

تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتہً حضرت امام حسن تھیں، بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزرا تھیں اور اہل بیت پر طعن کرتا ہے۔

یہ کلام خطائے اجتہادی واقع ہوئی، مگر ان سب نے باوجود رجوع فرمائی، عرب شرع میں بھارت مصلحتاً بد امام  
 بن کو کہتے ہیں، معاذ اللہ، غرض کہ امام حسن کی نسبت فرمائی، عرب شرع میں بھارت مصلحتاً بد امام

فتہ حنفی کی مالم بنانے والی کتاب

مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں امیر معاویہ

پہ فسق کا اطلاق حقیقتاً امام حسن۔ حضور ﷺ

اور اللہ تعالیٰ پہ طعن ہے

1-2

بزرگ سنو بکس



# الْقَامُوسُ الْمَحِطُّ

تألیف

العلامة القاري تحت القاري محمد بن يعقوب القاري آبادي

الطبعة سنة ۱۲۶۳ھ

دعا گو

مطبع

مکتبہ خیرین اسلام آباد

سمیر القاری

مطبعہ  
پرنٹرز محمد رفیع

نعمان علی

طبعة فہمہ مطبعة مطبعة

مؤسسة الرسالة

● و. بٹا، کڈھا، حسن خلقة.

● و. بٹا، کڈھا: استقصى على غريمه. والبضاء، بالكسر

استقصاء الجصاص، وخصاء اللثة وبعاء ولباء. ويُف

خصي بصي. وما في الرماد بضوء، أي: شرزة ولا جن

وبضوء: ع

● ي. بغي، كزى وغذى: ع يلا بجيله، أو واد.

● ي. الباطية: الساجود. وخكى بيوتيه البغية، بالكسر،

علم لي بمرغوبها<sup>(۱)</sup>، إلا أن يكون أبغيت: لعمأبغات<sup>(۲)</sup>.

● و. بظا: لعمه يبطو يظوا: اكتنز، وتراكت. والب

بالضم: لعمات متراكبات، وخليت المرأة وظيت إنسا

● و. البغوة: الجملة، والجزم، وقد غي، كغى وذها ور

والعارية، أو أن تستعير كلباً تصيد به، أو فرساً تسابق

كسالاستينما، وأبعاء فرساً أخيلة. وبعاء بغوا: فم

وأصاب منه، وبالعين: أصابه بها، وعليهم شراً: ساقه

● و. نأ الشيء بغوا: نظر إليه خيف هو والبغوة: ما ي

من شجر الغزط<sup>(۳)</sup> والشم. والبغوة: الطلعة تشق فت

بيضاء، والشمره قبل بضاجها، وبغوان: ع يلبهور

والنقوي الحسين بن منصور الفراء، منسوت إلى بغ

وذكر.

لفظ باغی

● ي. بعينه

بالكسر ط

کا اطلاق

كز حبة. ما

المنعثة وان

أعانة على طلب. واستغنى القوم ببغوة، و-

بغوة، واستغنى، واستغنى، و- من الشيء ترك بعضه ونسي بن

المنعثة. وأبغاه الشيء: طلبه له، كجعاء إياه، كزماه، أو

أعانة على طلب. واستغنى القوم ببغوة، و- له: طلبوا له.

والباجي: الطالب ج: بغاة وبغيان. وأنغى الشيء: تيسر،

امام الفیروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت

سے معنی بیان کیے جس میں ایک لفظ طلب کرنا

بھی ہے (یعنی جیسے معاویہ نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا)

امیر معاویہ مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر یہی معنی مراد لیا

جائے گا... اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے

رضی اللہ

تعالیٰ

مہم

رضی اللہ

مہم



امام الحرمین جوینی اپنی کتاب الارشاد میں فرماتے ہیں :-

حضرت علی اوقت امام برحق تھے ان سے قال کرنے

والے اگرچہ باغی تھے مگر ان پر حسن ظن رکھنا ضروری ہے کیونکہ انکی بعادت اس بات کی متقاضی تھی کہ وہ بھلائی اور غیر پالستے تھے اگرچہ ان سے غلط بھائی

الإرشاد إلى قواعد الأدلة في أصول الاعتقاد

۳۳۶

فحقيق حل المتدين، أن يستصحب لهم ما كانوا عليه في دهر الرسول صل  
الله عليه وسلم، فإن نعت حياة فليتدبر القل وطريقه، فإن صعب رده، وإن  
ظهر وكان آحاداً لم يقدح فيما علم تواتراً به وشهدت له النصوص ثم يعني  
الآيات، جهداً في حل كل ما يفل على وجه الخبر، ولا يكاد ذو دين يعدم ذلك  
فهذا هو الأصل المغني عن التفصيل والتطويل

فصل

فصل

[في حكم قتال علي رضي الله عنه]

علي بن أبي طالب كان إماماً حقاً في توليته ومقاتلوه بقاء، وحسن الظن بهم  
يعتبر أن بطرهم قصد الخير وإن أخطأوه، وعائشه رضي الله عنها نصرت  
بالمسير إلى البصرة تسكين الثائرة وطمعته نار العن، وقد أشرأت للاضطرام،  
فكان من الأمر ما كان.

ولا يعصم واحد من الصحابة عن زلل، والله ولي التجاوز بمنه وفصله،  
وكيف يشترط العصمة لأحاد الناس، وهي غير مشروطة لإمام ولا يكثرث  
بقول من يشترط العصمة للأئمة من الإمامية، فإن العقل لا يقضي باشتراطها  
وكل ما يحاولون به إثبات عصمة الإمام بمرهم عصمة ولاته وفصاته وحجته  
لآخر

المبتدئ، ويتشوق بها المنتهي إلى جلة المصنعات، وقد تصرمت بهون الله  
وتأييده، والحمد لله المشكور على إنصافه، وعلى الله على محمد خاتم النبيين  
وإمام المرسلين وعلى آله الطيبين وصحبه الأكرمين وسلم تسليماً.

المكتبة الفلاسفية

# کتاب الاشادات

إلى قواعد الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمین الجوینی

(۱۱۹-۱۲۷۸ هـ)

مطبوع ومتممات

المستشار

توفیق علی وحبیب

المؤيد الفكري

أحمد عبد الميم الساج

الناشر

مكتبة اشاعة الدينية

امام ابی الیسر محمد البرزوی فرماتے ہیں اکثر اہلسنت حضرت علی کی وفات کے بعد حضرت معاویہ امام تھے اہلسنت کے قول کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی کی وفات کے سے وہ امام متقلب تھے اور اکثر صحابہ نے ان کی بیعت کی تھی

۲۰۴ ————— تصور شعبہ اسلامی —————

من مولاہ الشریع  
فی علم التوحید علی  
مجلسہ القاسمیة

مسألة [۷۰]

القول فی إمامة معاوية

بعد وفاة علي -رضي الله عنه-

والقول فی يزيد بن معاوية

أما بعد موت «علي» هل صار «معاوية» إماماً؟

قال عامة «أهل السنة والجماعة» صار إماماً

وقال بعض «أهل السنة والجماعة» : إنه لم يصح

وجه قولهم: إنه لم يكن النضر «الصحابة» بعد «علي» بل كان ثمة يومئذ من هو أفضل منه بكثير في النسب والعلم والتقوى والشجاعة، ولأن أحداً من جملة «الصحابة» لم يره إماماً، ولا حدد له عقد الإمامة.

وجه قول عامة «أهل السنة والجماعة»: هو أنه صار غالباً على الناس بعد وفاة «علي» ولم يكن يومئذ إمام حق سواء صار إماماً بحكم التعلب. فلهذا اتحد له عامة «الصحابة» من من هاشم وقريش، و«معاوية» رضي الله عنه ما كان من جملة الخلفاء، ولكن كان من جملة الملوك على ما روينا عن النبي عليه السلام أنه قال: «الخليفة بعد ثلاثين سنة ثم بعدها منكم وخير منكم»، وكان بعده «معاوية» ملكاً

وأما يزيد بن معاوية [إبنه] كما ن ظاهراً، ولكن هل كان كافراً؟ تكلم الناس فيه، بعضهم كفروه، لما حكى عنه من أسباب الكفر، وبعضهم لم يكفروه وقالوا: لم يصح منه تلك الأسباب ولا حاجة بأحد إلى معرفة حاله، فإن الله تعالى أعطانا من ذلك

# أصول الدين

للإمام أبي الیسر محمد البرزوی

تحقیق

الدكتور هانز بيتر لس

ضبطه وعلق عليه

الدكتور أحمد محازي السقا

الناشر

المكتبة الأزهرية للفتاوى

٩٠٠٠٠ الأتراك، خلف الجامع الأزهر الشريف

تلفون: ٥١٢٠٥٥٧ القاهرة



**صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق**  
 بارے میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضرات  
 جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم و تکریم شر  
 اس لئے شرعاً وہ بغاوت و خط جو عہد واقع نہ ہوئی ہو  
 والسلام کا ارشاد گرامی ذفع عن امتی العطاء وال  
 لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں  
 اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ ماجور ہیں، اس خطا کی وجہ  
 تعظیم و تکریم سے زکنا اہل سنت سے خارج ہوتا ہے اور  
 فرماتے ہیں کہ اخواننا بغوا علیہا (ہمارے بھائی  
 طعن جناب مرتضوی پر طعن ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل  
 شرح مشکوٰۃ، مجمع البحرین، مصوٰع محرقہ اور شفا قاضی عیاض

ہے تاریخی واقعات اور

کے خلاف لکھا گیا ہے

مستکملین کا مذہب مختار

ساتھ نقل کئے جاتے

**صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق** ان حضرات پر اللہ تعالیٰ نے اطلاق  
 میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضرات پر لفظ باغی اطلاق درست نہیں  
 جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم و تکریم شرعاً عہد واقع نہ ہوئی ہو  
 اس لئے شرعاً وہ بغاوت و خط جو عہد واقع نہ ہوئی ہو  
 والسلام کا ارشاد گرامی ذفع عن امتی العطاء وال  
 لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں  
 اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ ماجور ہیں، اس خطا کی وجہ  
 تعظیم و تکریم سے زکنا اہل سنت سے خارج ہوتا ہے اور  
 فرماتے ہیں کہ اخواننا بغوا علیہا (ہمارے بھائی  
 طعن جناب مرتضوی پر طعن ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل  
 شرح مشکوٰۃ، مجمع البحرین، مصوٰع محرقہ اور شفا قاضی عیاض

## ساج الفحوال فرماتے ہیں لفظ باغی کا اطلاق

درست ہے لیکن جمہور اہل سنت کے مذہب میں

ان کی تعظیم و تکریم شرف صحابیت کی وجہ سے

ضروری ہے اس لئے شرعاً وہ بغاوت جو

عہد واقع نہ ہوئی ہو فسق و عصیان کو مستلزم نہیں

فيهم وتأول القبيح عليهم،  
نهم على التأويل إلى الله عزَّ

اعتقاد أئمة أهل الحديث

لأبي بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل الأسماعيلي

٢٧١-٢٧٧

صاحب كتاب المستخرج على صحيح البخاري

رواية الحافظ حمزة بن يوسف السهمي

المتوفى سنة ٤٢٧هـ

حقيقه وقدم له وعلق عليه

د/محمد بن عبدالرحمن الخميس

لتعفف في المأكَل والمشرب  
بمل الخير، والأمر بالمعروف  
عراض عن الجاهلين حتى  
لحق ثم الإنكار والعقوبة من  
بر بينهم ومنهم.

[«الكف عن الصحابة»]:

[«و جو»]

(٣٨) والكف عن الوقعة فيهم وتأول القبيح عليهم،

(٤٠)

ويكلونهم فيما جرى بينهم على التأويل إلى الله عزَّ  
وجلَّ.

امام اسماعيلي صاحبِ مستخرج على صحيح بخاری فرماتے ہیں  
سکوت لازم ہے جو کچھ صحابہ کے درمیان ہوا  
اور قبیح تاویلوں سے زبان بند کی جائے، اور جو کچھ  
صحابہ کے مابین ہوا اسکی تاویل اللہ کی طرف سوئی  
جائے یعنی اللہ کے سپرد معاملہ کیا جائے





أضحة البينة الثابتة<sup>١</sup> المعروفة<sup>٢</sup> ذكر محاسن  
كلهم أجمعين<sup>٣</sup>، والكف عن ذكر مساوئهم  
بينهم<sup>٤</sup>، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو  
أحد<sup>٥</sup>، أو طعن عليهم، أو عرض بعيبتهم، أو عاب

\* وامن السنة الواضحة البينة الثابتة المعروفة<sup>١</sup> ذكر محاسن  
أصحاب رسول الله ﷺ [كلهم أجمعين<sup>٣</sup>]، والكف عن ذكر مساوئهم  
و[الخلاف<sup>٢</sup>] الذي شجر بينهم<sup>٤</sup>، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو  
أحدًا<sup>٥</sup> منهم، [أو تنقصه<sup>٦</sup>]، أو طعن عليهم، أو عرض بعيبتهم، أو عاب  
أحدًا منهم، [نقص أو كثير، أو دق أو جل مما ينطرق به إلى الواقعة هي أحد  
منهم]، فهو مبتدع والمضى خبيث مخالف، لا قبل الله صرفة ولا عدله<sup>٧</sup>، بل  
حبهم سنة، والدعاء لهم قرب، والافتلاء بهم وسيلة، والأحد بأثارهم فضيلة

\* وخير [هذه]<sup>٨</sup>

- (۱) امام کربلی ۲۸۰ ھ حمید اہنت
- (۲) اور یہ سنت ہے اور واضح بین اور ثابت شدہ ہے اور بیان کرتے ہیں
- (۳) معروف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام کے حمان بیان کئے جائیں اور انکے آپسی اختلافات و مشاجرات بیان کرنے سے زبان بند کی
- (۴) جانے (یعنی مشاجرات کا ذکر جائز نہیں ہے)، یعنی جو ان میں مشاجرات ہوئے...
- (۵) جس شخص نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- (۶) کو کالی دی یا ان میں سے کسی ایک کو یا تنقیص کی یا طعن کیا
- (۷) صحابہ پر یا صحابہ پر کوئی عیب لکایا یا کسی
- (۸) ایک کو عیب لکایا (اگرچہ قلیل ہو یا کثیر یا چوٹا یا بڑا ایسا طریقہ جس میں صحابہ میں سے کسی ایک پر عیب
- (۹) لکایا گیا ہو)
- (۱۰) تو صحابہ پر ایسا عیب لگانے والا مبتدع راف \* مضی غبی \* ث ہے مخالف ہے... اللہ تعالیٰ ایسے کی نافرمانی ناز
- (۱۱) قبول کرتا ہے تا نفل نماز، اور بلکہ صحابہ کی محبت سنت ہے، اور انکے لئے دعا قربت کی اور انکی افتاء وسیلہ ہے اور انکے آثار پر عمل فضیلت ہے....

### المبحث الثالث الموقف مما وقع بينهم

من فضل الصحابة - رضي الله عنهم - ومكانتهم،  
يطعن فيهم، يبين لنا الموقف مما وقع بينهم من  
السنة على السكوت عما شجر بينهم، وبيان أن  
هم له أجران ومخطتهم له أجر واحد<sup>(١)</sup>.

سلكه القرطبي والمازري رحمهما الله. إذ بين  
ي وقع بينهم إنما هو بسبب حرصهم على الخير  
فقال: «الصحابة - رضي الله عنهم - لا يخافون  
يبالون في القيام بالحق، وإن أدى إلى العظام،  
ب التي أوجبت الاختلاف بينهم، حتى أدى ذلك

كل ما سبق بيانه من فضل الصحابة - رضي الله عنهم - ومكانتهم،  
وبيان عدائهم وعظم الطعن فيهم، يبين لنا الموقف مما وقع بينهم من  
فتن؛ إذ قد نص أهل السنة على السكوت عما شجر بينهم، وبيان أن  
الجميع مهتد، فمصيبهم له أجران ومخطتهم له أجر واحد<sup>(١)</sup>

وهذا هو الذي سلكه القرطبي والمازري رحمهما الله. إذ بين  
القرطبي أن الخلاف الذي وقع بينهم إنما هو بسبب حرصهم على الخير  
وسد مسكهم بالحق، فقال: «الصحابة - رضي الله عنهم - لا يخافون  
في الله لومة لائم، ولا يبالون في القيام بالحق، وإن أدى إلى العظام،  
وهذا هو عظم الأسباب التي وجبت الاختلاف بينهم، حتى أدى ذلك  
إلى الحروب العظيمة والحطوب البعيدة، فإن كل طائفة كانت ترى أنها  
المصيبة المحقة، ومحالفتها مخطئة، فبها كانت أموراً جهادية، ولم  
يكن فيها ضرر من عقوبة<sup>(٢)</sup>



وقال أيضاً في بيان  
جماعة أهل السنة والحق  
وطلب أحسن التأويل لفع  
والمجاهرة بذلك، وطلب

امام قرطبي مالکی اور امام مازری کے مطابق صحابہ رضی اللہ

کرام کے درمیان جو نیوالے مشاجرات پر سکوت لازم ہے تعلیٰ عنہم

، صحابہ مجتہد تھے بعض صحابہ اپنے اجتہاد میں مصیب بعض اجتہاد میں خطاء پر تھے....

دعا گو  
سمیر قادری

عَلَوُ الْحَيْثُ

ابن الصلاح

الإمام أبو عمرو عثمان بن عبد الرحمن بن أحمد بن عثمان

تولد: ۵۷۶ھ در محلہ سلاطین

میراث: ۷۴۰ھ

مدرسہ  
درالعلوم

الآیة . قيل : اتفق المفسرون على أنه  
عليه السلام . وقال تعالى : ﴿ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ  
عَلَى النَّاسِ كَـ﴾<sup>(۱)</sup> ، وهنا خطاب مع الم  
سبحانه وتعالى : ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ  
الْكَفَّارِ كَـ﴾ الآية<sup>(۲)</sup> .

ثم إن الأمة مجمعة على تعديل جميع أصحابه ، ومن لاس انفس  
منهم فكذلك يجمع العلماء الذين يُعْتَدُّ بهم في الإجماع ، إجماعاً  
نظرياً بهم وينظر إلى ما تمهد لهم من الناصر ، وكل الله سبحانه  
وتعالى أن يحل لإجماع على ذلك لكونهم نقلة الشريعة ، والله أعلم .

## امام ابن صلاح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

یعنی تمام صحابہ کرام کی عدالت اور خیر ہونے پر

امت کا اتفاق ہو چکا ہے، اسی طرح جو صحابہ

کرام اپنے اپنے دور کے فتنوں میں مبتلا ہوئے، انکی

عدالت پر بھی قابل اعتماد علماء کا اجماع ہے۔ یہ انکے

ساتھ حسن ظن رکھنے اور ان کے ماضی خیر کی طرف نظر کرنے کی بناء پر ہے

اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ پر اجماع مقدر کر دیا ہے، اسلئے کہ صحابہ کرام دین کے ناقل اور پہچانے والے ہیں

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان

الہی خیر واصلاح، عادل ہیں، انکی عدالت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے...

# شرح السنن

مؤلف  
ابن أبي شيبة وعاصم بن عبد الله  
أبو محمد الحسن بن علي بن فضال  
البرهاني  
الرحمة ٨٢٢٩

دائرة المعارف  
البيروتية  
البيروت ١٩٦٩

مكتبة الجوامع

[١٢٠] والكف عن حرب علي ومعاوية، وعائشة وطلحة والزبير  
[رحمهم الله أجمعين] ومن كان معهم، ولا نحاصم فيهم وكل أمرهم  
إلى الله تبارك وتعالى، فإن رسول الله ﷺ قال: «إياكم وذكر أصحابي  
وأصحابي وأختي» (١).

مير القادري

وقال الإمام أحمد رحمه الله: «لا يطلع صاحب كلام أبداً، علماء الكلام وباطنة،  
الرحمة ابن الحوري من مصنف أحمد» (ص ٢٠١)، ط: التركي.

[١٢٠] والكف عن حرب علي ومعاوية، وعائشة وطلحة والزبير  
[رحمهم الله أجمعين] ومن كان معهم، ولا نحاصم فيهم وكل أمرهم  
إلى الله تبارك وتعالى، فإن رسول الله ﷺ قال: «إياكم وذكر أصحابي  
وأصحابي وأختي» (١).

امام برہاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ  
اور حضرت علی و عائشہ و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین  
کے مابین جو جنگیں ہوئیں ان میں خاموشی لازمی ہے



# فتح الدولہ

موسم شمسہ ۱۰۰۰

۱۰۰۰

۱۰۰۰

۱۰۰۰

وإذا ثبت<sup>(۱)</sup> أن الإمامة لم تثبت نعمًا لأحد  
ثم المسلمون<sup>(۲)</sup> أجمعوا على إمامة أبي بكر  
بأجمعهم - له [من غير مخالفة] <sup>(۳)</sup>.

وكذلك<sup>(۴)</sup> جرى الأمر في زمن عمر، وعما  
ومعاوية - وإن قاتل عليًا - فإنه كان لا  
وإنما كان يطلب قتلة عثمان [رضي الله عنه]<sup>(۵)</sup>  
وعلي - رضي الله عنهم<sup>(۶)</sup> وعنه - [۱۲۲ و] <sup>(۷)</sup>.

## فصل

الخلفاء [الراشدون] <sup>(۸)</sup> لما<sup>(۹)</sup> تربعوا في  
الفصيلة

فخير<sup>(۱۰)</sup> الناس - بعد رسول الله [صلى الله  
عنه وسلم] - رضي الله عنهم أجمعين<sup>(۱۱)</sup>.

ومعاوية - وإن قاتل عليًا - فإنه كان لا ينكر إمامته، ولا يدهيها لنفسه،  
وإنما كان يطلب قتلة عثمان [رضي الله عنه] <sup>(۱۲)</sup> ظأنًا أنه مصعب، وكان عطفًا  
وعلي - رضي الله عنهم<sup>(۱۳)</sup> وعنه - [۱۲۲ و] متمسك بالحق<sup>(۱۴)</sup>.

حضرت معاویہ مولا علی کی امامت کے منکر نہیں تھے  
بلکہ قصاص عثمان کا مطالبہ کر رہے تھے یہ ان کی  
اجتناب کی خطا تھی اللہ ان سے راضی ہو

(۱۳) «أجمعين» ساقط من ش.

لأن الفتنة لما انجلت كان الإمام هو الباقي، ولم يكن هناك من يخرجه، والله أعلم  
 العاشرة: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأ مطلقاً به، إذ كانوا كلهم  
 اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا الله عز وجل، وهم كلهم لنا أئمة، وقد تعبدنا بالكف  
 عما شجر بينهم، وألا نذكرهم إلا بأحسن الذِّكر، لحرمة الصحابة ولتسليم النبي ﷺ  
 من شجرهم<sup>(۱)</sup>، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم، هذا مع ما قد ورد من  
 الأخبار من طرق مختلفة عن النبي ﷺ أن طلحة شهيدٌ يمشي على وجه الأرض<sup>(۲)</sup>،  
 فهو كان ما خرج إليه من الحرب مصيئاً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما  
 خرج إليه خطأ في التأويل وتفسيراً في الواجب عليه، لأن الشهادة لا تكون إلا بقتل  
 في طاعة، فوجب حمل أمرهم على ما يثبت، ومما يدل على ذلك ما قد صح واستمر  
 من أخبار عليٍّ بأن قاتل الزبير في النار، وقوله سمعت رسول الله ﷺ يقول: «يشر

لأن الفتنة لما انجلت كان الإمام هو الباقي، ولم يكن هناك من يخرجه، والله أعلم  
 العاشرة: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأ مطلقاً به، إذ كانوا كلهم  
 اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا الله عز وجل، وهم كلهم لنا أئمة، وقد تعبدنا بالكف  
 عما شجر بينهم، وألا نذكرهم إلا بأحسن الذِّكر، لحرمة الصحابة ولتسليم النبي ﷺ  
 من شجرهم<sup>(۱)</sup>، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم، هذا مع ما قد ورد من  
 الأخبار من طرق مختلفة عن النبي ﷺ أن طلحة شهيدٌ يمشي على وجه الأرض<sup>(۲)</sup>،  
 فهو كان ما خرج إليه من الحرب مصيئاً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما  
 خرج إليه خطأ في التأويل وتفسيراً في الواجب عليه، لأن الشهادة لا تكون إلا بقتل  
 في طاعة، فوجب حمل أمرهم على ما يثبت، ومما يدل على ذلك ما قد صح واستمر  
 من أخبار عليٍّ بأن قاتل الزبير في النار، وقوله سمعت رسول الله ﷺ يقول: «يشر

# الجامع لأحكام القرآن

وَالْبَيِّنُ لِمَا نَضَعْنَاهُ مِنَ الشَّيْءِ وَأَيُّ الْفُرْقَانِ

تفانك

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرْطُبِيُّ

(ت ۶۷۱ هـ)

تتميم

والله خير من غيره

شأنك في تحقيق هذا المعنى

دماكو مير قادری

محمد زبون جونیسی

الجمعة الثامن عشر

مكة المكرمة

رضي الله تعالى

امام قرطبی فرماتے ہیں کسی بھی صحابی کی طرف قطعی طور پر خطا کی نسبت کرنا جائز نہیں کیونکہ انہوں نے جو ہم اجماع

کچھ کیا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور اللہ عزوجل کے لیے وہ سب صحابہ کرام ہمارے امام ہیں ہم پر فرض ہے کہ مشاجرات پر اپنی

زبان بند رکھیں

## فصل

۵۶۳۔ قیل لما حضر معاوية رضي الله عنه  
بالحسين رضي الله عنه وقال: انظر  
رسول الله ﷺ فإنه أحب الناس إلى  
وداره بصلح لك أمرك.

وما جرى بين علي وبين معاوية  
من السنة السكوت عما شجر بين أص  
الله ﷺ:

۵۶۴۔ وإذا ذكر أصحابي فامسكوا، ومعلوم

وما جرى بين علي وبين معاوية رضي الله عنهما فقال السلف:  
من السنة السكوت عما شجر بين أصحاب رسول الله ﷺ. وقال رسول  
الله ﷺ:

رضي الله عنهم أجمعين

انام قوام اللہ 336ھ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو کچھ ہوا اس پر سب کتے ہیں حضرت یہ  
ہے کہ

عظیم کلام کے مشاہرات پر خاموشی اختیار کی جائے

الابی فی الجامع رقم ۵۵۹، والصحیحة رقم ۳۴ وانظر: الزوائد ۲۲۳/۷.

(ج) ۱۸۴/و.

المجتر في بيان المجتر  
وشرح عقيدة أهل السنة

إسلام  
الإمام المصطفى محمد ﷺ  
بمقتضى ما ورد في سيرته الطيبة من سنة ۸۵۲ھ

الجزء الثاني

تحت إشراف ودراسة  
مجتهد في الأصول والشرائع

عبد الرحمن  
مفتي دار الفکر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ذکرته الا نوالله لا اقاتلک فرجع بشق المصروف را کبا مع من له  
ابنه عبدالله فقال مالک فقال ذکرني على حديثنا سمعت

# شرح الشفا

ليقاضي عياض

شدة  
لامرهم من صلبة وقمع سدة  
الملايل القاري  
عنه حماد

أجزاء الفاني

دار الكتب العلمية

وسلم يقول لنقاتله وانت طالم له فقال له انت انما  
حلفت ان لا اقاتله قال اعتق غلامك وقف حتى تصاب  
( وبنجاح كلاب الحوآب على بعض ازواجه ) اي  
وهو يضم نون وتكرر فوحدة اي صياحها والحق  
بين البصرة ومكة نزلة مائسة لما توجهت للصلح  
وقمة الجمل ( وانه يقل حواها ) اي حول بعض  
عنها ( قتل كثير ) اي جمع كثير من المقتولين قبل  
كثيرة نظرا الى الجملة ( ونحو بعد ما كادت ) اي  
عن ابن عباس ( فبحث ) بفتح الباء وكسر ها اي  
خروجها ( اي توجهها من مكة ) الى البصرة ( كما  
الحوآب سمعت نباح الكلاب فقال ما طوى الارواح  
عليه وسلم قال لنا ايتمكن تنج عليها كلاب الحوآب  
( وان عمارا ) وهو ابن ياسر ( تفقه الفقه المأعية  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمار فتلك الفئة الباغية  
( اصحاب معاوية ) اي بصفين ودقه على رضى الله  
سنة فكانوا هم البغاة على على بدلالة هذا الحديث

ابن سمية مع الحق وقد كان مع على رضى الله تعالى عنهما واما تاويل معاوية او ابن العاص  
بان الباغي على وهو قتله حيث حله على ما دى الى قتله فجوابه ما نقل عن على كرم الله وجهه  
انه يلزم منه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قتل حرة عمه والحاصل انه لا يبدل عن حقيقة  
المباراة الى مجر الإشارة الابد ليل طاهر من عقل او نقل بصرفه عن ظاهره نعم حاية العذر  
عنهم انهم اجتهدوا واخطأوا فالمراد بالباغية الخارجة المتجاوزة لا الطالبة كما طنه بعض

ملا علی قاری فرماتے ہیں:- غایت امر حضرت معاویہ وگروہ  
کا یہ ہے کہ انہوں نے اجتہاد کیا اور اس میں خطاء کی  
رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ  
اور باغیہ سے حدیث عمار میں مراد ایسا خروج کرنے  
والے ہیں جو حد سے تجاوز کریں...



## دفاعِ حقانیتِ اُمیہ و مائِیہ

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.stausnabi.blogspot.in

واقع حضرت امیر  
 لکھا ہے کہ آپ کسی دوسرے معاملہ کی بشارت چاہر  
 لو! اعتراض: نبی ﷺ نے حضرت  
 جماعت قتل کرے گی“ (۱) اسے مسلم نے روایت کر  
 جواب: اہل سنت کا اس پر اجماع ہے  
 خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم  
 نبی، معاف کر دی جائے گی۔ ملا علی قاری نے  
 حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت  
 مگر ہیں۔ لہذا ہم ”بغی“ سے قصاص کے باغی ہر  
 دسواں اعتراض: یہ واقعہ کئی طرق سے  
 عبد الرحمن احمد نسائی سے عرض کیا کہ وہ انھیں  
 حدیث سنائیں، آپ نے فرمایا: میں حدیث ”لا  
 سے کوئی حدیث نہیں جانتا، اور ایک روایت میں

طرح ارشاد فرمایا تھا، کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات سے خوشی نہ ہوگی کہ وہ سردار نہیں جس  
 جماعت میں رہتے تھے، کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات سے خوشی نہ ہوگی کہ وہ سردار نہیں جس  
 جواب: اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ جن لوگوں نے حضرت علی کے خلاف  
 خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا مگر یہ کہ بغاوت اجتہادی  
 نبی، معاف کر دی جائے گی۔ ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اس  
 حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کے طلب  
 لہذا ہم ”بغی“ سے قصاص کے باغی ہوئے (جس کا معنی ہے چاہتا طلب کرتا ہے)

امام عبد العزیز پر ہاروی قسمرماتے ہیں جنہوں نے حضرت  
 عسلی کی طرف علم بغاوت بلند کیا وہ اجتہاد پر مبنی تھا  
 معافی کر دی جائے گی اسی طرح ملا عسلی و ہاروی قسمرماتے  
 ہیں حضرت معاویہ قصاص عثمان کا مطالبہ کر رہے  
 تھے لفظ باغی کا مطلب طلب کرنا

اللَّهُ وَرَضَوْنَا بَيْنَهُمْ فِي رُجُؤِهِمْ قِسْمَ الشَّيْءِ  
الَّذِي كَانَ مَثَلُكُمْ فِي الْكَلْبَةِ وَقَسَمْتُكُمْ فِي الْإِنْجِيلِ  
كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاً فَاتَزَرَءَ فَاسْتَفْلَقَ فَاسْتَوَىٰ  
سَوْبَهُ يُفْرغُ الزَّرْعَ لِيُغْنِيَهُمْ أَنْكَارُهُ

سے حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں اپنے  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں فرمائی اور سنی میں فارسی اور اردو کے  
اشیاء اور علی انکفار حضرت عمر بن الخطاب میں اور دوحنا  
حضرت علی ابن ابی طالب میں دیکھتے فاضلہ تین اللہ دیر  
حضرت زبیر میں اور سنیما ہم فی رُجُؤِهِمْ قِسْمَ الشَّيْءِ  
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ رسول حضرات ایسے  
اُخْرِجَ شَطَاً میں شطاً رکھتی کی سے پہلی نکلنے والی کو نیل یا کوا  
سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اللہ نے اپنے رسول  
یعنی اللہ عنہ کے ذریعہ اس سنی یعنی رسول اللہ کی مومانی (یعنی طاقت)

دعا گو نعمان علی

سمیر القادری

حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی مشہور حدیث سے مستفاد ہے  
الغنیۃ لطیف طریق الحق  
مستفاد ہے

## غنیۃ الطالبین

ترجمہ

مری صاحبان کا مفید اور مستفاد ہے  
یہ تصنیف و تفسیر ہے

دوبلہ شریعت مستفاد ہے  
یہ تصنیف و تفسیر ہے

ارشاد برادر

۱۵۹۱ سیکرہ نور کی کتابت سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ جن باتوں میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے ان سے زبان کو روکا جائے اس  
میں بحث و گفتگو کی جائے اجماع کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا جائے ان کے فضائل و محاسن کو بیان کرنا اور ان کے (باہمی) خلافی  
معاظے کو خدا کے سپرد کرنا واجب ہے جس طرح بھی ان کا وقوع ہوا ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ در حضرت طلحہ حضرت  
زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امیر معاویہ کے درمیان اختلاف واقع ہو جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان  
میں بحث و گفتگو نہ کرے اور زبان کو بند رکھے ہر صحابی کی بزرگی اور فضیلت کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

حضور غوث اعظم فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے جن  
باتوں میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے ان سے زبان کو  
روکا جائے صحابہ کرام کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا  
جائے ان کے فضائل و محاسن بیان کیے جائیں اور ان کے معاظے خدا کے  
سپرد کرنا واجب ہے

دعا  
نعمان علی  
سید القادری

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الحمد لله ، نحمده ، ونستعينه ،  
شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا ، إنه من  
يُضِلُّ فلا هادي له .

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك  
ورسوله ، صلى الله عليه وعلى آله وصحبه  
أجمعين :

فإن الصحابي الجليل معاوية بن أبي سفيان  
فإنهم قد ناصبوه العداة كما ناصبوا كثير  
والكراهة والذم ، ذلك العداة الذي لم

حتى صار من شعارهم الواقعة في صحابة النبي ﷺ والخوض في  
أعراسهم ، ومن شعار أهل السنة والسلف وأهل الحديث وعموم الأمة  
الترضي على صحابة النبي ﷺ ، والترحم عليهم ، وعدم الخوض فيما  
شجر بينهم ، فهم ما بين مجتهد مصيب فله أجران ، ومجتهد مخطئ فله  
أجر واحد ، وكلهم مشمول بالثناء الحسن والترضي والتقلعة بنص الكتاب  
والسنة المشرفة .

سرسري حتى سبب سبي ﷺ ، وسرسم سيهم ، وعدم الخوض فيما

من الرجال كأبيها أبي

في النبي ﷺ والخوض في

أهل الحديث وعموم الأمة

سرسري حتى سبب سبي ﷺ ، وسرسم سيهم ، وعدم الخوض فيما

من الرجال كأبيها أبي

في النبي ﷺ والخوض في

أهل الحديث وعموم الأمة

سرسري حتى سبب سبي ﷺ ، وسرسم سيهم ، وعدم الخوض فيما

من الرجال كأبيها أبي

في النبي ﷺ والخوض في

أهل الحديث وعموم الأمة

سرسري حتى سبب سبي ﷺ ، وسرسم سيهم ، وعدم الخوض فيما

من الرجال كأبيها أبي

في النبي ﷺ والخوض في

أهل الحديث وعموم الأمة

صحابہ کرام کے درمیان جو مشابہات ہوئے ان میں

وہ سمجھتے تھے اور جنہوں نے غلطی کی وہ ایک لہر

کا مستحق ہے اہلسنت و الجماعت و سلف صالحین کا بھی یہی عقیدہ ہے



المكتبة الفلسفية

# کتاب الاِشْتِاقِ

إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمین الجوهري  
(۱۱۹-۱۲۷۸ هـ)

مطبوع و تمثیلت

المستشار

توفیق علی و هیبة

مؤلف الكتاب

أحمد عبد الحمید الساج

الناشر

مكتبة الشريعة الإسلامية

المخالف غير جائز، وقد حصل  
الإمامين شسوع النوى فلاحتمال

[فهي]

من انعقدت له الإمامة بعقد  
حدث وتغير أمر، وهذا يجمع  
الإمامة بفسقه، فانخلاءه من غير  
خلعه، وامتناع ذلك، وتقويم أو  
ذلك من المجتهدين عندنا فاعلم

وخلع الإمام نفسه من غير  
عليه السلام نفسه فذلك ممكن

من شرائط الإمام أن يكون من أهل الاجتهاد، و

غيره في الحوادث وهذا متفق عليه. ومن شرائط الإمام  
متصدياً إلى مصالح الأمور وضبطها، فانجدة في تجها

هذا، أما حصة... في القاطع... لا... الإمامية

امام الحرمین جوینی امام کی شرائط میں سے اسکا اہل  
اجتہاد سے ہونا ہے.. (امام حسن کے بعد معاویہ کی  
امامت پر امت کا اجماع ہوا معلوم ہوا حضرت معاویہ  
مجتہد تھے ورنہ امام حسن ان کو کبھی بھی خلافت نہ سونپتے)



مأجور لاجتهاده ونيتة في طلب الخير ، فهذا قطعنا على صواب على رضى الله عنه وصحة امامته ،  
وأنت صاحب الحق وأن له أجرهن أجر الاجتهاد وأجر الإصابة ، وقطعنا أن معارفة رضى الله عنه ومن  
معه مخطئون مأجورون أجرا واحدا . وأيضا فالحديث الشريف الصحيح عن رسول الله ﷺ أنه  
أحبر عن مارقة تمرق بين طائفتين من أمته يقتلها أولى الطائفتين بالحق ، فمرقت تلك المارقة وهم

سورج، یوں مساجد میں رکت ہے کہ

بالحق ، وأيضاً الخبر الصحيح عن رسول الله ﷺ

قال أبو محمد : المجتهد المخطيء إذا قاتل على  
عالم بأنه مخطيء فهو فئة باغية ، وإن كان  
وأما إذا قاتل وهو يدري أنه مخطيء فهذا محارب تلم  
لا المجتهد المخطيء ، وبيان ذلك قول الله تعالى :  
فإن هفت أحدهما على الأخرى فقاتلوا التي تبغي  
أخوة فأصلحوا بين أعضيكم ٢١٦ .

فهذا نص قولنا دون تكلف تأويل ولا زح  
عز وجل مؤمنين باغين بعضهم إخوة بعض في حرم  
بالإصلاح بينهم ، وبينهم ، ولم يصفهم الله عز وجل  
وإنما هم مخطئون فقط باغون ولا يهد واحد منهم  
يسار ابن سبع السلمي<sup>(١٤)</sup> ، شهد بيعة الرضوان  
وأُنزل السكينة عليه ورضى عنه ، فأبو العادية رضى  
أجرا واحدا ، وليس هذا كقتلة عثمان رضى الله  
أحدا و لا حارب ولا قاتل ولا دافع ولا زنا بعد اح  
فساق محاربون سافكون دما حراما عمدا بلا تأويل

امام ابن حزم متوفی 456ھ فرماتے ہیں ہم قطعی طور

پر کہتے ہیں کہ حضرت علی صواب پر تھے انکی

لہذا صحیح تھی وہ صاحبِ حق تھے انکے لئے دو

اجر ہیں ایک اجتہاد کا اجر دوسرا اجتہاد میں مصیب

ہونے کا اجر، اور ہم قطعی طور پر کہتے ہیں کہ حضرت

رضی اللہ

تعالیٰ عنہم

معاویہ اور لکے ساتھی (اجتہاد میں) مخطی تھے مگر (اللہ کی طرف سے) اجر دئے گئے ایک اجر...

# اِنْشَاءُ السَّنَازِيِّ

رِشَق حَنِيجُ الْغَسَايِي

مُتَّالِف

ابوہامد شہید الزہراء العباسی المروزی مرفقا بوزیر السلطانی

تھوڑے سہ ۱۲۲۲ھ

مطبعة و مطبعہ

مکتبہ العربیہ اسلامیہ

مکتبہ السنیہ

مکتبہ حرکۃ اسلامیہ، مکتبہ اسلامیہ، مکتبہ اسلامیہ، مکتبہ اسلامیہ

دارالکتب العلمیہ

وبہ قال: (حدثنا مسدد) هو ابن مسرعة الأسدي البصري  
الدباغ الأنصاري البصري (قال: حدثنا خالد الحذاء) بفتح  
هكرمة) مولى ابن عباس.

(قال لي ابن عباس) عبد الله رضي الله عنهما (ولابته)  
الحسن العابد الزاهد المتوفى بعد العشرين والمائة، وكان مولد  
عنه فسمي باسمه، وكان فيما قيل أجل قرشي في الدنيا (انظر  
(فاسمعا) ولاي ذر واسمعا) (من حديثه فانطلقنا فإذا هو  
(بصلحه فأخذ رداءه فاحتج) بالحذاء المهمل والموحدة أي جمع  
أنشأ) أي شرع (يحدثنا حتى أتى ذكر) وللأربعة وكريمة حتى  
الكشميهني حتى أتى على ذكر (بناء المسجد) النبوي (فقال)  
اللام وكسر الموحدة الطوب النبي، (وعمار) هو ابن ياسر بن  
وزاد معمر في جامعہ لبنه) عنه ولبنه عن رسول الله ﷺ (ف)

رضي الله عنه (فبفض) بصيغة المضارع في موضع الماضي لاستحضار ذلك في نفس السامع كأنه

علي بن أبي طالب رضي الله عنه الإمام الواجب الطاعة إذ ذاك، (ويدهونه إلى) سب (النار) لكنهم  
معدورون للتأويل الذي ظهر لهم لأهم كانوا مجتهدين ظننهم أنهم يدعونهم إلى الحنة، وإن كان في  
نفس الأمر بخلاف ذلك فلا لوم عليهم في اتساع ظنونهم، فإن المجتهد إذا أصاب فله أجران وإذا  
أخطأ فله أجر، وأعيد الضمير عليهم وهم غير مذكورين صريحا، لكن وقع في رواية ابن السكن  
وكريمة وغيرهما، وثبت في نسخة الصفار المقابلة على نسخة الفريزي التي بخطه ويح عمار تفتله  
الفئة الباغية يدعوهم، والفئة هم أهل الشام وهذه الريادة حذوها المؤلف لكتبة وهي أن أما سعيد  
نفس الأمر بخلاف ذلك فلا لوم عليهم في اتباع ظنونهم، فإن المجتهد إذا أصاب فله أجران وإذا

امام قسطلانی فرماتے ہیں:

رضی اللہ

تعالیٰ عنہم

لیکن (حضرت معاویہ) کا گروہ معدور تھا کیونکہ جو

تاویل انکے لئے ظاہر تھی کیونکہ وہ مجتہد تھے وہ

انکے سبب یہ ظن رکھتے تھے کہ وہ جنت کی طرف

بلا رہے ہیں جبکہ نفس الامر انکے خلاف ہو لیکن ان پر

کوئی ملامت نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے ظن کی پیروی

کر رہے تھے، اور مجتہد اگر صائب ہو تو اسے دو اجر ہیں اور اگر خطا کرے تو ایک اجر ہے



۱۶۱۔ مَا قَدْ رُبَّمَا مِنْ أَنْ يُحِيطَ

عَنْ

۱۶۲۔ وَاحْذَرِ مِنَ الْخَوْضِ الَّذِي قَدْ

بِفَضْلِهِ

۱۶۳۔ فَبَالَهُ عَنِ اجْتِهَادِ قَدْ

فَانْتَمَ

۱۶۴۔ وَتَعَذُّهُمْ فِي الثَّابِتُونَ

عَنْ يَمِينِهِ مَعَ وَاحِدٍ عَنْ

۱۶۲۔ وَاحْذَرِ مِنَ الْخَوْضِ الَّذِي قَدْ تَرَى

بِفَضْلِهِمْ شَقَا عَزَى لَوْ تَرَى

۱۶۳۔ فَبَالَهُ عَنِ الْجِهَادِ قَدْ ضَلَّ

مَنْشَرٌ أَوْ ثَلَاثَةٌ مِنْ بَيْنِهِمْ

فِي ذِكْرِ كَرَامَاتِ

۱۶۵۔ وَكُلُّ شَاخٍ أَيْ عَنْ صَالِحِ

بِمَنْ تَابِعَ بِشَرِيعَتِنَا وَنَاصِحِ

امام سفارینی فرماتے ہیں :-

صحابہ کے فضل کیوجہ سے انکے مانین جو کچھ

ہوا اس میں غور و خوض منع ہے جو کچھ ہوا اجتہاد

کے سبب ہوا رضوان اللہ علیہم اجمعین

أَمَّهُ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : « تَقْتُلُ عِمَارًا الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ » .

وَقَدْ فَتَنَ الْحَبَشَةُ الْمَدِينَةَ ، الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ ، أَمَّا الْإِسْلَامُ ، فَهُوَ مَدِينَةٌ لَا يَفْتَنُهَا أَحَدٌ .

وَقَالَ أَحْمَدُ : لَا أَتَكَلَّمُ فِي هَذَا ، السَّكُوتُ عَنْهُ أَسْلَمٌ .

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ : « وَيَعْرِ عِمَارٌ ، وَ

أَوَّلُ أَمْرِهِ <sup>(۱)</sup> :

« اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ

وَمِثْلُ ارْتِجَاؤِهِ عِنْدَ حَفْرِ الْخَنْدَقِ بَقِيَّةُ

« اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ <sup>(۲)</sup> : أَبْنَاءُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَذِيلِ ، قَالَ : لَمَّا

يَحْمِلُونَ ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْمِلُ هُوَ

نَحْنُ الْمُسْلِمِينَ

وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : « دَاوُدُ

وَقَدْ كَانَ عِمَارًا اشْتَكَى قَبْلَ ذَلِكَ

فَسَمِعَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَتَفَضَّلَ لَبَّيْتَهُ ، وَ

« يَا بَنَ سُمَيَّةَ ، تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ » .

## فَتْحُ الْبَيْتِ فِي تَرْجُحِ الْحِجَابِ

هَذَا الْمَقَالَةُ فِي تَرْجُحِ الْحِجَابِ أَوَّلَ مَا تَرَكَهُ عَمْرُو بْنُ

أَبْنَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَرْجُحِ الْحِجَابِ

الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ

١٠٣٩ - ١١٠٥ هـ

تَعْقِدُ

أَبْنَاءُ

عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ

الْمَسْنُونَةُ

الْمَدِينَةُ

ابن رجب حنبلی نے امام احمد بن حنبل کا مذہب  
سکوت قرار دیا ہے... رحمہا اللہ



دعا گو

سمیر القادری

صَحِيحُ مُسْنَدِ  
بِشْرَحِ النُّوَوِيِّ

عبد اللہ بن عبد اللہ

الحداد

۲۹ فروری ۱۴۰۲ھ

بیت اللہ

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ  
رَسُولِ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ  
مَا ظَلَمْتُكَ بِأَثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ

الاطراف والأرذال تحزبوا وقصدوه من مصر فوجدوا  
حقاً لا خلافته الله عنه خلافتهم  
اہل حق کا اجماع ہے  
کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں

عنهم ومما ورد من ذلك احدا منهم عن العلاء لا منهم جندب بن  
الغطفاء اذ قال لما مضى الاختلاف المحدث بعد في مسائل هذه الجماعة غيرها ولا  
البغاة عليه فكلهم معذرون رضى الله عنهم ولهذا اتفق أهل الحق ومن يمتد به في الاجماع على  
قبول شهادتهم ورواياتهم وكما عدالهم رضى الله عنهم أجمعين  
وأن مخالفه باغ فوجب عليهم نصرته وقتال الباغي عليه فيما اعتقدوه ففعلوا ذلك ولم يكن يحل لمن

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باغی سب کے  
معذور تھے اللہ ان سب سے راضی ہو اور سب اہل  
حق کا آپس میں اجماع ہے کہ صحابہ کرام سے اگر  
بغاوت ہوئی ہو جب بھی انکی گواہی روایات مقبول ہیں  
رضی اللہ  
عنہم اجمعین  
اور وہ سب عادل ہیں

فَاتَّخَذَ مِنْهُمْ سَبْعًا

وَحَبِيبًا مِنْهُمْ وَكَفَّؤًا عَلَيْهِ

سَائِبًا

لِأَهْلِ الْأَدَبِ كَانُوا يَحْضُرُونَ عِنْدَهُ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ كُتُبَ

جُزْءٍ قَدْ جُمِعَ فِيهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُرْوَى فِي فَصَائِلِ

مِنْهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى يَبْتَدِيَ بِقِرَاءَةِ ذَلِكَ الْجُزْءِ

لَهُ، وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْأَدَبِ يَطْعَنُونَ عَلَى أَبِي

اللُّغَةِ، حَتَّى قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْفَتْحِ: يَقَالُ:

طَائِرٌ لِقَالٍ: حَدَّثَنَا ثَعْلَبٌ عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ وَيَذْكُرُ فِي

سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ يَحْكِي عَنْ أَبِي عَمْرِو الزَّاهِدِ: أَنَّ الْأَشْرَافَ وَالْكَتَّابَ

وَأَهْلَ الْأَدَبِ كَانُوا يَحْضُرُونَ عِنْدَهُ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ كُتُبَ ثَعْلَبٍ وَغَيْرِهَا. وَكَانَ لَهُ

جُزْءٌ قَدْ جُمِعَ فِيهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُرْوَى فِي فَصَائِلِ مُعَاوِيَةَ، فَكَانَ لَا يَتْرُكُ وَاحِدًا

مِنْهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى يَبْتَدِيَ بِقِرَاءَةِ ذَلِكَ الْجُزْءِ، ثُمَّ يَقْرَأُ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا قَصَدَ

لَهُ، وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْأَدَبِ يَطْعَنُونَ عَلَى أَبِي عَمْرِو وَلَا يُوَثِّقُونَهُ فِي عِلْمِ

اللُّغَةِ، حَتَّى قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْفَتْحِ: يَقَالُ: إِنَّ أَبَا عَمْرٍو كَانَ لَوْ (٢) طَائِرٌ

طَائِرٌ لِقَالٍ: حَدَّثَنَا ثَعْلَبٌ عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ وَيَذْكُرُ فِي مَعْنَى ذَلِكَ شَيْئًا، فَمَا

الْحَدِيثُ فَمَا أَنَا جَمْعٌ شَيْءٌ خَلَا بِهِ ثَقُوفُهُ قَبْلَهُ وَيَصْدُقُ بِهِ

مُحَدَّثُ إِمَامٍ وَاحِدٍ أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بَغْدَادِي

شَافِعِي 345 هـ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ يَحْكِي عَنْ أَبِي عَمْرِو الزَّاهِدِ: أَنَّ الْأَشْرَافَ وَالْكَتَّابَ

وَأَهْلَ الْأَدَبِ كَانُوا يَحْضُرُونَ عِنْدَهُ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ كُتُبَ ثَعْلَبٍ وَغَيْرِهَا. وَكَانَ لَهُ

جُزْءٌ قَدْ جُمِعَ فِيهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُرْوَى فِي فَصَائِلِ مُعَاوِيَةَ، فَكَانَ لَا يَتْرُكُ وَاحِدًا

مِنْهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى يَبْتَدِيَ بِقِرَاءَةِ ذَلِكَ الْجُزْءِ، ثُمَّ يَقْرَأُ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا قَصَدَ

لَهُ، وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْأَدَبِ يَطْعَنُونَ عَلَى أَبِي عَمْرِو وَلَا يُوَثِّقُونَهُ فِي عِلْمِ

اللُّغَةِ، حَتَّى قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْفَتْحِ: يَقَالُ: إِنَّ أَبَا عَمْرٍو كَانَ لَوْ (٢) طَائِرٌ

طَائِرٌ لِقَالٍ: حَدَّثَنَا ثَعْلَبٌ عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ وَيَذْكُرُ فِي مَعْنَى ذَلِكَ شَيْئًا، فَمَا

الْحَدِيثُ فَمَا أَنَا جَمْعٌ شَيْءٌ خَلَا بِهِ ثَقُوفُهُ قَبْلَهُ وَيَصْدُقُ بِهِ

مُحَدَّثُ إِمَامٍ وَاحِدٍ أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بَغْدَادِي  
شَافِعِي 345 هـ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ يَحْكِي عَنْ أَبِي عَمْرِو الزَّاهِدِ: أَنَّ الْأَشْرَافَ وَالْكَتَّابَ  
وَأَهْلَ الْأَدَبِ كَانُوا يَحْضُرُونَ عِنْدَهُ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ كُتُبَ ثَعْلَبٍ وَغَيْرِهَا. وَكَانَ لَهُ  
جُزْءٌ قَدْ جُمِعَ فِيهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُرْوَى فِي فَصَائِلِ مُعَاوِيَةَ، فَكَانَ لَا يَتْرُكُ وَاحِدًا  
مِنْهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى يَبْتَدِيَ بِقِرَاءَةِ ذَلِكَ الْجُزْءِ، ثُمَّ يَقْرَأُ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا قَصَدَ  
لَهُ، وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْأَدَبِ يَطْعَنُونَ عَلَى أَبِي عَمْرِو وَلَا يُوَثِّقُونَهُ فِي عِلْمِ  
اللُّغَةِ، حَتَّى قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْفَتْحِ: يَقَالُ: إِنَّ أَبَا عَمْرٍو كَانَ لَوْ (٢) طَائِرٌ  
طَائِرٌ لِقَالٍ: حَدَّثَنَا ثَعْلَبٌ عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ وَيَذْكُرُ فِي مَعْنَى ذَلِكَ شَيْئًا، فَمَا  
الْحَدِيثُ فَمَا أَنَا جَمْعٌ شَيْءٌ خَلَا بِهِ ثَقُوفُهُ قَبْلَهُ وَيَصْدُقُ بِهِ

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَوْدَامٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ مَا ظَنَّكَ بِأَنْتَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبَانٍ

صِيحْ مُسْتَلَبٌ  
بِشَيْخِ الْوُفُوقِ

خَاتَمُ الْحَقِّ  
الْمَدِينِ  
۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳

الْأَطْرَافِ وَالْأَرْذَالِ تَحْزَبُوا وَقَصْدُوهُ مِنْ مَصْرِفِ عَجْزٍ

تمام صحابہ کرام  
مجتہد تھے

اختلفوا في مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدنم في مسائل من الدماء وغيرها ولا

لا حلافة لغيره وامام معاوية رضي الله عنه فهو من العدول الفصلاء والصحابه اسجاء رضي الله عنه واما الحروب التي حرت فكانت لكل طائفة شبهة اعتقدت تصويب أنفسها بسببها وكلهم عدول رضي الله عنهم ومتأولون في حروبهم وغيرها ولم يخرج شيء من ذلك أحدا منهم عن العدالة لأنهم مجتهدون اختلفوا في مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدنم في مسائل من الدماء وغيرها ولا يلزم من ذلك نقص أحد منهم واعلم أن سبب تلك الحروب أن القضايا كانت مشتبهة فلهذا اشتباهها اختلف اجتهادهم وصاروا ثلاثة أقسام قسم ظهر لهم بالاجتهاد أن الحق في هذا الطرف

حضرت امیر معاویہ عادل نجباء اور فاضل صحابہ میں سے ہیں رضی اللہ  
اور ان کے درمیان جو جنگیں ہوئیں اور سب سمجھتے تھے کہ عنہم اجمعین  
وہ حق پر ہیں اور سب صحابہ عادل ہیں سب صحابہ تاویل پر  
تھے ان جنگوں میں اور کوئی بھی عدالت سے نہیں ٹکتا کیونکہ

وہ مجتہد تھے اور ان کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسے مسائل میں مجتہدین کا اختلاف ہوتا ہے

ہے جس کو اللہ نے جیسا چاہا، پھر اُن کا انتقال ہو گیا۔  
اللہ ماکر نہ رہا کہ اس کو جیسا چاہا، پھر اُن کا انتقال ہو گیا۔

## ازالۃ الخفاء

عن خاتون خاتون

بن زیاد قال قال عامر بن ياسر  
ان اُنشأ سارت ميرة هذا  
وانها والله زوجة محمد صلى الله عليه  
وسلم في الدنيا والاخرة  
فكلم الله ابتداءً بهذا يعلم  
اياها فيخرج ام ياتوا واخرج مسلم  
عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله  
عليه وسلم كان على حصاة و  
ابوبكر وعمر وعثمان وطلحة والزبير  
فتمركبت الصخرة فقال اهدم فما  
بيك الا نبي او مستدين او  
شبهه. واخرج ابوبكر عن ابى نضر  
قال ذكره اُمّيا وعثمان وطلحة و  
الزبير عنه ابى سعيد فقال اقوام  
سبقت لهم سوابق واحبا بهم

فتمركبت الصخرة فقال اهدم فما  
بيك الا نبي او مستدين او  
شبهه. واخرج ابوبكر عن ابى نضر  
قال ذكره اُمّيا وعثمان وطلحة و  
الزبير عنه ابى سعيد فقال اقوام

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ نے ناپسند کیا اس  
بات کو کہ طلحہ جنت میں داخل ہو، یہ خبر روایت کی کہ  
کہ میری بیعت اُس کی گردن میں ہو، اور یہ کہ معاذ  
بجانب غطفی اور معاذ درختے، تو اس کی صورت یہ ہے  
کہ یہ خبر بھی روایت کی ہے کہ یہ خبر بھی روایت کی ہے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں امیر معاویہ

مجھ پر تھے کیونکہ وہ شبہ کے ساتھ دلیل پکڑے ہوئے تھے

اور جب کوئی مجھ پر اجتہاد میں خطا کرتا ہے تو ایک لڑکا مستحق ہوتا ہے





# فتاویٰ نورینہ

جلد اول

مفت محمد رفیع نورانی صاحب  
بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ

مفت محمد رفیع نورانی صاحب  
بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ

مفت محمد رفیع نورانی صاحب  
بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ

Click For More

<https://archive.org/details/@ozhalbhasanattari>

نمبر ۲: جو شخص حضرت معاویہ بن ابی سفیان

کشتی کرے اور فاسق تک کے کیا وہ

فلس: محمد رفیع

غیب



وہی اللہ

جو صحابی رحل امیر صلوات

کی کشتی کرے اس کے پیچھے لا پڑنا

مکروہ تحریمی ہے

اسلام مبارک درجہ دیگر: اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ انہیں شمس ہے کہ حضرت ابو بکر  
صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہی حضرت معاویہ بن ابی سفیان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی و در واجب الاحترام ہیں لہذا ایسے شخص کے پیچھے جتنی کی ناکرہ تحریمہ واجب  
الاعادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى  
الاهل واصحابه وابلت وسلم۔

مفت محمد رفیع نورانی صاحب

بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ

شیخ الحدیث مفتی ابوالخیر نور اللہ نعیمی فرماتے ہیں  
جو شخص معاویہ بن ابی سفیان کو معاذ اللہ فاسق  
کہے یا گستاخی کرے اس کے پیچھے نہ لاسکرہ تحریمی  
واجب الاعادہ ہے

فرقہ وہ ہے جو باطل تاویل سے امام کی مخالفت کرے اور اس کی اطاعت خارج ہو جائے جنت اور دوزخ سے مراد ان کے اسباب ہیں اور وہ حضرت عمار کو قتل کرنے والے خارجی تھے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ خوارج کی کے درمیان حکم مقرر کرنے کے بعد ہڑنی مٹی اور یہ حکیم صلین کی جنگ ختم ہوا۔ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو چکا تھا اس کے بعد خارجیوں کا شمار نہیں ہوتا۔



<https://archive.org/details/BiharRhasanattari>

صحیح ہے کہ حضرت علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلین کی جنگ اجتہادی جنگ تھی۔ وہ سب مجتہد تھے ہر ایک اپنے حق پر جانتا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جاعت اور شکریہ گمان کرتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ اپنے مخالفین کو جنت میں جاعت کی طرف بلاتا ہے جس کا رچ فتنہ الامر میں واقعہ برعکس تھا انہی کے ہاتھوں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مگر ان کو علامت نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ اپنے ظنون کی اتباع جس کو وہ صحیح سمجھتے تھے۔ میں برسرِ بیکار تھے چونکہ فتنہ الامر میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس لئے ان کے باعث لوگوں کو ہدایت دے۔ حضرت مخالفین کو فتنہ خیز سے بچا رہا ہے۔ مگر ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کشتہ خیزانہ کے مقدس خطاب سے یاد فرمایا ہے اور ان کی فضیلت کی شہادت دی ہے خود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ معاویہ کو ہم امت دے دے اور اس کے مہینے تھے اور ان لوگوں کی تردید اس حدیث شریف میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی حق جگہ تھی جبکہ آپ نے مستقبل میں ہونے والی جائز ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے۔

### صحیح الحدیث علامہ غلام رضوی فرماتے ہیں حضرت

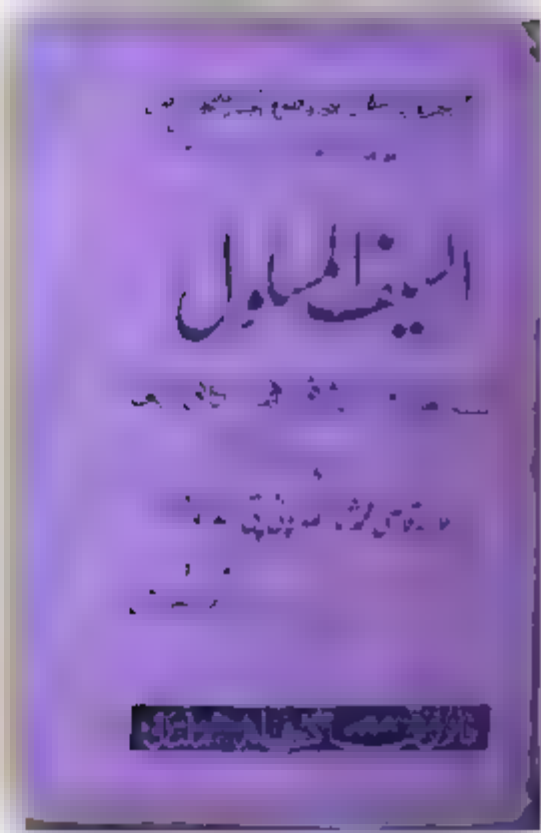
علی و معاویہ کے درمیان جو جگہیں ہمیں وہ اجتہاد پر مبنی تھیں وہ سب مجتہد تھے اور اپنے آپ کو حق پر جانتے

تھے۔ مولا علی حق پر تھے (اور حضرت معاویہ کی

خطا اجتہادی تھی) اور ہمارے لئے مناسب تھی کہ ہم امیر معاویہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بدگمانی کا

شکار نہ بن جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے

صحابہ کو کشتہ خیزانہ کا خطاب فرمایا ہے۔



حضرت معاویہؓ کی اجتہادی خطا اور اس معاملہ میں حضرت معاویہؓ نے اجتہادی غلطی ہوئی۔ باغیوں کی حضرت عثمانؓ پر زیادتی مسلم ہے، جب حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے، اور حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوئے، اور انہوں نے بیعت کر لی، تو بغاوت خلیفہ

قاضی شام اللہ پانی پتی فرماتے ہیں ہر حال اس

رضی اللہ عنہ

معاملے میں حضرت معاویہؓ سے اجتہادی خطا ہوئی

رضی اللہ عنہ

باغیوں کی حضرت عثمانؓ پر زیادتی مسلم ہے

مست  
امیر

ترجمہ  
میر (مکتبہ)  
پیش

میر کا  
میر کا  
میر کا

میر کا  
میر کا  
میر کا

میر کا  
میر کا  
میر کا

میر کا  
میر کا  
میر کا

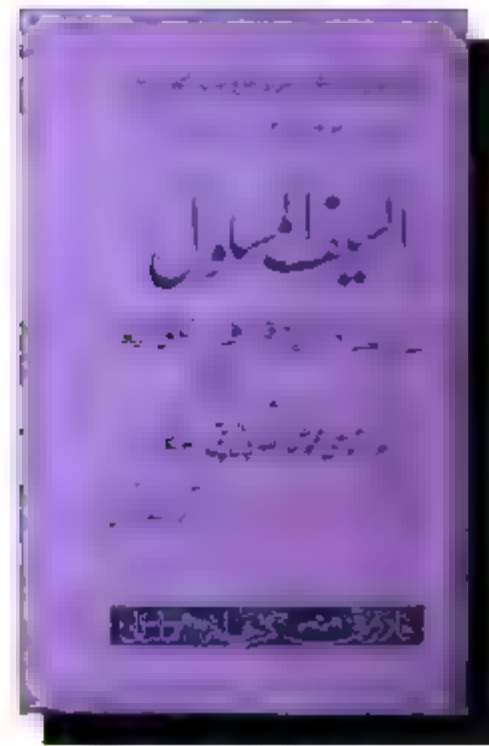




سے نہ سرواں اس میں ایسا نہ ہے۔ یہ کفر نہیں ہے بلکہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے نہیں سمجھتا مگر دنیاوی جھگڑے میں اسے قتل کر دیا۔ یہ کفر نہیں ہے بلکہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے جیسے حلال نہ سمجھتے ہوئے شراب پینا اور نماز کا قصد ترک کرنا۔ اور تیسری صورت خطائے اجتہادی سے ایک مومن کا دوسرے مومن کو قتل کرنا۔ یہ نہ کفر ہے نہ فسق اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ اسی تیسری قسم میں داخل ہے۔ آپ مجتہد تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان سے پہلے معلوم ہو چکا ہے اور مجتہد اگر اپنے اجتہاد میں خطا کرے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔

اگر ہمارا یہ جواب معترض کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی ہوگا کہ انہوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ میں بے شمار مومنوں کو قتل کیا اور کرایا۔ خدائے عز و جل سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فقہی ملت مفتی جلال الدین امجدی فرماتے ہیں  
تیسری صورت خطائے اجتہادی سے ایک مومن کا  
دوسرے مومن کو قتل کرنا نہ کفر ہے نہ فسق  
اور حضرت معاویہ کی جنگ اس تیسری قسم میں  
داخل ہے آپ مجتہد تھے اور جب مجتہد خطا کرے  
تو کوئی مواخذہ نہیں۔ اور اگر ہمارا یہ جواب  
معترض کو کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض  
مولا علی پر ہی ہوگا کہ انہوں نے حضرت عائشہ  
و امیر معاویہ کی جنگوں میں بے شمار مسلمانوں  
کو قتل کروایا



اس نزاع نے ایمان | چونکہ حضرت معاویہؓ کا ارادہ بغاوت کا نہ تھا، بلکہ طلب قصاص  
معاویہ پر کوئی اثر نہ ڈالا | کی بنا پر ایک اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے، اس میں ان کو  
ایک ذرا اب ملے گا، اس بنا پر معاویہؓ اور ان کے ساتھی گنہگار نہیں قرار دیئے جاسکتے۔  
اگر بالفرض حضرت معاویہؓ نے عدا اور دیدہ دانستہ بغاوت کی تھی، تو بھی ان پر اس  
وجہ سے کفر کا فتویٰ صادر نہیں کیا جاسکتا، کہ یہ قرآن پاک کی اس آیت سے انکار

قاضی شاہ رحمہ اللہ پائی پتی فرماتے ہیں حضرت معاویہؓ کا ارادہ بغاوت نہیں تھا بلکہ قصاص عثمان طلب کر رہے تھے جس کی  
وجہ سے اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے اس میں ان  
کو ایک اجر ملے گا اور ان کے ساتھی گنہگار قرار نہیں دیئے جائیں گے اور اگر کوئی یہ معاویہؓ پر گستاخی کا فتویٰ صادر کرتا ہے تو وہ قرآن کا منکر ہوگا

روحہ : ومن رضى بقتل عمار رضى الله عنه كان حكمه حكمها أى حكم  
الفئة الباغية التى قتلتہ ، ویروی أن معاوية تأول أن الذى قتله هو الذى جاء

## کتاب

للمع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية

لشرح

الدرة المضية فى عقد الفرق المفضية

تأليف

المصنف الموقر الحاج الشيخ الامام صاحب الجليل  
فتیہ محمد بن احمد السارسی الاشرف المصنف

بمساعدة

## الجزء الثانى

احمد طبعات هذا الكتاب من المطبوعات المطبوعة  
مطبعة المطبعة المطبوعة المطبوعة المطبوعة  
مطبعة المطبعة المطبوعة المطبوعة المطبوعة

به الى منون مقاتله فما قتله الا الله  
بقوله فرسول الله صلى الله عليه  
المشركين ، ولا يخفى أن حجة  
قال شيخ الاسلام ابن تيمية قدس  
الله عنه هذا هو الصواب . انتهى  
والصواب مع أمير المؤمنين أبى  
أبى طالب رضوان الله عليهم أجمعين  
وأما معاوية رضى الله عنه فهو

حق  
فى  
الس  
أط  
الش  
أمير  
عندى  
قوة  
وأما  
حق  
ومن  
سواء  
سواء  
سواء

امير معاوية  
مجتهد تھے

عندى فاحكم بما أنزل الله ، فأبى معاوية حتى جرى ماجرى ولا حول ولا  
قوة الا بالله العلى العظيم وكان أهل الشام يسمون قتل عمار فتح الفتوح

وأما معاوية رضى الله عنه فهو مجتهد مخطئ . وليس له يومئذ فى الخلافة  
حق ومن ثم قال له أبو مسلم الخولاني أنت تنازع عليهما

امام السفاري حنبلى فرماتے ہیں

امير معاوية رضى الله تعالى عنه مجتهد مخطئ تھے

رسک دمانهم بان يتحزبوا عليهم . ولكم المسلمین ایدیہم عنہم ، وذلك محانب لقولہ ﷺ .  
 « حذروا علی ایدی ستمہائکم » (۱) . قد ابن العربی . هذه الآية اصل فی قتال المسلمین ،  
 وعمدہ فی حرب المتأولین ، وعینہا عون لصحابة ، وإلیہا لجأ لأعیال من أهل مدینة ، وإیایہا  
 عسی اللہ ﷻ بقولہ « مثل عماراً لثنتہ الذغیة » (۲) وقولہ ﷺ فی شأن الحوارج « بخرجون  
 علی حین فرقة من الناس تقتلہم أولى لطائفین بالحق » .

الاستہراء . وحکی أبو رید : سحرت بہ وصحکت بہ وهزأت بہ ، وقال الأختش . سحرت  
 مہ وسحرت بہ ، وصحکت مہ ، وصحکت بہ ، وهزأت مہ وهزأت بہ ، کل ذلك بقل ،  
 والاسم السخریة والسخری، وقرئ مہم فی : لا یتخذ بعضہ

## فَتَحَّ الْقَلْبُ

الجامع بین معنی التزاور والالتقاء من علم التفسیر

ماتانیہ

محمد بن علی بن محمد الشوکانی

للمنفی بفسطاط

مستند و مرجع الخیر

الدرر غیة الرحمن حمیدہ

حیدرآباد دکن فتح علیہ

بیت التعلیم و البعث علمیہ دارالوقا

[ ۳۶ ] ومعنی الآية : اللہی للمؤمنین عن أن یتہزئ بعضہم ببعض  
 « عسی أن یكونوا خیراً منہم » ای أن یكون المسخور بہم عند  
 ولا كان یحفظ قوم مختصاً بالرجال ؛ لانہم القوم علی النساء  
 نساء من نساء « ای ولا یسحر نساء من نساء » عسی أن یکن  
 یعنی : خیراً من الساخرات منہن . وقیل : أفرد النساء بالذكر  
 تلمزوا أنفسکم « التمز العیب ، وقد مضی تحقیقہ فی سور  
 یلمزک فی الصدقات » [ التوبة : ۵۸ ] قال ابن جریر . التمز  
 والهمز لا یكون إلا باللسان . ومعنی « لا تلمزوا أنفسکم »  
 قوله . « ولا تقتنوا أنفسکم » [ النساء : ۲۹ ] وقوله : « لا  
 [ ۶۱ ] قال مجاهد وقتادة وسعيد بن جبير : لا یطعن بعضکم  
 یعن بعضکم بعضاً « ولا تباروا بالآلقاب » التبار : التفاعل  
 والتباز بالتحريك اللقب ، والجمع ألقاب ، والألقاب جمع لقب  
 الإنسان ، والمراد هنا : لقب السوء ، والتباز بالألقاب أن یلقب  
 قال المفسرون . هو أن یقول لأخیه المسلم : یا فاسق یا منافق ، أو یقول لمن أسلم : یا یھودی ،

علامہ شوکانی رحمہ العری کے حوالے سے لکھتے ہیں یہ

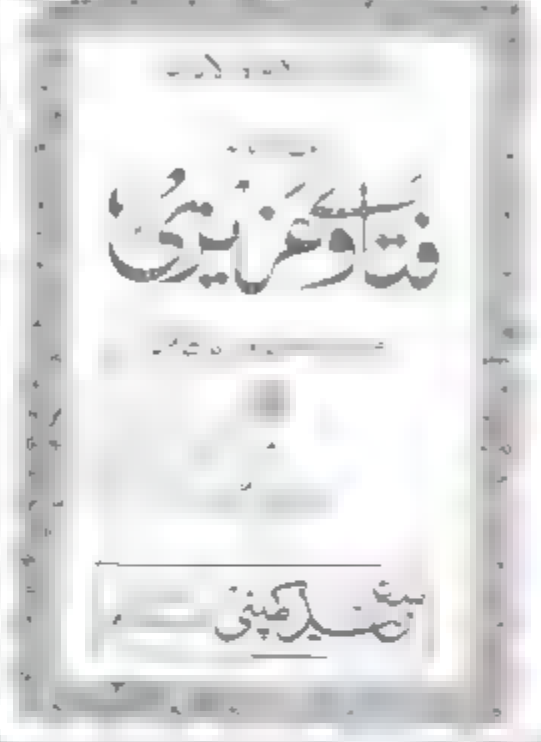
آیت مسلمانوں کے قتال کی اصل ہے اور بہت عمدہ تاویل

جنگ کرنے والوں کے بارے میں اور وہ صحابی جو تاویل



**جواب ۱:** یہ جو آیت ہے مَن مَنَعَ مِنْ آيَةٍ دُشِّنَهَا فَرَّ آيَتِ رَبِّكَ تَوَّابٌ

یہ ہے کہ جو حکم منسوخ کیا جائے تو وہ کسی دوسرے حکم سے منسوخ کیا جاتا ہے اور وہ حکم ناسخ حکم منسوخ سے ہے باعتبار زمانہ کے حق میں عباد کے اور باعتبار ثواب کے۔ یا حکم منسوخ کے برابر ہو تا ہے حق میں عباد کے نفع اور ثواب کے۔ تو متعطلان ہونے کا حکم منسوخ ہوا اور اس حکم منسوخ کے عوض میں یہ دوسرا حکم ہوا کہ متعطل



تو مبیہا کہ حلال ہونا اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے۔ اور متعطلان ہونے سے متعطل کا حرام ہونا حق و کذب ہونا محرم کا اور تو رشتہ یہ امور متعطل کے حلال ہونے کی صورت میں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ حکم ناسخ جنس سے حکم منسوخ کسی چیز کا بدل ہونا منسوخ کیا جائے اس حکم ناسخ سے کسی چیز کا بدل سے کسی چیز کا حلال ہونا منسوخ کیا جائے تو اس حکم ناسخ سے اشتباہ اور تیار کے ہوا ہونے کے عوض میں کوئی دوسری چیز

**حضرت معامیہ کی  
خطائے اجتہادی تھی**

اس مقام کی لغزش لغزش ہے۔ منشی منہاج الدین نے اس کی نقل کھوائی تھی۔ اس آیت کی تفسیر میں کی تان بعض روایت بھی وارد ہیں۔ لیکن اب اس کے بارے میں علماء و مفت میں خلاف ہے۔ علماء و روایت اور بعض روایت کہتے ہیں کہ حدیث معامیہ کے احکامات حسب روایت جو خطائے نقل ہو گئے ہوں تو ان خطائے اجتہادی کو یہ نہیں موقوف من حدیث نے بعد تہنیل روایت

مسلک کہ حضرات امام حسینؑ و امامت کے ساتھ و کلام روایت۔ حضرات سے کہتا تھا۔

**شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں مفسرین و فقہا کہتے ہیں حضرت معامیہ کی جو جنگیں حضرت علیؑ کے ساتھ ہوئیں وہ صرف خطائے اجتہادی کی بنا پر تھیں**

شرح الفقه الأكبر  
الشيخ السبكي لآداب أبي حنيفة النعمان  
الكتاب

١٥٤١

١٥٤١

ابو حنيفة رحمہ اللہ

(١٥٤١)

مجلد اول

١٥٤١

مجلد اول

مجلد اول

حقاً لعلمه ان ذلك ليس بوقت قبل  
وقت الخلفاء قبله كان حقاً لعلمه  
صار الامر اليه واظهر واعلن  
السداد والرشاد كما مضى من قبل  
على السداد والرشاد متبعين لكتا  
الائمة الأربعة المجمع على  
عنهم . وقد روى شريح بن  
نباته عن سعيد بن جهمان قال

امام ابو منصور ماتريدي السمرقندي 333هـ  
فرماتے ہیں امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی  
عالم کا ان علی بن ابی طالب و اجتهاد و علی الامام و کلهم من  
اهل الاجتهاد، وقد شهد لهم النبي ﷺ بالجنة والشهادة فدل  
على انهم كلهم كانوا على حق في اجتهادهم، وكذلك ما جرى  
بين علي و معاوية رضي الله عنهما كان على تأويل واجتهاد في الله  
وكل الصحابة ائمة مأمونون غير متهمين في الدين وقد اثبتهم من

امام ابو منصور ماتريدي السمرقندي 333هـ فرماتے ہیں حضرت

علی و معاویہ کے درمیان جو کچھ ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور

حق مولا علی کی طرف تھا اور امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی





# امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکریم ایمان اتباع

اور اسلام ہے

نام و نسب

حضرت امیر محمد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام و نسب کی تحقیق

نصیر الدین محمد بن علی

گیلانی پشاور درگاہ کولہ شریف

Marfat.com

نام و نسب کی تحقیق

بہر حال وہ جملہ امور اور بدعات جو تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں

انما قرین انصاف و دانش مندی نہیں اور ابن سب کے باوجود جناب

خارج کر یا دود انکار تارکات اور فضول تشریحات سے کاڑھ مشرک ثابت کرنا نہ صرف گناہ عظیم ہے

بلکہ میرے خیال کے مطابق توہین صحابیت رسول کریم صلی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب

خواہ بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ از خود موجب کفر و الحاد ہے۔ رب العزت میں اپنی بیعت اور صحابہ کرام

وہو سے عقیدت و محبت رکھنے کی تلقین ارزانی فرماتے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

اندر کس میں صحابی کا یہ مرتبہ و مقام تھا جس کی اتنی ہی عزت و تکریم کرنے کی اجیت و توسیق

کئے، کیونکہ میں اسوہ مطہرہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع ہے اور اس کا نام ایمان ہے۔

پیر نصیر الدین شاہ لکھتے ہیں حضرت معاویہ کی توہین کرنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
توہین صحابی رسول ہے اور عظیم گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ و اہل بیت دونوں سے محبت رکھنے کی توفیق  
عطا فرمائے آمین اور جس صحابی کا جو بھی مرتبہ ہو اس کی عزت  
و تکریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین کیونکہ یہی اسلام ہے یہی ایمان ہے اور یہی اتباع ہے



# ازالۃ الخفاء

عن خافہ الخاف

بن زیاد قال قال عمار بن ياسر  
 انك انما سارت مسيرنا هذا  
 وانها والله زوجة محمد صلى الله عليه  
 وسلم في الدنيا والآخرة و  
 لكن الله ابتدانا بهذا يعلم  
 اياها نبيخ ام آية وآخري مسلم  
 من الى هرة ان رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم كان على مسراة و  
 ابو بكر وعمر وعثمان وطلحة والزبير  
 فتكرت العفة فقال اهدو فما  
 ليك الا نبي او صديق او  
 شهيد وآخري ابو بكر من الى نصر  
 قال ذكره اعيان عثمان وطلحة و  
 الزبير عند الى سعيد فقال اقوام  
 سبقت لهم سوابق واصا بهم  
 فتكرت العفة فقال اهدو فما  
 ليك الا نبي او صديق او  
 شهيد وآخري ابو بكر من الى نصر  
 قال ذكره اعيان عثمان وطلحة و  
 الزبير عند الى سعيد فقال اقوام

ابو بكر وعمر وعثمان وطلحة والزبير  
 فتكرت العفة فقال اهدو فما  
 ليك الا نبي او صديق او  
 شهيد وآخري ابو بكر من الى نصر  
 قال ذكره اعيان عثمان وطلحة و  
 الزبير عند الى سعيد فقال اقوام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں امیر معاویہ  
 مجتہد تھے کیونکہ وہ شبہ کے ساتھ دلیل پکڑے ہوئے تھے

ی اللہ علیہ وسلم دانا ابوبکر

امام ابوالشکور سالمی <sup>علیہ الرحمہ</sup> فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت <sup>رضی اللہ تعالیٰ عنہ</sup> معاویہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

<http://alshunnabo.blogspot.com>

تعمیر (پولیکورسائی)

371

حضرت علیؓ کی حمایت میں جنگ کرتے۔  
 دینی مسئلہ ان سب باتوں کے باوجود اہم کہتے ہیں کہ باغی کی رہنمائی کرتے ہیں۔  
 کہیں اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ** اور طائفہ ان سے جو ایمان لائے ہیں۔  
 دوسرے کہ ان کو مومن فرمایا اور وہ طائفہ بھی حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ سے ہیں اور عساکر  
 لشکر ہیں۔

اور یہ کریم بیچنے سے مراد یہ ہے کہ قصور سے نصرت حسب رسی اللہ عز و جل اور  
ایسی خدا سید سے صلح اللہ یہ ہیں النفس من المؤمنین یہی ایمان ہے اور

تمہید و تشکوریہ  
 محمد تقی عثمانی  
 و عا کا طلبکار  
 سمیر القادری  
 نعمان علی

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تفسیق نہیں کی جائے گی اس لیے کہ اس کی شہادت باعلاق

جائزے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں ماذل ہوتا ہے۔

باغی کسے کہتے ہیں؟

باقی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شہ کے ساتھ اور حضرت مہدیؑ نے دعویٰ میں شہ جو گیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں سے خطاوں اور ان کی خطا و بیہوشی نہیں تھی کہ مرکب بیہوش کی تفسیق کی جائے یا تکلیف۔

پھر حضرت معاویہ کے ساتھ چوتھے صحابہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ عظیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کر سکتے کہ وہ یہ وہ دانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں جو موجب فسق و کفر ہو یا جو یک یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فہم و دانش تھے پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عامل اور فقیہ و مجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے ایام جموعہ جماعت صوتِ حج اور تولیتِ قضاہ وغیرہ کی ولایت جائز ہے ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

**LIVE! MULTIMEDIA**

### For More Books

امام کمال بن ابی شریف ابن الصمام فرماتے ہیں علی رضی اللہ  
ومعاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین جو جنگیں ہوئیں وہ تعالیٰ عنہم  
اجتہاد پر مبنی تھی وہ حضرت عثمان کے قصاص اور

قاتلین کو امیر معاویہ اور ان کے ساتھی طلب کر رہے تھے حضرت معاویہ کا جھگڑا خلافت کیلئے نہیں تھا

اللہ عنہ لماویة ومن معہ لما بینہما من بذوة العمومة (کان مبیا علی الاجتہاد)  
من کل منہما (لا منازعة من معاویة) رضی اللہ عنہ (فی الامامة اذ ظن علی)  
رضی اللہ عنہ (أن تسلیم قتلة عثمان) علی الفور (مع کثرة عشارم واختلاطهم  
بالکریوی الی اضطراب أمر الامامة) للظنی لانی بما انتظام کما أهل الاسلام  
(خصوصا فی بدایتها) قبل استعظام الامر فیہا (قرأ فی التفسیر) آی تأخیر  
تسلیمهم (المسود الی أن یستحق التمسک) منہ (و یقتلهم) أولا فاولا (کان منہم  
عزم علی الخروج علی علی وقتلہ لما تلتی يوم الجبل بأن یمرح عنہ قتلة عثمان  
علی ما قیل فی قصص من کلام الاثر النسخی ان صبح) ذلک (ولہ اطم) أم صبح  
مو أم لا وقد کان الذین نالوا علی قتل عثمان رضی اللہ عنہ وحصرہ جموعا جمع من  
أهل مصر قیل لہم أفت وقیل سبعا وقیل خسانة وجمع من الکوفة وجمع من  
المصر قدموا کلمہ للبدینة ویری منہم ما یری یلی قد ورد لہم من وعشارم  
نحو من عشرة آلاف فہذا هو الظاہ لعل رضی اللہ عنہ علی السکت من التسلیم  
(أو) أمر آخر وهو (أنہ) یسعی علیا رضی اللہ عنہ (و آی أنهم) آی قتلة عثمان  
رضی اللہ عنہ (سنة) جمع بلغ (أما ما أنوا) من القتل (من تأویل بعد استعوا  
بہ دم عثمان) ورضی اللہ عنہ (لا لکلامہ طلبہ أمر) انکذا أنا مسعة لما ظنہ

اللہ عنہ لماویة ومن معہ لما بینہما من بذوة العمومة (کان مبیا علی الاجتہاد)  
من کل منہما (لا منازعة من معاویة) رضی اللہ عنہ (فی الامامة اذ ظن علی)  
رضی اللہ عنہ (أن تسلیم قتلة عثمان) علی الفور (مع کثرة عشارم واختلاطهم  
(مر الاول لعلہ کثیر) من اللہ ورحمہ اللہ تعالیٰ (ال آی قتلة عثمان لم یکورا





# الْقَامُوسُ الْمَحِطُّ

تألیف

العلامة القاري محمد بن محمد بن علي بن الفيروز آبادي

الطبعة سنة ۱۲۸۷

دعاگو

سمیر القادری  
نعمان علی

مکتبہ تحفہ القرآن لاہور

پتہ: ۱۰/۱۱/۱۱/۱۱/۱۱/۱۱

طبعة فہرست سالانہ ۱۴۰۰ھ

مؤسسة الرسالة

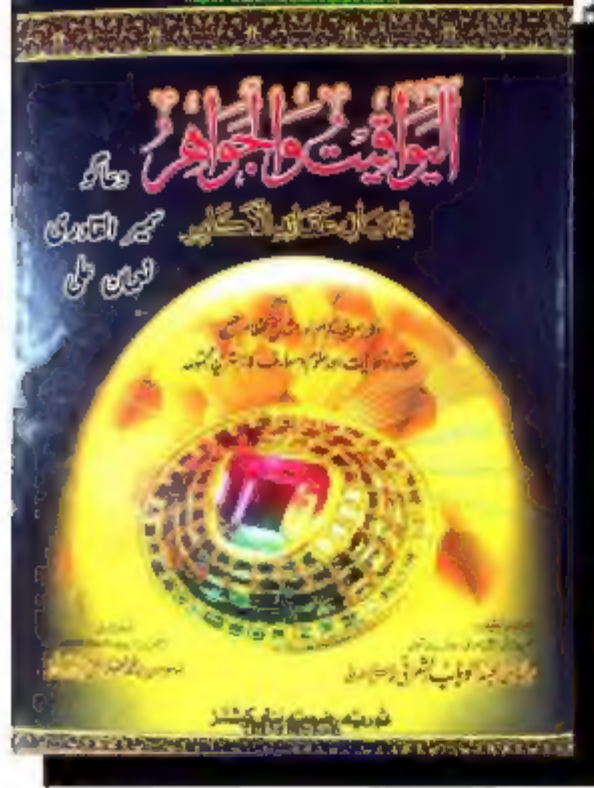
واستبغوا: استبغوا، و- من الشيء: ترك بعضه، وبقي من  
مخلد، كزبي: حافظ الأندلس، وبقية: مخطت ضعيف.  
وبقية وبقاء: اسمان. وأبقيت ما بيننا: لم أبايع في إفساد،  
والاسم: البقية. وأولو بقية يتهون عن الفساد<sup>(۱)</sup>، أي:  
إبقاء، أو فهم. وبقاء بقياً: رصده، أو نظر إليه، وادوية باقية.

ي: بغيته: استبغى القوم البغوة، و- له: طلبوا له.  
بالكسر: طلب. والبغية: طلب. والبغية: طلب.  
كزبيية: ما. والبغية: طلب. والبغية: طلب.  
المنبغية: و- له: طلبوا له. والبغية: طلب.  
أعانه على طلبه، واستبغى القوم البغوة، و- له: طلبوا له.

لفظ باغی  
کا اطلاق

امام الفیروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت  
سے معنی بیان کیے جس میں ایک لفظ طلب کرنا  
بھی ہے (یعنی جیسے معاویہ نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا)  
امیر معاویہ مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر بھی معنی مراد لیا  
جائے گا... اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے





جانی موت و ان کا عذاب ہے۔ اور نام آسانی رضی اللہ عنہ اپنے ایک مدیم رسالے میں فرماتے ہیں ہم پر فقیہ رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء سے

## چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

### چوالیسویں بحث

#### مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

یہ جان کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان رونما ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ اعتقاد واجب ہے کہ وہ سب برابر پائے گئے ہیں۔

اور یہ اس لئے کہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی فتوں میں ملوث ہو یا نہیں ہوا۔ جیسے حضرت عثمان و حضرت معاویہ اور انہما جمل کے در کا قتل۔ اور یہ سب کچھ واجب ہے کہ ان کے متعلق حسن ظن کے وجوب اور انہما اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اس پر ہے اور ہر مہمت درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ مایوس ہے۔

#### عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الاباری نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور بحمدہ تعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مخدوع کرے۔ پس ہم ہی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی فتوں میں ملوث ہوا جیسے حضرت عثمان و حضرت معاویہ اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہما اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر مہمت درست ہے یا پھر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ مایوس ہے

وَمَا يُقَلِّ فِيهَا شَجَرٌ بَيْنَهُمْ وَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَمِنْهُ مَا هُوَ بَاطِلٌ وَكَذِبٌ فَلَا الْبَفَاتُ إِلَيْهِ، وَمَا كَانَ مِنْهُ صَاحِبًا أَوْلَانَهُ عَلَى أَحْسَنِ التَّأْوِيلَاتِ وَطَلَبْنَا لَهُ أَجُودَ الْمَخَارِجِ؛ لِأَنَّ الثَّنَاءَ عَلَيْهِمْ مِنَ اللَّهِ سَابِقٌ، وَمَا يُنْقَلُ بِحُجْمِلِ التَّأْوِيلِ، وَالْمَشْكُوكُ لَا يُطِيلُ الْمَعْلُومَ.

وَنَعْتَقِدُ صِحَّةَ إِمَامَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ الْفَارُوقِ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، أَلَا نَقُولُ: مَنْ أَجَافَ مَقَامَ الْخِلَافَةِ الْأَسَدِيَّةِ وَمَوْجُودُهُ لَا ظُلْمَ فِيهِ وَلَا جَائِزَ وَلَا حَتَفَ.

امام ابن دین الحق اپنے عقیدے کے بیان میں فرماتے ہیں:-

جو کچھ صحابہ کے ہاں اختلاف سے متعلق کذب و باطل مرویات ہیں انکی طرف توجہ نہ دیں اور ہم ان

(مشاجرات) کی صحیح اور اچھی تاویل کرتے ہیں

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی ثناء کی ہے

عَنِ الرَّقِيبِ الَّذِي عَلِمَ اللَّهُ تَعَالَى وَقُوعَهُ فِيهِ.

وَتَرَى وَجُوبَ الْأَمْرِ بِالسَّمْعُوفِ وَالنَّهْيِ  
وَالْمُنْكَرِ، وَلَمْ يَخَفْ عَلَى نَفْسِهِ ضَرًّا شَدِيدًا يَشُوُّ  
وَاللَّهُ الْمُؤَفَّقُ لِلْعِصْمَةِ، وَلَا رَبَّ غَيْرُهُ

عَقِيدَةُ الْإِمَامِ الْمُجْتَهِدِ  
تَقِيِّ الدِّينِ بْنِ دَقِيقِ الْعِيدِ  
الْأَشْعَرِيِّ

ت ۲۲۲ م

الطبع

دار ابن علی حادی



# الحقیۃ الحسنۃ

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دعا

مع ازیتہ نعمان علی عطاری

Besturdubooks.wordpress.com

در عبدالحقین علی

خادمہ صلیبہ لیسہ العلوم کجوالہ

کی بہتر  
حاصل

۴ اور تمام  
زبانوں کا  
بھلائی  
یعنی ان  
کرتے

وَنَكُفُّ السُّنَّتَيْنَا عَنْ ذِكْرِ  
الصَّحَابَةِ إِلَّا بِخَيْرٍ وَهُمْ  
أَيُّمُنَا وَقَادِمُنَا فِي الدِّينِ  
وَسُبُّهُمْ حَرَامٌ وَتَعْظِيمُهُمْ  
وَاجِبٌ وَلَا نَكْفِرُ أَحَدًا مِنْ  
أَهْلِ الْقِبْلَةِ إِلَّا بِمَا فِيهِ مِنْ  
تَفِيٍّ الصَّانِعِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ

۴ اور تمام صحابہ کے بارے میں ہم اپنی  
زبانوں کو روکتے ہیں اور سنوائے  
بھلائی اور خیر کے ان کا ذکر نہیں کرتے  
یعنی ان پر کسی قسم کی تنقید و جرح نہیں  
کرتے، وہ دین میں ہمارے مقتدا اور  
پیشوا ہیں، صحابہ کو گالی دینی حرام ہے  
اور ان کی تعظیم واجب ہے اور ہم  
جی سی اللہ علیہ وسلم ہمارے

امام ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں تمام صحابہ کے بارے میں ہم اپنی زبانوں کو روکتے ہیں سوائے بھلائی اور خیر کے  
ان کا ذکر نہیں کرتے یعنی ان پر کسی قسم کی تنقید و جرح نہیں کرتے وہ دین میں ہمارے مقتدا اور پیشوا ہیں صحابہ کو  
برا کہنا حرام ہے